Scanned & PDF Copy by RFI

BY RFI

عمران سیریز

لانگ بورڈ کیس سیلڈ

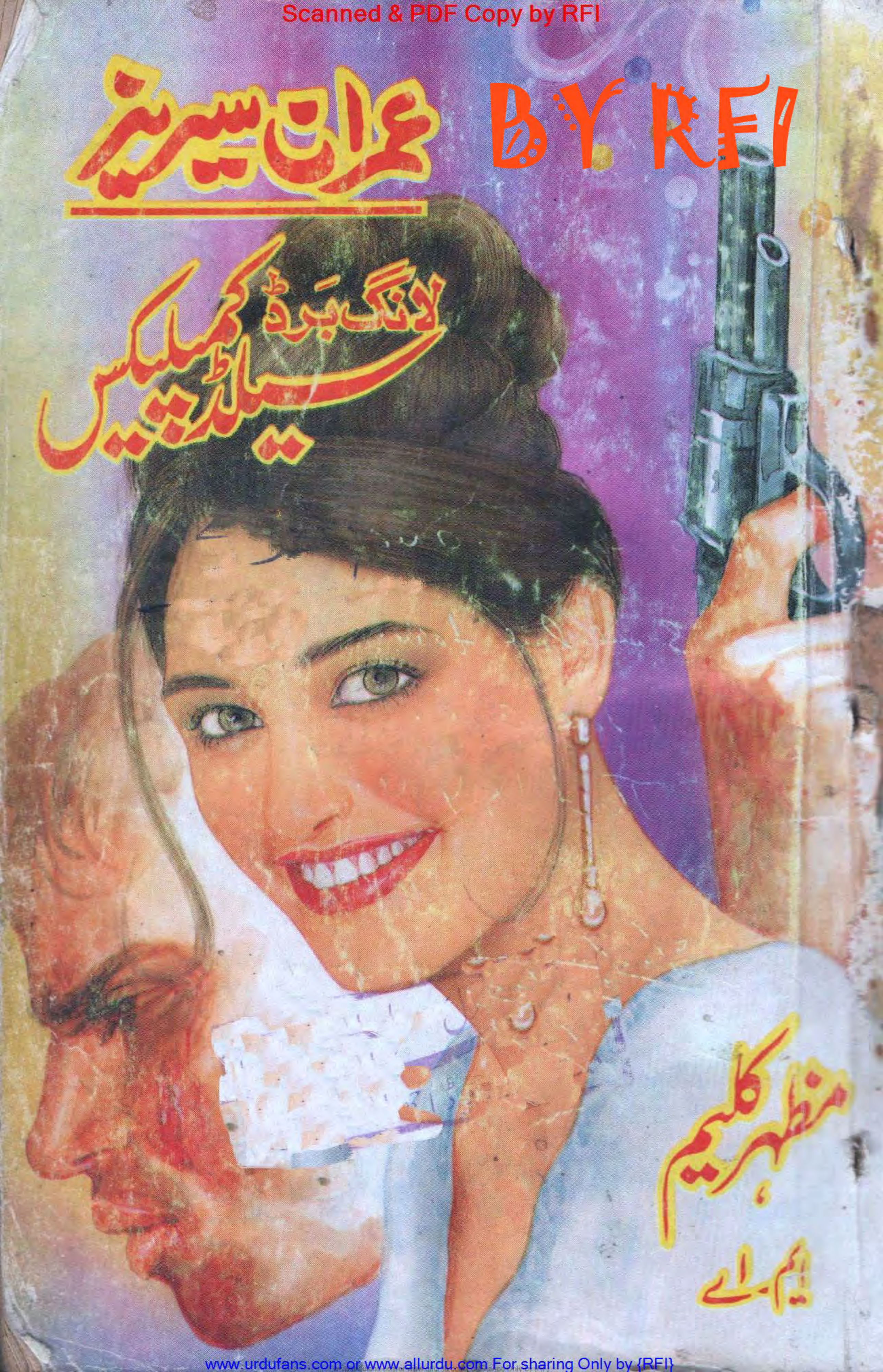

مظہر کلیم

ایم اے

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

کہاں سے مسلسل حاصل کرتا رہتا ہے"۔

محترم ماسٹر حسن رضا علی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ آپ نے جو بات پوچھی ہے وہ واقعی دلچسپ ہے۔ عمران ویسے تو ہر وقت یہ گلہ کرتا رہتا ہے کہ اسے مشن کے اختتام پر معمولی رقم کا چیک ملتا ہے لیکن اس نے آج تک اس رقم کی حقیقت واضح نہیں کی۔ ویسے آپ کا کیا خیال ہے کہ جب ممبرز کو بھاری تنخواہیں' الاؤنسز اور دیگر اخراجات کے لئے رقومات ملتی ہیں تو ایکسٹو کو واقعی معمولی سی رقم ملتی ہو گی۔ اسی کے ساتھ ساتھ عمران دوسروں کو دینے کے لئے سوپر فیاض' سر عبدالرحمٰن حتیٰ کہ سر سلطان سے بھی رقم لینے میں دریغ نہیں کرتا اور عمران کے ڈیڈی تو واقعی کنجوس ہیں لیکن عمران کی اماں بی تو ظاہر ہے کنجوس نہیں ہیں۔ ان سارے ذرائع کو سامنے رکھ کر پھر یہ دیکھیں کہ عمران اپنے اوپر کیا خرچ کرتا ہے اور کتنا خرچ کرتا ہے۔ امید ہے آپ کو یقیناً یہ بات معلوم ہو جائے گی کہ عمران کے پاس بھاری رقومات کہاں سے آجاتی ہیں۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم۔ اے

جولیا اور تنویر تیز تیز قدم اٹھاتے درمیانی گیلری میں آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ پھر اچانک ایک دروازے کے سامنے رک کر جولیا نے کال بیل پر انگلی رکھ دی۔

"کون ہے"۔۔۔۔ اندر سے ایک نسوانی سے آواز سنائی دی۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس سے آپ کے نام ایک خصوصی پیغام آیا ہے مس ماریا"۔۔۔۔ جولیا نے ڈور فون پر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا"۔۔۔۔ جواب ملا اور جولیا نے تنویر کی طرف دیکھا تو تنویر نے سر ہلا دیا اور دروازے کی دوسری سائیڈ پر دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ وہ دونوں اس وقت اسی رہائشی پلازہ میں تھے جہاں ماریا کا رہائشی فلیٹ تھا اور جہاں جولیا عمران کے ساتھ پہلے ماریا سے ملنے آئی تھی۔ جولیا کو معلوم تھا کہ دروازے میں موجود شیشے میں پہلے اندر سے ماریا دیکھے گی اور پھر دروازہ کھولے گی کیونکہ یہ یہاں کا

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

رواج تھا کہ دروازے میں ایک چھوٹا سا شیشہ لگا رہتا تھا جس میں اندر سے دیکھنے سے باہر سے خاصی وسیع رینج میں نظر آ جاتا تھا۔ اسے عام الفاظ میں ڈور آئی کہا جاتا تھا۔ اس لئے تنویر سائیڈ پر دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا تھا تاکہ ڈور آئی سے دروازے کے سامنے صرف جولیا ہی کھڑی نظر آئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور پھر دروازے پر ماریا کھڑی نظر آئی۔ جولیا اسے دھکیلتی ہوئی اندر لے گئی اور پھر تنویر بھی بجلی کی سی تیزی سے ان کے پیچھے اندر داخل ہو گیا۔

"کک۔ کک۔ کون ہو تم۔ کیا مطلب ہے۔ کون ہو تم"۔ ماریا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"دروازہ لاک کر دو تنویر"---- جولیا نے تنویر سے کہا تو تنویر نے جلدی سے دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔ اسی لمحے جولیا کا ہاتھ گھوما اور ماریا چیختی ہوئی اچھل کر نیچے فرش پر جا گری۔ اس نے نیچے گرتے ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن جولیا کی لات حرکت میں آئی اور اس کی کنپٹی پر پوری قوت سے ضرب پڑی تو ماریا کا جسم ایک جھٹکا کھا کر سیدھا ہو گیا جبکہ اس دوران تنویر جیب سے ریوالور نکال کر فلیٹ کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

"اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے فلیٹ میں"---- چند لمحوں بعد تنویر نے واپس آتے ہوئے کہا۔

"اسے اٹھا کر اندرونی کمرے کی طرف لے چلو"---- جولیا نے

کہا تو تنویر نے جھک کر ماریا کو اٹھایا اور جولیا کے پیچھے چلتا ہوا اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اندر ایک بیڈ روم کے ساتھ ایک سٹنگ روم تھا۔ تنویر نے بے ہوش ماریا کو ایک کرسی پر ڈال دیا۔

"رسی تلاش کرو۔ اندر سے مل جائے گی"---- جولیا نے کہا تو تنویر اس طرح سر ہلاتا ہوا مڑ گیا جیسے اس کے منہ میں زبان ہی نہ ہو۔ وہ جولیا کے احکامات کی تعمیل اس طرح کرنے کا عادی تھا جیسے اس کا غلام ہو۔ جولیا سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کا چہرے ستا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد تنویر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں نائیلون کی رسی کا ایک بنڈل تھا۔ پھر اس نے جولیا کے کہنے پر اس رسی کی مدد سے بے ہوش ماریا کو کرسی کے ساتھ اس طرح باندھ دیا کہ وہ حرکت بھی نہ کر سکے۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"---- جولیا نے کہا تو تنویر آگے بڑھا اور اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب ماریا کے ساکت جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو تنویر پیچھے ہٹ گیا۔

"تمہاری جیب میں خنجر ہو گا۔ وہ مجھے دے دو"---- جولیا نے کہا۔

"تم بس حکم دیتی رہو۔ باقی کام مجھ پر چھوڑ دو"---- تنویر نے پہلی بار کہا۔

"جو میں کہہ رہی ہوں وہ کرو تنویر"---- جولیا نے سرد لہجے میں

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

کہا تو تنویر نے جلدی سے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور جولیا کے ہاتھ میں دے دیا۔ اسی لمحے ماریا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری انداز میں ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن رسی کی بندشوں کی وجہ سے وہ حرکت تو ایک طرف صحیح طور پر کسمسا بھی نہ سکی۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے"---- ماریا نے دہشت زدہ لہجے میں کہا۔

"سنو ماریا۔ اگر تم اپنا چہرہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خراب نہیں کرانا چاہتی تو جو میں کہوں ویسے ہی عمل کرو"---- جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بیحد سرد تھا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کیا چاہتی ہو"---- ماریا نے اسی طرح دہشت زدہ لہجے میں کہا۔

"تم ڈاکٹر ہارنگ کی سیکرٹری رہی ہو۔ تم طویل عرصے سے اس کے ساتھ کام کرتی رہی ہو۔ ڈاکٹر ہارنگ اس وقت لانگ برڈ کمپلیکس میں ہے اور اس نے کمپلیکس کو سیلڈ کر دیا ہے۔ وہ باہر نہیں آ رہا جبکہ میں چاہتی ہوں کہ تم اسے کسی طرح یہاں بلاؤ"---- جولیا نے کہا۔

"ڈاکٹر ہارنگ کو یہاں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ یہاں کیوں آئیں گے"۔ ماریا نے اس طرح حیران ہوتے ہوئے کہا جیسے جولیا نے کسی ناممکن ترین کام کے لئے کہہ دیا ہو۔

"اگر وہ یہاں نہیں آ سکتا تو پھر تمہاری دونوں آنکھیں نکال دی

جائیں گی۔ تمہاری ناک اور تمہارے دونوں کان کاٹ دیئے جائیں گے۔ تمہارا چہرہ بگاڑ دیا جائے گا۔ تمہارے ہاتھوں اور ٹانگوں کی ہڈیاں توڑ دی جائیں گی اور پھر تمہیں کسی فٹ پاتھ پر پھینک دیا جائے گا۔ پھر تمہیں معلوم ہو گا کہ تمہارا کیا حشر ہوتا ہے جب تمہاری طرف لوگ دیکھنا تو ایک طرف تم پر تھوکنا بھی گوارہ نہیں کریں گے۔ بولو یا تم اپنا ایسا حشر چاہتی ہو"---- جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو ماریا کا بندھا ہوا جسم بے اختیار اس طرح کانپنے لگا گیا جیسے اسے جاڑے کا تیز بخار چڑھ گیا ہو۔

"بولو۔ جواب دو"---- جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھ پر رحم کرو۔ میں بے قصور ہوں۔ ڈاکٹر ہارنگ میرے کہنے پر کبھی یہاں نہیں آئیں گے۔ کبھی بھی نہیں آئیں گے۔ میں سچ کہہ رہی ہو البتہ----" ماریا نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن البتہ کہنے کے بعد وہ یکلخت اس طرح خاموش ہو گئی جیسے اسے اچانک احساس ہو گیا ہو کہ وہ غلط بات کرنے لگی تھی۔

"تنویر۔ یہ خنجر لو اور اس کی ایک آنکھ نکال دو"---- جولیا نے خنجر تنویر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جولیا کے ہاتھ سے خنجر لیا اور جارحانہ انداز میں ماریا کی طرف بڑھ گیا۔

"رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک۔ رک جاؤ"---- ماریا نے تنویر کے چہرے پر سفاکی اور آنکھوں میں وحشیانہ چمک دیکھ کر انتہائی خوفزدہ لہجے

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کا جسم بری طرح کانپنے لگا تھا۔ چہرہ ہلدی کی طرح زرد ہو گیا تھا۔

"رک جاؤ تنویر۔ لیکن اب جیسے ہی میں اشارہ کروں اس کی ایک آنکھ نکال دینا"---- جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس مس"---- تنویر نے بھی سرد لہجے میں جواب دیا۔

"بولو۔ یہ تمہیں آخری موقع مل رہا ہے۔ اپنے آپ کو بچالو۔ کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا ورنہ----" جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں کہہ رہی تھی کہ اسے صرف اس کی سابقہ بیوی سوسن ہی بلا سکتی ہے۔ وہ صرف اس کی کال پر ہی آ سکتا ہے اور کسی کی کال پر نہیں آ سکتا"---- ماریا نے کہا۔

"سابقہ بیوی سوسن۔ کیا مطلب۔ کھل کر بتاؤ"---- جولیا نے کہا۔

"مادام سوسن یہاں کے سب سے بڑے کلب سوسن کلب کی مالکہ ہے۔ وہ بیحد امیر کبیر عورت ہے۔ ڈاکٹر ہارنگ کو اس نے پسند کر لیا اور ڈاکٹر ہارنگ بھی اسے بیحد پسند کرتا تھا چنانچہ انہوں نے شادی کر لی۔ کئی سالوں بعد ایک بار جب ڈاکٹر ہارنگ سوسن کے پاس گیا تو اس کے لباس سے کسی گیس کی تیز بو آ رہی تھی۔ سوسن بیحد نفیس عورت ہے۔ اس نے ڈاکٹر ہارنگ کو منع کر دیا کہ وہ اب سائنس پر کام کرنا بند کر دے لیکن ڈاکٹر ہارنگ کی تو زندگی ہی سائنسی تجربات میں گزری تھی چنانچہ اس نے انکار کر دیا۔ اس پر ان دونوں کے درمیان ناچاقی ہو گئی

اور سوسن نے عدالت سے طلاق لے لی لیکن ڈاکٹر ہارنگ اسی طرح اس سے محبت کرتا تھا۔ وہ اس کے بغیر بیمار پڑ گیا۔ سوسن بھی اس سے محبت کرتی تھی چنانچہ ان دونوں کے درمیان یہ طے پا گیا کہ وہ دونوں آپس میں دوستی رکھیں گے لیکن شرط یہ رکھی گئی کہ ڈاکٹر ہارنگ مہینے میں ایک ہفتہ مستقل سوسن کے پاس رہے گا اور اس دوران وہ سائنسی لیبارٹری کے قریب بھی نہ جائے گا۔ چنانچہ تب سے ایسا ہی ہو رہا ہے اور ہو سکتا ہے کہ اب بھی ایسا ہو کہ وہ سوسن کے پاس خفیہ طور پر جاتا ہو لیکن اگر نہ بھی جاتا ہو تو سوسن اگر اسے کال کرے تو وہ لازماً اس کے پاس پہنچ جائے گا"---- ماریا نے کہا۔

"یہ سوسن کہاں رہتی ہے"---- جولیا نے پوچھا۔

"وہیں کلب کے اندر ایک طرف اس کی رہائش گاہ ہے۔ وہ بیحد امیر کبیر عورت ہے"---- ماریا نے جواب دیا۔

"اس وقت وہ کہاں مل سکے گی۔ کیا تمہیں اس کے فون نمبر کا علم ہے"۔ جولیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں تو ڈاکٹر ہارنگ کی سیکرٹری ہوں۔ مجھے کیسے نہیں معلوم ہو گا"---- ماریا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک فون نمبر بتا دیا۔

"میں نمبر ملاتی ہوں۔ تم اس سوسن سے بات کرو۔ تم نے اسے یہ کہنا ہے کہ ایک عورت اور ایک مرد اس کے پاس ڈاکٹر ہارنگ کا خصوصی پیغام لے کر آ رہے ہیں"---- جولیا نے کہا۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"نہیں۔ وہ ایسے کبھی نہیں ملے گی۔ وہ کسی سے نہیں ملتی۔ وہ بیحد نک چڑھی عورت ہے۔ وہ تو مجھ سے بھی اس لئے چند باتیں کر لیتی تھی کہ میں ڈاکٹر ہارنگ کی سیکرٹری ہوں ورنہ وہ تو بڑے بڑے افسروں کو بھی گھاس نہیں ڈالتی"۔۔۔۔ ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم صرف اتنا کرو کہ یہ معلوم ہو جائے کہ وہ گھر پر ہے یا نہیں"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ معلوم ہو جائے گا"۔۔۔۔ ماریا نے کہا تو جولیا کرسی سے اٹھی اور اس نے ایک طرف رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جبکہ تنویر نے اس دوران ماریا کو کرسی سمیت اٹھایا اور فون والی تپائی کے قریب لا کر رکھ دیا۔ جولیا نے چونک کر دیکھا تو تنویر مسکرا دیا۔

"میں نے سوچا کہ تمہیں فون اٹھانے کی تکلیف نہ کرنی پڑے"۔ تنویر نے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور ماریا کے کان سے لگا دیا۔ ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"یس"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد رسیور اٹھائے جانے کی آواز کے ساتھ ہی ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"ماریا بول رہی ہوں۔ سیکرٹری ٹو ڈاکٹر ہارنگ۔ مادام سے بات کراؤ"۔۔۔۔ ماریا نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک انتہائی نرم سی آواز سنائی دی۔ لہجہ بیحد مترنم اور نفیس تھا۔

"ماریا بول رہی ہوں مادام"۔۔۔۔ ماریا نے کہا۔

"تم کہاں ہو اور وہ ہارنگ کہاں ہے۔ میں نے اس کی رہائش گاہ پر فون کیا تھا۔ ملازمین نے بتایا کہ تم واپس چلی گئی ہو اور ہارنگ کسی لیبارٹری میں بند ہو گیا ہے۔ کیوں۔ اس نے مجھے فون بھی نہیں کیا۔ یہ کیا سلسلہ ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوئی سرکاری مسئلہ ہے مادام۔ ڈاکٹر صاحب کو مجبوراً لیبارٹری میں بند ہونا پڑا ہے اور میں واپس اپنے فلیٹ میں آ گئی ہو۔ ابھی چند لمحے پہلے ڈاکٹر ہارنگ صاحب نے ٹرانسمیٹر کال کر کے کہا ہے کہ میں آپ کو فون کر کے پوچھوں کہ کیا آپ اپنی رہائش گاہ پر موجود ہیں یا نہیں"۔۔۔۔ ماریا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے معنی خیز نظروں سے جولیا کی طرف دیکھا تو جولیا نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیا جیسے وہ کہہ رہی ہو کہ وہ درست لائن پر بات کر رہی ہے۔

"اس نے خود مجھے فون کیوں نہیں کیا۔ اس کا وہاں کا فون نمبر کیا ہے"۔۔۔۔ سوسن نے کہا۔

"وہاں فون نہیں ہے۔ صرف ٹرانسمیٹر پر بات ہو سکتی ہے اور وہ بھی باہر سے صرف میں ہی کر سکتی ہوں ورنہ وہاں کا کمپیوٹر ٹرانسمیٹر کال ہی آف کر دے گا کیونکہ وہاں صرف چند مخصوص لوگوں کی آوازیں ہی فیڈ کی گئی ہیں"۔۔۔۔ ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

اس نے ایک بار پھر جولیا کی طرف دیکھا تو اس بار جولیا نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں رہائش گاہ پر موجود ہوں۔ بس یہی پوچھنا چاہتی ہو یا کوئی اور بات ہے۔ میں اس سے فوراً ملنا چاہتی ہوں"۔۔۔۔ سوسن نے کہا۔

"مادام۔ اس کا بندوبست ہو سکتا ہے۔ پریذیڈنٹ ہاؤس کے دو خاص افراد یہ بندوبست کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر ہارنگ صاحب نے اس بارے میں بھی مجھے ہدایت کی ہے۔ میں نے ان سے رابطہ کیا ہے۔ وہ کچھ رقم کے عوض یہ کام کرنے پر تیار ہو گئے ہیں لیکن وہ رقم پیشگی چاہتے ہیں"۔۔۔۔ ماریا نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں تمہاری بات"۔۔۔۔ سوسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ اس لیبارٹری کو سرکاری طور پر مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر ہارنگ سرکاری طور پر وہاں سے دو ماہ سے پہلے کسی بھی صورت میں باہر نہیں آ سکتے اور نہ ہی کوئی آدمی وہاں جا سکتا ہے جبکہ اس کا چارج پریذیڈنٹ ہاؤس کے ان دو افراد کے پاس ہے۔ اگر وہ چاہیں تو ایک سپیشل وے کھول کر ڈاکٹر ہارنگ کو آپ تک پہنچا سکتے ہیں یا آپ چاہیں تو آپ کو وہاں پہنچا سکتے ہیں۔ چونکہ یہ جرم ہے اس لئے وہ رقم مانگتے ہیں۔ اب جیسے آپ کہیں"۔۔۔۔ ماریا نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے لیکن میں وہاں کیسے جا سکتی ہوں۔ وہاں تو

انتہائی ناگوار بو پھیلی ہوئی ہو گی۔ ٹھیک ہے تم انہیں میرے پاس بھیج دو میں خود ان سے بات کر لیتی ہوں"۔۔۔۔ سوسن نے کہا۔

"بہتر مادام۔ وہ ایک عورت اور ایک مرد ہے۔ وہ اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے اس لئے وہ صرف پریذیڈنٹ ہاؤس کا ریفرنس دیں گے"۔ ماریا نے واقعی انتہائی ذہانت سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"انہیں کہو کہ وہ کلب کے ریسپشن پر پہنچ کر پریذیڈنٹ ہاؤس کا حوالہ دیں۔ وہاں سے انہیں میرے پاس پہنچا دیا جائے گا"۔ سوسن نے کہا۔

"یس مادام"۔۔۔۔ ماریا نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور جولیا نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"اب تو آپ خوش ہیں۔ اب تو مجھے چھوڑ دیں"۔۔۔۔ ماریا نے کہا۔

"ہاں چھوڑ دیں گے۔ صبر کرو"۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑی اور اس نے تنویر کو سر ہلا کر مخصوص اشارہ کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر آ گئی۔ دوسرے لمحے اسے ریوالور کے دھماکے اور ماریا کی چیخ سنائی دی تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اسے کھول کر اس کی لاش سٹور میں چھپا دو تنویر۔ تاکہ فوراً لاش دستیاب نہ ہو سکے۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ جولیا نے کمرے سے باہر آتے ہوئے کہا۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"کیا ضرورت ہے اس خوامخواہ کی دردسری کی۔ نکل چلو"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اس کے پیچھے چل پڑی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک کار میں بیٹھے سوسن کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا جبکہ جولیا سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"ڈاکٹر ہارنگ کے یہاں تک آنے میں تو کافی وقت لگے گا۔ کسی طرح اس سوسن کو مجبور کر کے وہاں کمپلیکس میں لے جایا جائے تو کام زیادہ جلدی ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح ڈاکٹر ہارنگ مشکوک ہو سکتا ہے۔ وہ باہر آ جائے تو پھر کمپلیکس میں جانے میں کوئی دشواری نہیں ہو گی۔ اصل بات اس سیلڈ کمپلیکس میں راستہ بنانے کی ہے"۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار سوسن کلب کی وسیع و عریض اور انتہائی شاندار عمارت کے کمپاؤنڈ میں مڑی اور تنویر اسے ایک طرف بنی ہوئی پارکنگ کی طرف لے گیا۔ پارکنگ میں کار روک کر وہ نیچے اترے۔ تنویر نے کار لاک کی اور پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ کلب کا ہال بیحد وسیع اور انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا تھا۔ اس وقت چونکہ صبح کا وقت تھا اس لئے میزوں پر اکا دکا افراد ہی نظر آ رہے تھے۔ ہال تقریباً خالی پڑا ہوا تھا۔

البتہ ایک طرف بنے ہوئے وسیع و عریض کاؤنٹر کے پیچھے دو خوبصورت لڑکیاں موجود تھیں۔ تنویر اور جولیا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

"جی"۔۔۔۔ ایک لڑکی نے انہیں غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق پریذیڈنٹ ہاؤس سے ہے۔ مادام کو اطلاع کر دیں"۔ جولیا نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ یس"۔۔۔۔ لڑکی نے چونک کر کہا اور کاؤنٹر پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے بیگی بول رہی ہوں۔ مادام کو اطلاع کر دیں کہ کاؤنٹر پر ایک خاتون اور ایک صاحب تشریف لائے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کا تعلق پریذیڈنٹ ہاؤس سے ہے"۔۔۔۔ لڑکی نے کہا تو پھر وہ خاموش کھڑی رہی اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا اور ایک طرف کھڑے ہوئے سپروائزر کو بلایا۔

"انہیں مادام کے پاس چھوڑ آؤ"۔۔۔۔ لڑکی نے سپروائزر سے کہا۔

"آیئے"۔۔۔۔ سپروائزر نے کہا اور دائیں طرف راہداری کی طرف مڑ گیا۔ جولیا اور تنویر اس کے پیچھے چلتے ہوئے کلب کی عمارت کے ایک دروازے سے باہر سائیڈ پر پہنچ گئے اور پھر بائیں طرف مڑ کر وہ ایک علیحدہ بنی ہوئی شاندار عمارت کے بند گیٹ پر پہنچ گئے۔ گیٹ پر دو مسلح باوردی دربان موجود تھے۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"انہیں مادام کے پاس پہنچا دو"---- سپروائزر نے کہا۔

"یس۔ آیئے جناب"---- ایک دربان نے کہا اور پھر دربان پھاٹک کھول کر اندر چلا گیا جولیا اور تنویر اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئے۔ رہائش گاہ واقعی بیحد شاندار اور امیرانہ ٹھاٹھ باٹھ کی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے سے سٹنگ روم کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں پہنچ گئے۔

"تشریف رکھیں۔ مادام ابھی تشریف لا رہی ہیں"---- وہاں تک لانے والے ملازم نے کہا اور پھر باہر چلا گیا۔

"چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر عورت اندر داخل ہوئی۔ البتہ اسے غور سے دیکھنے پر ہی اندازہ ہوتا تھا کہ وہ ادھیڑ عمر ہے ورنہ جس انداز میں وہ بنی سنوری ہوئی تھی اس سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ وہ نوجوان لڑکی ہے۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی لباس تھا۔ وہ دونوں سمجھ گئے کہ یہی سوسن ہے چنانچہ وہ دونوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"میرا نام جولیا اور یہ مائیکل ہے۔ ہمارا تعلق پریذیڈنٹ ہاؤس سے ہے اور ماریا نے ہمیں آپ کے پاس بھیجا ہے"---- جولیا نے کہا تو مادام نے بڑے نخوت بھرے انداز میں سر ہلا کر انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی ایک صوفے پر بیٹھ گئی۔

"تو تم اس لیبارٹری کے انچارج ہو۔ کس علاقے میں ہے یہ لیبارٹری۔ کیا پریذیڈنٹ ہاؤس میں ہے"---- مادام نے انہیں غور

سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ ان باتوں کو چھوڑیں مادام۔ یہ سرکاری راز ہے۔ آپ اپنی بات کریں کہ آپ کیا چاہتی ہیں"---- جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو سوسن بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ تم کس لہجے میں مجھ سے بات کر رہی ہو۔ جانتی ہو میں کون ہوں۔ تم تو پریذیڈنٹ ہاؤس میں ملازم ہو جبکہ میں چاہوں تو پریذیڈنٹ کو یہاں بلا لوں"---- سوسن نے تلخ اور کرخت لہجے میں کہا۔

"تو پھر بلا لیں۔ انہیں کہہ دیں کہ وہ آپ کو ڈاکٹر ہارنگ سے ملوا دیں۔ میں دیکھوں گی کہ وہ کیسے آپ کی بات مانتے ہیں۔ چلو مائیکل اٹھو۔ چلیں"---- جولیا نے بھی غصیلے لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ تنویر بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"حیرت ہے۔ تم کسی طرح کی باتیں کر رہی ہو"---- سوسن نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مادام سوسن۔ ہم صرف ماریا کی وجہ سے یہاں آئے ہیں ورنہ اس سیلڈ لیبارٹری کے سپیشل وے کو کھولنے پر ہمیں سرکاری طور پر گولی بھی ماری جا سکتی ہے"---- جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس قدر سختی ہے۔ لیکن یہ سختی کب تک رہے گی۔ ایک ماہ۔ دو ماہ"---- سوسن نے کہا۔

"یہ دو سال تک بھی رہ سکتی ہے"---- جولیا نے کہا۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"اوہ۔ پھر تو واقعی مسئلہ ہے۔ ٹھیک ہے۔ بیٹھو اور بولو کتنی رقم مانگتی ہو تم"---- سوسن نے اس بار قدرے ڈھیلے لہجے میں کہا تو جولیا واپس بیٹھ گئی۔ اس کے کہنے پر تنویر بھی بیٹھ گیا۔

"آپ کیا چاہتی ہیں۔ آپ وہاں خود جانا چاہتی ہیں یا ڈاکٹر ہارنگ کو یہاں بلوانا چاہتی ہیں"---- جولیا نے کہا۔

"میں وہاں نہیں جا سکتی۔ مجھے بدبو سے شدید نفرت ہے۔ میں کسی قسم کی بدبو کو ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ ڈاکٹر ہارنگ یہاں آتا ہے تو اسے یہاں لباس بھی تبدیل کرنا پڑتا ہے اور خوشبویات سے نہانا بھی پڑتا ہے۔ پھر میں اس کے سامنے آتی ہوں اس لئے ڈاکٹر ہارنگ کو یہاں آنا ہو گا"---- سوسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر ڈاکٹر ہارنگ نے خود یہاں آنے سے انکار کر دیا تو"۔ جولیا نے کہا۔

"وہ کیسے انکار کر سکتا ہے۔ وہ تو میرے بغیر وہاں تڑپ رہا ہو گا اسی لئے تو اس نے ماریا سے بات کی ہے"---- سوسن نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"مادام آپ کو شاید علم نہیں ہے کہ ڈاکٹر ہارنگ صاحب وہاں جو بات کرتے ہیں وہ ریکارڈ ہو کر حکومت تک پہنچتی رہتی ہے البتہ ایک ایسی فریکونسی ہے جس پر ان کی بات ریکارڈ نہیں ہو سکتی اور وہ آزادی سے بات کر سکتے ہیں لیکن اس کے باوجود ڈاکٹر ہارنگ کھل کر وہاں بات

نہیں کرتے۔ وہ بظاہر انکار ہی کریں گے لیکن آپ نے انہیں مجبور کر دینا ہے کہ وہ آپ کے پاس آئیں۔ اس لئے آپ جو بہانہ چاہیں بنا لیں۔ آپ کی مرضی"---- جولیا نے کہا۔

"وہ میرا حکم ٹال ہی نہیں سکتا۔ تم صرف راستہ کھول دو پھر دیکھو وہ کس طرح سر کے بل چل کر یہاں آتا ہے"---- سوسن نے کہا تو جولیا نے تنویر کو سر ہلا کر مخصوص اشارہ کیا تو تنویر اٹھا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سوسن حیرت سے اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگی۔ تنویر نے جا کر دروازے کو لاک کیا اور پھر واپس مڑ آیا۔

"یہ کیا کر رہے ہو"---- سوسن نے حیران ہو کر کہا لیکن اس دوران جولیا اٹھ کر اس کے قریب پہنچ چکی تھی۔ دوسرے لمحے جولیا کا ہاتھ گھوما اور سوسن چیختی ہوئی نیچے گری اور ساکت ہو گئی۔ جولیا نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر اٹھایا اور صوفے پر ڈال دیا۔

"اس کے ہاتھ عقب میں کر کے باندھ دو"---- جولیا نے کہا تو تنویر نے جلدی سے بیلٹ کھولی اور آگے بڑھ کر سوسن کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے بیلٹ سے باندھ دیئے۔

"میرا خیال ہے کہ مجھے باہر جا کر سب لوگوں کا خاتمہ کرنا ہو گا ورنہ اس طرح ہم کسی بھی لمحے پھنس سکتے ہیں۔ ڈاکٹر ہارنگ نجانے کب یہاں پہنچے"---- تنویر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ صرف باہر کے دربانوں کو چھوڑ دو اور باقی سب کو ختم کر دو۔ زیادہ لوگ نہیں ہوں گے"---- جولیا نے کہا تو تنویر سر ہلاتا

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

ہوا تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے مادام سوسن سٹنگ روم میں داخل ہوئی تھی جبکہ جولیا نے سوسن کے منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب سوسن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جولیا نے ہاتھ ہٹا لئے۔ تھوڑی دیر بعد سوسن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عقب میں ہاتھ بندھے ہونے کی وجہ سے وہ واپس صوفے پر گر گئی۔ اسی لمحے جولیا کا ہاتھ گھوما اور سوسن کے گال پر پڑنے والے زوردار تھپڑ اور سوسن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔

"تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم کون ہیں"---- جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم۔ یہ کیا کر رہی ہو۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ مجھے کیوں باندھا ہے اور یہ مجھے مار کیوں رہی ہو۔ تم۔ تم کون ہو"---- سوسن نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کراہتے ہوئے کہا۔

"میرا ساتھی باہر گیا ہے اور ابھی جب وہ واپس آئے گا تو یہاں موجود تمہارے سارے ملازم موت کے گھاٹ اتر چکے ہوں گے اور اس کے بعد تمہارا نمبر ہو گا۔ میرا ساتھی عورتوں پر تشدد کرنے کا ماہر ہے۔ وہ تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ دے گا۔ تمہاری آنکھیں نکال دے گا۔ چہرے پر خنجروں کے وار کر کے اسے مسخ کر دے گا"---- جولیا نے غراتے ہوئے کہا تو سوسن کا رنگ یکلخت ہلدی کی

طرح زرد پڑ گیا۔

"کک۔ کک۔ کیوں۔ مم۔ مم۔ میں نے کیا کیا ہے۔ مجھے مت مارو۔ پلیز۔ تم جو رقم کہو میں دینے کے لئے تیار ہوں"---- سوسن نے بے اختیار روتے ہوئے کہا۔

"ہمیں رقم نہیں چاہئے۔ سمجھیں۔ ہم صرف اتنا چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر ہارنگ اس لیبارٹری سے باہر آ جائے"---- جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"باہر آ جائے۔ کیوں۔ کیا تم اسے مارنا چاہتی ہو۔ مم۔ مم۔ مگر کیوں"---- سوسن نے کہا۔

"سنو سوسن یہ سرکاری معاملات ہیں۔ ڈاکٹر ہارنگ ہمارے ساتھ لیبارٹری میں کام کرتے ہیں وہاں لیبارٹری کے سامان میں کافی لمبی گڑبڑ کی گئی ہے جسے درست کرنا ضروری ہے کیونکہ لیبارٹری کی سالانہ چیکنگ دو روز بعد ہونی ہے اور ڈاکٹر ہارنگ اس کام میں اتھارٹی ہیں۔ اس لئے ہم صرف اتنا چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر ہارنگ دو روز کے لئے لیبارٹری سے چلا جائے تاکہ اس دوران ہم اس گڑبڑ کو سنبھال لیں۔ اس کے بعد بے شک ڈاکٹر ہارنگ واپس چلا جائے ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہ ہو گی۔ ہمیں معلوم ہے کہ صرف تمہاری ذات ہی ایسی ہے جو ڈاکٹر ہارنگ کو لیبارٹری سے باہر بلا سکتی ہے ورنہ وہ صدر کے کہنے پر بھی باہر نہیں آئے گا۔ اس لئے یہ پلان بنایا گیا ہے کہ تم اسے فوری طور پر یہاں بلاؤ اور دو روز تک اپنے پاس رکھو۔ اور بس۔ ہمارا کام ہو

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

جائے گا لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا تو پھر تمہیں تو یہاں گولی مار دی جائے گی اور ڈاکٹر ہارنگ کو آخری چارہ کار کے طور پر وہیں لیبارٹری میں ہی ہلاک کرنا پڑے گا۔ بولو۔ تم کیا چاہتی ہو۔ اپنی اور ڈاکٹر ہارنگ کی زندگی یا موت"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں مرنا نہیں چاہتی۔ پلیز مجھے مت مارو اور ہارنگ کو بھی مت مارو۔ پلیز۔ تم جیسا کہو گی ویسے ہی ہو گا۔ میں اپنی ضمانت دیتی ہوں"۔۔۔۔ سوسن نے کہا۔

"دیکھ لو۔ ڈاکٹر ہارنگ نے باہر آنے سے انکار کر دینا ہے اور تم نے اسے ہمارے متعلق یا کسی بھی معاملے کے متعلق کچھ نہیں بتانا۔ اگر تم نے اس سلسلے میں اشارہ بھی کر دیا تو دوسرے لمحے تمہاری لاش پھڑک رہی ہو گی"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"میں اسے یہاں آنے پر مجبور کر دوں گی۔ تم بے فکر رہو۔ لیکن میں اس سے رابطہ کیسے کروں گی"۔۔۔۔ سوسن نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا اسے کوئی جواب دیتی اندرونی دروازہ کھلا اور تنویر کسی کو کاندھے پر اٹھائے اندر داخل ہوا۔ سوسن چونک کر اسے دیکھنے لگی۔ تنویر نے کاندھے پر لادی ہوئی عورت کو ایک دھماکے سے سوسن کے سامنے فرش پر پھینک دیا۔ اسی لمحے سوسن کے منہ سے چیخ نکل گئی کیونکہ اس عورت کے عین پیشانی میں گولی ماری گئی تھی اور اس کی پیشانی پر اتنا بڑا بھیانک سوراخ نظر آ رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بھیانک چہرہ جسے دیکھ کر ایک بار تو جولیا بھی دل ہی دل میں کانپ

گئی۔

"یہ۔ یہ۔ میری سیکرٹری تھی۔ یہ۔ یہ۔ تم نے اسے مار دیا"۔ سوسن کی حالت واقعی غیر ہو رہی تھی۔

"اسے میں اس لئے اٹھا لایا ہوں تاکہ تم اس کی حالت دیکھ کر یقین کر لو کہ اگر تم نے تعاون نہ کیا تو تمہارا بھی یہی حشر ہو سکتا ہے۔ میں یہ بھی بتا دوں کہ تمہاری رہائش گاہ میں موجود تمام ملازمین لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں اس لئے اب تمہاری چیخیں سننے والا بھی کوئی نہیں ہے"۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم نے دیکھ لیا سوسن میرا ساتھی کس فطرت کا ہے۔ اب بولو کیا کہتی ہو تم"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ میں ابھی اسے بلاتی ہوں۔ وہ ضرور آئے گا۔ وہ سر کے بل چلتا ہوا آئے گا لیکن میں اس سے رابطہ کیسے کروں گی"۔۔۔۔ سوسن نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"ٹرانسمیٹر نکالو"۔۔۔۔ جولیا نے تنویر سے کہا تو تنویر نے جیب سے ایک ٹرانسمیٹر نکالا اور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"اس پر ڈاکٹر ہارنگ کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ ہے۔ میں اس کا بٹن دباؤں گی تو ڈاکٹر ہارنگ کال رسیو کرے گا۔ اگر وہ تم سے پوچھے کہ تم نے یہ فریکونسی کہاں سے حاصل کی ہے تو تم کہہ سکتی ہو کہ تم نے پریذیڈنٹ ہاؤس سے اپنے ذرائع سے حاصل کی ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو سوسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"تمہیں ٹرانسمیٹر پر کال کرنے کا طریقہ تو آتا ہو گا"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں مجھے آتا ہے۔ میں ٹرانسمیٹر پر اپنے مینجر سے خفیہ بات کرتی ہوں تاکہ کوئی اور اسے نہ سن سکے"۔۔۔۔ سوسن نے جواب دیا۔

"تنویر۔ سوسن کے ہاتھ کھول دو۔ اب یہ ہم سے تعاون کرنے پر آمادہ ہے۔ لیکن اگر یہ کوئی غلط بات کرے یا کوئی اشارہ کرنے کی کوشش کرے تو ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اس کی کھوپڑی میں گولی اتار دینا"۔ جولیا نے تنویر سے کہا تو تنویر نے سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ کر سوسن کی پشت پر اس کے ہاتھوں میں بندھی ہوئی اپنی بیلٹ کھول لی۔

"یہ تمہارے پاس اپنی زندگی بچانے کا آخری چانس ہے"۔ جولیا نے ٹرانسمیٹر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم فکر نہ کو۔ تم جیسے کہو گی ایسا ہی ہو گا۔ میں مرنا نہیں چاہتی"۔۔۔۔ سوسن نے کہا اور ٹرانسمیٹر جولیا کے ہاتھ سے لے کر اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ سوسن کالنگ ہارنگ۔ اوور"۔۔۔۔ سوسن نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس ڈاکٹر ہارنگ اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ کی حیرت زدہ سی آواز سنائی دی۔

"ہارنگ میں سوسن بول رہی ہو۔ اوور"۔۔۔۔ سوسن نے کہا۔

"تم نے کیسے یہ خفیہ فریکونسی حاصل کر لی۔ کس نے دی ہے

تمہیں یہ فریکونسی۔ اوور"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ کے لہجے میں مرجانے کی حد تک حیرت تھی۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ تم وہاں چھپ کر بیٹھ جاؤ گے اور سوسن تم سے بات بھی نہ کر سکے گی۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ سوسن جو چاہے کر سکتی ہے۔ پریذیڈنٹ ہاؤس میں میرے آدمی بھی موجود ہیں۔ کیا میں وہاں سے فریکونسی بھی حاصل نہیں کر سکتی۔ اوور"۔۔۔۔ سوسن نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ سوری سوسن۔ دراصل میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ تم اس طرح کا دھماکہ کر سکتی ہو۔ اوور"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے کہا۔

"سنو ہارنگ۔ میں تمہاری طلب انتہائی شدت سے محسوس کر رہی ہوں۔ اس لئے تم سب کام چھوڑ کر ابھی اور اسی وقت میرے پاس پہنچ جاؤ اور کم از کم دو روز کا پروگرام بنا کر آؤ۔ سن لیا تم نے۔ اوور"۔۔۔۔ سوسن نے کہا۔

"اوہ سوری سوسن ڈیئر۔ میں جس سلسلے میں ملوث ہوں اسے میں ایک لمحے کے لئے بھی چھوڑ کر لیبارٹری سے باہر نہیں آ سکتا۔ صرف ایک ماہ کا کام باقی ہے۔ پھر میں تمہارے پاس آ جاؤں گا۔ انتہائی اہم ترین مسئلہ ہے۔ اوور"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے انتہائی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو تم میں اب اتنی جرات پیدا ہو گئی ہے کہ تم مجھے انکار کر دو۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

بولو۔ اوور"۔۔۔۔ سوسن نے انتہائی تلخ اور سخت لہجے میں کہا۔

"میں انکار نہیں کر رہا ڈیئر۔ تمہیں میں کیسے انکار کر سکتا ہو۔ تم میری اپنی حالت کا اندازہ اچھی طرح کر سکتی ہو۔ لیکن میں کیا کروں۔ مجبوری ہے۔ اوور"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے کہا۔

"میں کوئی مجبوری نہیں جانتی۔ تمہیں ابھی اور اسی وقت میرے پاس پہنچنا ہو گا ابھی اور اسی وقت۔ میں اس کے لئے تمہیں زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹہ دے سکتی ہوں۔ بس۔ اس کے بعد کیا ہو گا تم اچھی طرح جانتے ہو۔ پھر میں دیکھوں گی کہ اسرائیل تمہارے نام پر قیامت تک تھوکتا رہے گا۔ بولو۔ جواب دو۔ آتے ہو یا نہیں۔ اوور"۔ سوسن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"سوسن ڈیئر۔ پلیز معاملے کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ میں تمہیں کبھی انکار نہ کرتا۔ لیکن مجبوری ہے۔ اوور"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"میں ٹرانسمیٹر آف کر رہی ہوں۔ اس کے بعد میں آدھا گھنٹہ انتظار کروں گی اس کے بعد میں پرائم منسٹر صاحب کو فون کر کے تمام بات بھی بتا دوں گی اور سرخ لفافہ بھی ان تک پہنچا دوں گی۔ پھر میں دیکھوں گی کہ تمہارا کیا حشر ہوتا ہے۔ اوور"۔۔۔۔ سوسن نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پلیز ایسا مت کرنا۔ ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں۔ لیکن میں دو روز تک نہ رک سکوں گا۔ صرف رات تک رکوں گا اور ایک گھنٹہ لگ جائے گا مجھے تمہارے پاس پہنچنے میں۔ اوور"۔۔۔۔ آخر کار

ڈاکٹر ہارنگ نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایک گھنٹہ سہی۔ اور رات تک سہی لیکن اس میں اب مزید کوئی لچک نہ ہو گی۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ سوسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"بس۔ اب تو ٹھیک ہے"۔۔۔۔ سوسن نے ٹرانسمیٹر واپس جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جب تک ڈاکٹر ہارنگ یہاں پہنچ نہیں جاتا۔ اس وقت تک کچھ نہیں کہا جا سکتا"۔۔۔۔ جولیا نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

"وہ پہنچ جائے گا۔ لازماً آئے گا۔ میں نے اسے دھمکی ہی ایسی دی ہے"۔۔۔۔ سوسن نے کہا۔

"یہ کس قسم کی دھمکی تھی۔ کیا تم اسے بلیک میل کرتی رہتی ہو۔ حالانکہ ہمیں بتایا گیا تھا کہ تم اس کی بیوی رہی ہو"۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو سوسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں۔ لیکن میں نے اس سے طلاق لے لی تھی کیونکہ ڈاکٹر ہارنگ سائنس دان ہونے کے باوجود عورتوں کے بارے میں مجسم شیطان ہے۔ تم اسے جدید دور کا راسپوٹین کہہ سکتی ہو۔ میں اس کی بیوی تھی لیکن وہ دوسری عورتوں سے تعلقات رکھنے کا عادی تھا اور میں بھی اسے کسی صورت نہیں چھوڑ سکتی تھی۔ چنانچہ میں برداشت کرتی رہی لیکن جب معاملات برداشت سے باہر ہوئے تو میں نے اس سے طلاق لے لی لیکن اس سے پہلے میں نے اس کے خلاف استعمال کرنے کے

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

لئے ایسا بلیک میلنگ مواد اکٹھا کر لیا کہ اگر میں اس مواد کو حکومت کے اعلیٰ حکام اور عوام میں پیش کر دوں تو یا تو ڈاکٹر ہارنگ خودکشی کر لے گا یا پھر اسے گولی مار دی جائے گی۔ یہ میں نے اس لئے کیا تھا کہ طلاق کے بعد وہ مجھ سے قطعی علیحدگی اختیار نہ کرے۔ اس نے ایسا بھی کرنے کی کوشش کی لیکن جب میں نے اسے بلیک میلنگ مواد کے بارے میں بتایا تو وہ انتہائی خوفزدہ ہو کر میری بات ماننے پر مجبور ہو گیا۔ اب بھی وہ شاید نہ آتا لیکن اس بلیک میلنگ مواد نے اسے آنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اسی لئے میں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ہر صورت میں آئے گا اور تم نے دیکھا کہ وہ آ رہا ہے"---- سوسن نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"تم باہر جا کر ڈاکٹر ہارنگ کا استقبال کرو اور اسے یہاں لے آؤ تاکہ پھر ہم واپس چلے جائیں"---- جولیا نے تنویر کا نام لئے بغیر کہا۔

"پلیز۔ میری سیکرٹری بنی کی لاش باہر لے جائیں۔ اب مجھ سے مزید برداشت نہیں ہو رہا۔ شاید زندگی میں پہلی بار میں نے ان حالات کو اس انداز میں دیکھا ہے۔ ورنہ----" سوسن نے کہا۔

"اسے اٹھا کر باہر لے جاؤ"---- جولیا نے حکم دیتے ہوئے کہا تو تنویر نے جھک کر بنی کی لاش اٹھائی اور اس بار وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جسے اس نے لاک کیا تھا۔ پھر وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ جولیا ہاتھ میں ریوالور لئے سوسن کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔

"کیا تمہارا تعلق واقعی پریذیڈنٹ ہاؤس سے ہے"---- چند لمحوں

کی خاموشی کے بعد سوسن نے پوچھا۔

"کیوں۔ تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے"---- جولیا نے چونک کر کہا۔

"اس لئے کہ تمہارا اور تمہارے ساتھی کا انداز پولیس والوں جیسا ہے اور تمہارے ساتھی نے جس انداز میں بیچاری بنی کی پیشانی میں گولی ماری ہے ایسا عام آدمی نہیں کر سکتا"---- سوسن نے کہا تو جولیا مسکرا دی۔

"ہمارا تعلق واقعی پریذیڈنٹ ہاؤس سے ہی ہے لیکن ہم پریذیڈنٹ ہاؤس کی سپیشل سیکورٹی میں ملازم ہیں۔ ہمیں ایسے کاموں کی باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے"---- جولیا نے جواب دیا تو سوسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا میں شراب پی سکتی ہو"---- تھوڑی دیر بعد سوسن نے کہا۔

"نہیں۔ خاموش بیٹھی رہو۔ جب ڈاکٹر ہارنگ آ جائے گا تو پھر جو مرضی آئے کرتی رہنا"---- جولیا نے سرد لہجے میں جواب دیا تو سوسن کے ہونٹ بھینچ گئے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد دروازہ کھلا اور تنویر اندر داخل ہوا۔ لیکن وہ اکیلا تھا۔

"کیا ہوا"---- جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ڈاکٹر ہارنگ آ گیا ہے۔ آؤ چلیں"---- تنویر نے جواب دیا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کہاں ہے ڈاکٹر ہارنگ۔ وہ اندر کیوں نہیں آیا"---- سوسن نے

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

بھی اٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے ایک دھماکہ ہوا اور سوسن چیختی ہوئی اچھل کر نیچے گری اور بری طرح تڑپنے لگی۔ تنویر کے ریوالور سے نکلنے والی گولی نے اس کی کھوپڑی بھی توڑ دی تھی۔

"باہر دربان موجود ہیں"---- جولیا نے کہا۔

"میں نے انہیں اندر بلا کر ختم کر دیا ہے اور ڈاکٹر ہارنگ کو بے ہوش کر کے کار میں ڈال دیا ہے۔ آؤ اب چلیں"---- تنویر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں تیزی سے قدم اٹھاتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

کرنل ڈیوڈ کی کار ایک جھٹکے سے رکی اور اس کے ساتھ ہی کرنل ڈیوڈ تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ اسی لمحے کیپٹن رینڈل ایک طرف سے تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھا۔

"کیا رپورٹ ہے کیپٹن"---- کرنل ڈیوڈ نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"وہ سب اندر بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ وہ گاڑی بھی گیراج میں موجود ہے سر"---- کیپٹن رینڈل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ آؤ جلدی کرو"---- کرنل ڈیوڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس کوٹھی کے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا جس کے قریب جا کر اس کے ڈرائیور نے کار روکی تھی۔ یہ وہی پارک ہاؤس تھا جس میں پالمر ہسپتال سے غائب ہونے والی گاڑی اندر جاتے ہوئے دیکھی گئی تھی اور جس میں عمران اور اس کے زخمی ساتھی

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

ہسپتال سے فرار ہو کر پہنچے تھے اور کرنل ڈیوڈ نے وہیں ہسپتال سے ہی کیپٹن رینڈل کو اس کوٹھی میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنے کا حکم دے دیا تھا اور پھر جب کیپٹن رینڈل نے اسے رپورٹ دی کہ اس کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے تب کرنل ڈیوڈ یہاں پہنچا تھا۔ کوٹھی کا پھاٹک اندر سے بند تھا۔ کیپٹن رینڈل کے حکم پر اس کا ایک آدمی تیزی سے پھاٹک پر چڑھا اور اندر کود گیا اور پھر اس نے پھاٹک کھول دیا تو کرنل ڈیوڈ بڑے فاتحانہ انداز میں اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے کیپٹن رینڈل اور چار مسلح افراد بھی اندر داخل ہو گئے۔

"کہیں گیس کا اثر تو نہ ہو گا اندر ابھی تک"---- کرنل ڈیوڈ نے چلتے چلتے اچانک ٹھٹھک کر رکتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب۔ اثر ختم ہو چکا ہے۔ میرا ایک آدمی اندر چکر لگا آیا ہے"---- کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ اچھل پڑا۔

"چکر لگا آیا ہے۔ وہ کیسے۔ پھاٹک تو اب کھلا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"میں نے اسے عقبی طرف سے بھیجا تھا کہ پوری طرح تسلی ہو سکے"---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کتنے افراد ہیں اندر"---- کرنل ڈیوڈ نے آگے بڑھتے ہوئے پوچھا۔

"اس آدمی کے بقول آٹھ افراد ہیں لیکن وہ سب فلسطینی

ہیں"---- کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"فلسطینی ہیں۔ کیا مطلب۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی فلسطینی کیسے بن گئے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب انہوں نے فلسطینی میک اپ کر لیا ہو گا"---- کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے مطمئن ہو کر اس طرح اثبات میں سر ہلا دیا جیسے اسے سب بات سمجھ میں آ گئی ہو۔

"ان کے ساتھ عورت بھی ہے یا نہیں"---- کرنل ڈیوڈ نے برآمدے کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ ایک عورت ہے جو ایک علیحدہ کمرے میں بے ہوش پڑی ہوئی دیکھی گئی ہے"---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں چار افراد صوفے پر ٹیڑھے میڑھے ہوئے پڑے تھے لیکن وہ سب نوجوان اور فلسطینی ہی تھے۔

"باقی لوگوں کو اٹھوا کر یہاں لے آؤ اور میک اپ واشر بھی لے آنا"---- کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو کیپٹن رینڈل نے اپنے پیچھے موجود افراد کو ہدایات دینی شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد مزید چار مرد اور ایک عورت کو بھی وہاں لایا گیا۔

"لیکن ان میں تو کوئی بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی قدوقامت کا نہیں ہے۔ اور یہ عورت عمران کی ساتھی نہیں ہے۔ یہ عورت تو ادھیڑ عمر اور موٹی ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے اس بار غصیلے

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

لہجے میں کہا۔

"جناب۔ یہ لوگ میک اپ میں ماہر ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ہمیں ڈاج دینے کے لئے خصوصی قسم کا میک اپ کر رکھا ہو"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پہلے انہیں رسیوں سے بندھواؤ۔ پھر ان کے میک اپ صاف کرو۔ سپیشل میک اپ واشر منگواؤ۔ جلدی کرو سمجھے"۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا اور ایک طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر تذبذب کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ بار بار صوفوں اور فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے افراد کو دیکھتا اور پھر ہونٹ بھینچ لیتا۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن رینڈل اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا میک اپ واشر تھا۔ اس کے پیچھے چار افراد ہاتھوں میں رسیوں کے گچھے اٹھائے اندر داخل ہوئے۔

"انہیں اچھی طرح باندھ دو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو اس کی ہدایات پر عمل شروع ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد ان سب کو رسیوں سے اچھی طرح باندھ دیا گیا۔

"اب اس کا میک اپ چیک کرو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ایک لمبے قد اور چھریرے جسم کے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور کیپٹن رینڈل نے آگے بڑھ کر اس خصوصی ساخت کے میک اپ واشر کی مدد سے اس آدمی کا چہرہ چیک کرنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر بعد جب اس نے اس کے چہرے سے کنٹوپ ہٹایا تو کرنل ڈیوڈ کے بھنچے ہوئے

ہونٹ اور زیادہ بھینچ گئے کیونکہ اس آدمی کی شکل میں معمولی سی بھی تبدیلی نہ آئی تھی۔

"یہ تو میک اپ میں نہیں ہے"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"دوسرے کو چیک کرو۔ سب کو چیک کرو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو اس کی ہدایت کے مطابق کیپٹن رینڈل تیزی سے حرکت میں آ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد سب کے میک اپ چیک کر لئے گئے لیکن ان میں سے کسی کے چہرے پر تبدیلی کے معمولی سے آثار بھی نظر نہ آ رہے تھے۔

"یہ عمران اور اس کے ساتھی نہیں ہیں۔ ان کے قدوقامت ہی وہ نہیں ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں باقاعدہ ڈاج دیا گیا ہے اور عمران اور اس کے ساتھی یا تو ابھی تک ہسپتال میں موجود ہیں یا پھر انہیں وہاں سے نکال کر انہوں نے کسی اور جگہ بھیج دیا ہے اور ہم اس گاڑی کے پیچھے دوڑتے ہوئے یہاں آ گئے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ اب یہ بتائیں گے کہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں۔ لے آؤ انہیں ہوش میں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو کیپٹن رینڈل نے اپنے ایک آدمی کو اشارہ کیا تو اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بڑی سی بوتل کا ڈھکن کھولا اور ایک بے ہوش آدمی کی ناک پر چند لمحوں تک لگا کر اسے ہٹایا اور پھر دوسرے آدمی کی ناک سے لگا دی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے باری باری سب کے ساتھ ایسا کرنے کے بعد بوتل کا ڈھکن بند کیا اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔ کرنل ڈیوڈ ہونٹ بھینچے

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

ہوئے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے وہ سب ہوش میں آتے چلے گئے۔ انہوں نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گئے۔

"کیا نام ہے تمہارا"---- کرنل ڈیوڈ نے اٹھ کر اس لمبے قد اور چھریرے بدن کے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام شہاب ہے مگر یہ ہمیں باندھا کیوں گیا ہے اور آپ تو شاید جی پی فائیو کے چیف ہیں"---- شہاب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باہر پورچ میں پالمر ہسپتال کی جو گاڑی موجود ہے اس میں تم لوگ سوار ہو کر یہاں آئے ہو"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ہاں۔ ہم ہسپتال کو سامان سپلائی کرتے ہیں۔ اس لئے یہ گاڑی ہمارے استعمال میں رہتی ہے"---- شہاب نے جواب دیا۔

"اس گروپ کے انچارج تم ہو"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ مگر----" شہاب نے کہا لیکن پھر بات کرتے کرتے رک گیا۔

"کیپٹن رینڈل"---- کرنل ڈیوڈ نے مڑ کر کیپٹن رینڈل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"---- کیپٹن رینڈل نے چونک کر کہا۔

"اس شہاب کے علاوہ باقی سب کو گولیوں سے اڑا دو"۔ کرنل ڈیوڈ

نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"---- کیپٹن رینڈل نے کہا تو سب بری طرح چیخنے چلانے لگے۔ لیکن دوسرے لمحے کیپٹن رینڈل کے اشارے پر وہاں موجود دو مسلح آدمیوں نے اپنی مشین گنوں کے رخ ان کی طرف کئے اور فائر کھول دیا اور مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی سوائے شہاب کے باقی سب افراد کے جسموں میں لاتعداد سوراخ ہو گئے اور تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو گئے۔ فرش پر خون ہی خون پھیل گیا۔

"تم نے دیکھ لیا شہاب کہ ہم ملک دشمنوں کے ساتھ کس طرح کا سلوک کرتے ہیں"---- کرنل ڈیوڈ نے آگے بڑھ کر شہاب کے بال مٹھی میں پکڑ کر جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔

"ہم تو کاروباری لوگ ہیں۔ ہم ملک دشمن کیسے ہو گئے۔ یہ تو آپ نے ظلم کیا ہے۔ یہ تو بربریت ہے"---- شہاب نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم ملک دشمن ہو۔ تمہارا تعلق ریڈ ہاک سے ہے۔ تم نے پاکیشیائی ایجنٹوں عمران اور اس کے ساتھیوں کو چھپایا ہے۔ بولو۔ ورنہ میں تمہارا خون پی جاؤں گا۔ میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گا۔ میں تمہاری آنکھیں نکال دوں گا"---- کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کا انداز جنونیوں جیسا تھا۔

"میں کسی عمران اور کسی ریڈ ہاک کو نہیں جانتا۔ مجھے مار ڈالو۔ میرے ٹکڑے اڑا دو۔ لیکن جو سچ ہے میں وہی کہوں گا"۔ شہاب نے

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

بھی جواب میں چیختے ہوئے کہا۔

"کیپٹن رینڈل"---- کرنل ڈیوڈ نے شہاب کے بال چھوڑتے ہوئے مڑ کر کیپٹن رینڈل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوڑا منگواؤ اور اس کی کھال اتار دو۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ کیسے زبان نہیں کھولتا"---- کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ لیکن سر میرا خیال ہے کہ اسے ہیڈکوارٹر لے جایا جائے اور وہاں اس سے پوچھ گچھ کی جائے"۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"نہیں۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"کوڑا تو سر ہیڈکوارٹر ہی ہو گا۔ وہیں سے لانا پڑے گا"۔ کیپٹن رینڈل نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"پھر خنجر نکالو اور اس کے جسم پر کوئی جگہ نہ چھوڑو جہاں زخم نہ ہو اور پھر ان زخموں پر مرچیں بھر دو۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ زبان کیسے نہیں کھولتا"---- کرنل ڈیوڈ نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر یہاں سے قریب ہی تھری ایکس پوائنٹ ہے۔ وہاں لاشعور چیک کرنے والی مشین ہے"---- کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ اٹھاؤ اسے اور لے چلو وہاں"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن رینڈل نے اپنے آدمی کو اشارہ کیا اور اس نے آگے بڑھ کر شہاب کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر وہ سب بیرونی دروازے کی

طرف بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد کرنل ڈیوڈ اپنی کار میں بیٹھا تھری ایکس پوائنٹ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا جبکہ شہاب کو کیپٹن رینڈل اپنی کار میں ڈالے اس کی کار کے پیچھے آ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تھری ایکس پوائنٹ کے نیچے بنے ہوئے ایک خصوصی تہہ خانے میں موجود تھے۔ وہاں کا انچارج ہیری تھا۔ اس نے شہاب کے سر پر ایک کنٹوپ چڑھایا اور پھر گردن کے قریب بٹن بند کر کے اس نے اس کنٹوپ سے منسلک تاریں دیوار میں نصب ایک بڑی سی مشین کے ساتھ ایڈجسٹ کیں اور پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر تک مشین کو آپریٹ کرنے کے بعد اس نے مشین کے ساتھ منسلک ایک لچھے دار تار جس کے ساتھ ایک مائیک لگا ہوا تھا ہک سے اتار کر کرنل ڈیوڈ کی طرف بڑھا دیا۔

"پوچھئے سر"---- اس آپریٹر نے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے مائیک اس کے ہاتھ سے لے لیا جبکہ آپریٹر دوبارہ مشین کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"---- کرنل ڈیوڈ نے مائیک کے ساتھ لگا ہوا بٹن پریس کرتے ہوئے انتہائی تحکمانہ لہجے میں پوچھا۔

"میرا نام شہاب ہے"---- مشین سے ایسی آواز سنائی دی جیسے کراریاں چلنے سے آواز پیدا ہو رہی ہو۔

"تمہارا تعلق کس فلسطینی تنظیم سے ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"میرا تعلق ریڈ ایگل کے گروپ ریڈ ہاک سے ہے"---- مشین سے آواز سنائی دی۔

"اس گروپ کا انچارج کون ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"صالح"---- جواب دیا گیا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ انہیں صالح اپنے ساتھ لے گیا ہے"۔ جواب دیا گیا۔

"پہلے وہ کہاں تھے"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"ڈاکٹر وہاب کے ہسپتال میں"---- شہاب نے جواب دیا۔

"یہ ہسپتال کہاں ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے چونک کر پوچھا۔

"پالمر ہسپتال کے عقب میں ایک مکان کے نیچے تہہ خانوں میں"۔ شہاب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا راستہ کدھر سے ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"پالمر ہسپتال کے پیچھے عقبی گلی میں"---- شہاب نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"وہاں تو کوئی دروازہ نہیں ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"خفیہ دروازہ ہے دیوار کے اندر"---- شہاب نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر گراہم کا کیا تعلق ہے اس ہسپتال سے"---- کرنل ڈیوڈ

نے پوچھا۔

"ڈاکٹر گراہم کا تعلق بھی ریڈ ہاک سے ہے"---- شہاب نے جواب دیا۔

"لیکن ڈاکٹر گراہم کے میک اپ میں تو کوئی فلسطینی تھا۔ یہ کیسے ہوا اور کیوں ہوا"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"عمران اور اس کے ساتھی زخمی تھے۔ خاص طور پر عمران شدید زخمی تھا۔ اس کے علاج کے لئے ڈاکٹر گراہم کو بلایا گیا اور ڈاکٹر گراہم عمران کا علاج کر رہا تھا کہ اطلاع ملی کہ پالمر ہسپتال میں جی پی فائیو پہنچ گئی ہے اور ہسپتال کا انچارج ڈاکٹر پالمر بھی پہنچ گیا ہے تو فوری طور پر ایک آدمی کو ڈاکٹر گراہم کے میک اپ میں وہاں بھیج دیا گیا۔ وہ آدمی پہلے بھی ضروری مواقع پر ڈاکٹر گراہم کے میک اپ میں وہاں جاتا رہتا ہے۔ وہ اس معاملے میں باقاعدہ تربیت یافتہ ہے اس لئے کسی کو شک نہیں پڑتا"---- شہاب نے جواب دیا۔

"عمران اور اس کے ساتھی کیسے زخمی ہوئے تھے اور کیا کیا ہوا۔ پوری تفصیل بتاؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی جی پی فائیو کی گاڑی میں ریلوے اسٹیشن کے قریب ہمارے ایک خفیہ پوائنٹ کے قریب درختوں کے ایک جھنڈ میں موجود تھے۔ وہاں موجود ہمارے آدمی نے صالح کو اطلاع دی کہ یہاں جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ موجود ہے کیونکہ اس نے اس جھنڈ سے ہونے والی ایک ٹرانسمیٹر کال بھی کیچ کی تھی جس میں کرنل

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

ڈیوڈ کسی ڈاکٹر ہارنگ سے بات کر رہا تھا۔ صالح ہمارے ساتھ وہاں پہنچ گیا۔ پھر ہم نے اس جھنڈ کو چاروں طرف سے گھیر کر فائر کھول دیا لیکن اچانک پتہ چلا کہ یہ جی پی فائیو کے آدمی نہیں ہیں بلکہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں جس پر فائرنگ روک دی گئی مگر عمران اور اس کا ایک ساتھی صفدر شدید زخمی ہو چکے تھے اور وہاں ایک عورت جس کا نام کیتھی بتایا گیا تھا ہلاک ہو چکی تھی جبکہ دوسری عورت ڈومیری بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ اسے بھی ساتھ اٹھا کر اس اڈے پر لے آیا گیا۔ اس کے بعد وہاں سے ان سب کو ہسپتال شفٹ کر دیا گیا۔ اس ڈومیری کو عمران کی ساتھی عورت اس کے ہیڈ کوارٹر لے گئی اور وہاں سے کوئی نقشہ لے آئی لیکن ڈومیری وہاں ہلاک ہو گئی"۔۔۔۔ شہاب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اب صالح عمران اور اس کے ساتھیوں کو کہاں لے گیا ہے اور تم اس گاڑی میں پارک ہاؤس کیوں آئے تھے۔ تفصیل بتاؤ"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جب جی پی فائیو پالمر ہسپتال پہنچی تو پھر معلوم ہوا کہ وہ عقبی گلی میں موجود گاڑی تک پہنچ گئے ہیں۔ وہاں سے معلوم ہوا کہ اس گاڑی کو پہچان لیا گیا ہے کہ یہ گاڑی عمران کی ساتھی عورت اور ڈومیری کے سلسلے میں استعمال ہوئی تھی۔ اس سے صالح کو خطرہ پیدا ہو گیا کہ جی پی فائیو ہسپتال کا سراغ لگا لے گی چنانچہ صالح نے عمران سے مشورہ کیا تو عمران نے اسے بتایا کہ وہ اپنے چند ساتھیوں کو اس گاڑی میں بھر کر

اپنے کسی دوسرے عام سے اڈے پر بھیج دے تاکہ جی پی فائیو اس گاڑی کو تلاش کرتی رہے اور گاڑی کے غائب ہو جانے سے وہ یہی سمجھیں گے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس گاڑی میں چلے گئے ہیں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو صالح اپنے کسی اور اڈے پر خفیہ طور پر لے جائے۔ چنانچہ اسی طرح ہوا۔ ہم گاڑی لے کر پارک ہاؤس میں پہنچ گئے اور صالح عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر کسی اور اڈے پر چلا گیا ہے"۔۔۔۔ شہاب نے کہا۔

"کہاں گیا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم کیونکہ ہم پہلے چلے آئے تھے"۔۔۔۔ شہاب نے جواب دیا۔

"تمہارا صالح سے تو رابطہ ہو گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ خود ہی رابطہ کرتا ہے۔ ہمارے گروپ میں صالح ہی رابطہ کرتا ہے اور وہی احکامات دیتا ہے۔ گروپ میں کسی کا کوئی رابطہ براہ راست صالح سے نہیں ہوتا"۔۔۔۔ شہاب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران اور اس کے درمیان کوئی پروگرام بنا ہو تو بتاؤ"۔ کرنل ڈیوڈ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"جب جی پی فائیو کی آمد کی اطلاع دی گئی تو اس وقت عمران او اس کی ساتھی عورت اور دوسرے ساتھی جس کا نام تنویر تھا' کو کہہ رہا تھا کہ وہ جا کر ڈاکٹر ہارنگ کی سیکرٹری ماریا سے ملیں اور اس سے معلوم

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

کریں کہ کس طرح ڈاکٹر ہارنگ کو کمپلیکس سے باہر نکالا جا سکتا ہے۔ وہ کہہ رہا تھا کہ ماریا لازماً ڈاکٹر ہارنگ کی کمزوریوں سے واقف ہو گی اس لئے وہ ضرور کوئی نہ کوئی کلیو دے دے گی۔ اگر ڈاکٹر ہارنگ ایک بار باہر آ گیا تو پھر اس کمپلیکس کو تباہ کیا جا سکتا ہے۔ بس مجھے اتنا ہی معلوم ہے"۔۔۔۔ شہاب نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے جلدی سے مائیک آف کیا اور اسے آپریٹر کی طرف بڑھا دیا۔

"اس کا خاتمہ کر دو۔ کیپٹن رینڈل۔ ہمیں فوراً اس ماریا کی رہائش گاہ پر جانا ہو گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کیپٹن رینڈل سے کہا اور تیزی سے تہہ خانے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد کرنل ڈیوڈ کی کار اور اس کے پیچھے کیپٹن رینڈل اور اس کے ساتھیوں کی کار تیزی سے اس رہائشی پلازہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جس میں ماریا کی رہائش تھی۔ تھوڑی دیر بعد دونوں کاریں پلازہ کی پارکنگ میں جا کر رک گئیں تو وہ سب نیچے اترے اور تیزی سے پلازہ کی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئے۔

"سر۔ ماریا کی رہائش گاہ کا علم تو میجر براؤن کو تھا۔ انہوں نے ہی یہاں سے عمران اور اس کی ساتھی عورت کا تعاقب کیا تھا۔ یہ تو اچھا ہوا کہ اسے اس کا علم تھا ورنہ تو بڑی پریشانی ہوتی"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کرنل ڈیوڈ ایسی باتوں سے بے خبر رہتا ہے۔

کرنل ڈیوڈ جی پی فائیو کا چیف ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کھا جانے والے لہجے میں کہا۔

"سوری سر۔ میں نے تو ویسے ہی کہہ دیا تھا"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا۔

"آئندہ سوچ سمجھ کر بولا کرو۔ سمجھے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک فلیٹ کے دروازے پر پہنچ گئے جس کے باہر ماریا کی نیم پلیٹ موجود تھی۔ کرنل ڈیوڈ نے کال بیل کا بٹن پریس کیا لیکن کوئی جواب نہ ملا تو اس نے جھلائے ہوئے انداز میں دروازے پر لات ماری تو بھاری دروازہ کھلتا چلا گیا۔

"اوہ۔ یہ تو کھلا ہوا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے کیپٹن رینڈل اور اس کے دو مسلح ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے۔ پھر وہ سٹنگ روم میں پہنچ گئے جہاں کرسی پر ایک عورت بندھی ہوئی بیٹھی تھی اور اس کے دل میں گولی کا سوراخ تھا۔ وہ ہلاک ہو چکی تھی۔

"اوہ۔ یہ تو ہلاک ہو گئی ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب اس لاش کی حالت بتا رہی ہے کہ اسے مرے ہوئے کم از کم دو گھنٹے گزر چکے ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"تو پھر میں کیا کروں۔ ان دو گھنٹوں کو چاٹوں۔ دو گھنٹے گزرے ہوں یا دس گھنٹے۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے نانسنس۔ لیکن اب کیا کریں۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

اب کہاں جائیں۔ وہ عمران نجانے اب تک کیا کر چکا ہو گا"۔ کرنل ڈیوڈ نے قدرے بے بس سے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ ٹرانسمیٹر۔ ٹرانسمیٹر کہاں ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"کون سا ٹرانسمیٹر جناب"---- کیپٹن رینڈل نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کون سا کا کیا مطلب۔ ٹرانسمیٹر تو ٹرانسمیٹر ہی ہوتا ہے۔ کون سا کیا ہوتا ہے۔ ٹرانسمیٹر نکالو۔ جلدی کرو"---- کرنل ڈیوڈ نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"وہ تو جناب ہیڈکوارٹر میں ہے۔ یہاں ہمارے پاس تو نہیں ہے"۔ کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ نانسنس۔ ایمرجنسی کے لئے ایک ٹرانسمیٹر ہر وقت ساتھ رکھا کرو۔ لیکن تم لوگ ہو ہی احمق۔ چلو جلدی کرو۔ چلو"۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑا اور تقریباً دوڑتا ہوا فلیٹ سے باہر نکلا اور پھر اسی طرح دوڑتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کاریں ایک بار پھر جی پی فائیو کے ہیڈکوارٹر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ ہیڈکوارٹر پہنچ کر کرنل ڈیوڈ تیزی سے اپنے دفتر میں پہنچا اور اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا۔ لیکن اسی لمحے اسے خیال آگیا کہ ٹرانسمیٹر کی فریکونسی کا

تو اسے علم ہی نہیں ہے۔ مارٹن والا ٹرانسمیٹر تو عمران لے گیا تھا۔ اسے تو صدر صاحب نے ڈاکٹر ہارنگ کا خصوصی فون نمبر ہی دیا ہوا ہے۔ جس سے پہلے پانچ بار زیرو ڈائل کرنا پڑتا ہے اور اس طرح براہ راست ڈاکٹر ہارنگ سے بات ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اس نے ٹرانسمیٹر ایک طرف رکھا اور فون کا رسیور اٹھا لیا۔ فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر پہلے پانچ بار زیرو ڈائل کر کے اس نے ڈاکٹر ہارنگ کا مخصوص نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔ دوسری طرف سے ایک لمحے کے لئے گھنٹی بجی پھر اچانک ایک آواز سنائی دی۔

"یہ نمبر ایک ماہ کے لئے معطل کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اس نمبر پر کال نہیں ہو سکتی"---- آواز کہہ رہی تھی اور یہ آواز سن کر ہی کرنل ڈیوڈ کو معلوم ہو گیا کہ یہ آواز ٹیپ شدہ ہے۔ اس نے جلدی سے کریڈل دبایا اور پھر فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن دوبارہ پریس کر کے اس نے کریڈل پر دو تین بار ہاتھ مارے۔

"یس سر"---- دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"سنٹرل ٹیلی فون ایکسچینج کے انچارج سے میری بات کراؤ۔ فوراً۔ ابھی اور اسی وقت"---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی تیز لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس فون ہی معطل کر دیا ہے۔ احمق لوگ ہیں یہ"۔ کرنل

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"انچارج ڈائریکٹر مارٹن صاحب سے بات کریں جناب"۔ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"انچارج ڈائریکٹر سنٹرل ٹیلی فون ایکسچینج مارٹن بول رہا ہوں"۔ ایک بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"چیف آف جی پی فائیو کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"۔ کرنل ڈیوڈ نے اس سے بھی زیادہ بھاری آواز بناتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"۔۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مودبانہ ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ کا پھولا ہوا سینہ ایک انچ اور پھول گیا اور چہرے پر فاخرانہ تاثرات ابھر آئے۔

"مسٹر مارٹن۔ حکومت کی ایک خصوصی لیبارٹری میں ایک نمبر نصب ہے۔ میں نے اس نمبر پر ابھی کال کی تو آپ کے ایکسچینج سے اس پر ٹیپ لگایا ہوا ہے کہ اس نمبر کو ایک ماہ کے لئے معطل کر دیا گیا ہے۔ یہ کیا تماشا ہے۔ کس نے معطل کیا ہے اسے اور کس کے حکم پر کیا گیا ہے۔ یہ تو انتہائی اہم اور ایمرجنسی نمبر ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی تیز اور غصیلے لہجے میں کہا۔

"کون سا نمبر جناب"۔۔۔۔ مارٹن نے پوچھا۔ اس کے لہجے میں

حیرت کے تاثرات نمایاں تھے اور کرنل ڈیوڈ نے صدر صاحب کا بتایا ہوا نمبر دوہرا دیا اور پھر یہ بھی بتا دیا کہ اس سے پہلے پانچ بار زیرو ڈائل کرنا پڑتا ہے۔

"یہ نمبر تو جناب ایکسٹرا سپیشل نمبر ہے۔ یہ تو سیلڈ ہوتا ہے۔ اسے تو چھیڑا ہی نہیں جا سکتا۔ یہ ٹیپ اس فون پر لگائی گئی ہو گی جہاں یہ فون موجود ہے جناب"۔۔۔۔ مارٹن نے کہا۔

"آر یو شور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے مارٹن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر اسے چھوڑ کر اس نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے فون کو ایک بار پھر ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے وہی نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا لیکن اس بار بھی جواباً وہی ٹیپ سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کر دیا اور پھر ٹون آنے پر پریذیڈنٹ ہاؤس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے صدر صاحب کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"چیف آف جی پی فائیو کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ صدر صاحب سے بات کرائیں۔ اٹ از ایمرجنسی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ملٹری سیکرٹری کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"یس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"صدر صاحب سے بات کریں"۔۔۔۔ ملٹری سیکرٹری نے کہا۔

"جناب میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی مودبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کیا بات ہے کرنل ڈیوڈ۔ کیا ایمرجنسی ہے"۔ صدر صاحب نے باوقار لہجے میں کہا۔

"جناب میں لیبارٹری میں ڈاکٹر ہارنگ سے انتہائی اہم بات کرنا چاہتا ہوں لیکن جو نمبر آپ نے دیا تھا جناب اس پر ٹیپ لگی ہوئی ہے کہ یہ نمبر ایک ماہ کے لئے معطل کر دیا گیا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"نمبر معطل کر دیا گیا ہے۔ اوہ۔ یہ کام ڈاکٹر ہارنگ نے کیا ہو گا۔ وہ یقیناً انتہائی مصروف ہوں گے لیکن آپ نے کیا کہنا ہے انہیں۔ اور آپ نے اب تک عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بھی کوئی رپورٹ نہیں دی۔ کیا ہوا ان کا"۔۔۔۔ صدر صاحب نے کہا۔

"انہی کے سلسلے میں اہم بات کرنی تھی جناب۔ وہ لوگ ڈاکٹر ہارنگ کو اس سیلڈ لیبارٹری سے باہر نکالنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے انہوں نے یہ پلاننگ کی ہے کہ ڈاکٹر ہارنگ کی سابقہ سیکرٹری ماریا سے انہوں نے ڈاکٹر ہارنگ کی کوئی ایسی کمزوری معلوم کی ہے جسے استعمال کرتے ہوئے وہ ڈاکٹر ہارنگ کو ہر قیمت پر لیبارٹری سے باہر نکال لیں گے اور اس کے بعد انہوں نے ماریا کو ہلاک کر دیا ہے اس لئے جناب

میں فوری طور پر ڈاکٹر ہارنگ سے بات کر کے انہیں الرٹ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کسی بھی چال میں نہ آئیں اور کسی صورت بھی لیبارٹری سے باہر نہ آئیں۔ ورنہ یہ لوگ لیبارٹری تباہ کر دینے میں کامیاب ہو جائیں گے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اوہ۔ تو ماریا ہلاک ہو چکی ہے۔ ویری سیڈ"۔۔۔۔ صدر صاحب نے کہا۔

"جناب۔ نہ صرف ماریا بلکہ ان کے ہاتھوں کارمن ایجنٹ ڈومیری اور اس کی ساتھی عورت کیتھی بھی ہلاک ہو چکی ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ ڈومیری ہلاک ہو چکی ہے"۔ صدر صاحب نے انتہائی چونکتے ہوئے اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یہ کیسے ہوا۔ ڈومیری تو انتہائی ہوشیار اور تیز ایجنٹ تھی اور میرا خیال تھا کہ وہ عمران کے مقابلے میں کامیاب رہے گی تفصیل سے بتاؤ"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ آپ کے حکم پر ڈومیری ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ پر رہی۔ اس نے وہاں سے کمپلیکس کا نقشہ حاصل کرایا۔ اس نقشے کے مطابق کمپلیکس کا راستہ اسوند ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک سیڈ فارم میں نکلتا تھا۔ چنانچہ ڈومیری وہاں پہنچ گئی اور عمران نے ڈاکٹر ہارنگ کے ملازم مارٹن سے اسوند ریلوے اسٹیشن اور اس سیڈ فارم کا

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

پتہ لگا لیا۔ مجھے بھی ڈاکٹر ہارنگ نے فون پر بات چیت کرتے ہوئے بتا دیا۔ چنانچہ میں سیدھا وہاں پہنچا تو ڈومیری اور اس کے ساتھی وہاں قابض تھے اور میری اس سے بات ہوئی۔ ڈومیری بضد تھی کہ وہ اس سیڈ فارم پر ہی رہے گی اور عمران یہاں آئے گا تو وہ اسے ہلاک کرے دی گی لیکن مجھے معلوم تھا کہ عمران پہلے معلوم کرے گا کہ سیڈ فارم کی کیا پوزیشن ہے پھر وہ حملہ کرے گا۔ چنانچہ میں نے وہاں سے ہٹ کر مورچہ بندی کر لی۔ عمران وہاں سے کچھ دور درختوں کے جھنڈ میں چھپا ہوا تھا۔ ڈومیری اور اس کی ساتھی عورت کیتھی رات کے اندھیرے میں سیڈ فارم سے نکل کر وہاں اس جھنڈ میں پہنچ گئیں اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں نے انہیں پکڑ لیا۔ مجھے اطلاع ملی تو میں نے اس جھنڈ پر حملہ کر دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی شدید زخمی ہو گئے لیکن وہاں سے قریب ہی ایک فلسطینی گروپ بھی عمران کی مدد کے لئے موجود تھا۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہاں سے نکال کر لے گئے۔ ڈومیری کو بھی وہاں سے نکال لیا گیا۔ میں اس فلسطینی گروپ کو تلاش کرتا رہا۔ پھر مجھے اطلاع دی گئی کہ عمران کے ساتھی ڈومیری کو ساتھ لے کر اس کے ہیڈکوارٹر پہنچ گئے ہیں اور انہوں نے وہاں ڈومیری اور اس کے گروپ کے افراد کو ہلاک کر دیا اور وہاں سے وہ نقشہ لے اڑے ہیں جو ڈومیری نے ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ سے حاصل کیا تھا۔ میں نے وہ گاڑی ٹریس کر لی جس میں وہ لوگ گئے تھے۔ اس گاڑی کا تعلق پالمر ہسپتال سے تھا۔ میں نے اپنی فورس کے ساتھ

پالمر ہسپتال پر حملہ کر دیا تو وہاں کے خفیہ تہہ خانوں میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا علاج ہو رہا تھا۔ وہاں کا ڈاکٹر گراہم غدار تھا۔ اس نے ہمارے چھاپے کی اطلاع دے دی اور وہ لوگ نکل جانے میں کامیاب ہو گئے لیکن میں نے اس فلسطینی گروپ کے لیڈر کو پکڑ لیا اور پھر اسے اپنے خاص ہیڈکوارٹر لے گیا اور میں نے مشین کے ذریعے اس کا ذہن چیک کر کے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ عمران نے پلان بنایا تھا کہ ڈاکٹر ہارنگ کی کمزوری معلوم کر کے اس کو ہر صورت میں کمپلیکس سے باہر نکالا جائے اور اس کے لئے انہوں نے ماریا کو ٹارگٹ بنایا ہے۔ میں فوراً وہاں پہنچا تو وہ ہم سے پہلے ماریا سے معلومات حاصل کر کے وہاں سے جا چکے تھے اور ماریا ہلاک ہو چکی تھی۔ میں نے سوچا کہ میں پہلے ڈاکٹر ہارنگ کو مطلع کر دوں پھر ان کی تلاش میں جاؤں لیکن فون نمبر انٹڈ ہی نہیں ہو رہا۔ اس لئے مجبوراً آپ کو فون کیا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب آپ ہی صرف اس عمران کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ او کے۔ ٹھیک ہے۔ میں آپ کو ڈاکٹر ہارنگ کی خصوصی ٹرانسمیٹر فریکونسی بتا دیتا ہوں۔ آپ اس پر ڈاکٹر ہارنگ سے بات کر لیں۔ ویسے ڈاکٹر ہارنگ کی ایسی کوئی کمزوری نہیں ہو سکتی جسے عمران اور اس کے ساتھی اس حد تک استعمال کر سکیں کہ ڈاکٹر ہارنگ جیسا آدمی کمپلیکس کو چھوڑ کر باہر نکل آئے"۔۔۔۔ صدر نے کہا اور

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

اس کے ساتھ ہی انہوں نے ایک فریکونسی بتا دی۔

"شکریہ سر"---- کرنل ڈیوڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ صدر صاحب نے بہرحال اس کی کارکردگی کی تعریف کی تھی۔

"آپ مجھے رپورٹ دیتے رہا کریں تاکہ مجھے ساتھ ساتھ حالات کا علم ہوتا رہے"---- صدر نے کہا۔

"یس سر۔ چونکہ میں مسلسل اس عمران کے پیچھے بھاگ دوڑ کر رہا ہوں اس لئے رپورٹ نہیں دے سکا۔ اب آپ کو باقاعدہ رپورٹ ملتی رہے گی جناب"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"او کے۔ وش یو گڈ لک"---- صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا اور کرنل ڈیوڈ کے چہرے پر جیسے مسرت کا آبشار بہنے لگا۔

عمران آرام کرسی پر نیم دراز تھا کیونکہ ابھی اس کے زخم بھرے نہ تھے۔ صالح وہ دوا حاصل کرنے گیا تھا جو فوری طور پر زخموں کو مندمل کر سکتی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ اچانک صالح کو اطلاع مل گئی کہ کرنل ڈیوڈ جی پی فائیو کے ساتھ اس ہسپتال کے قریب پہنچ گیا ہے جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کا علاج ہو رہا تھا تو عمران کی ہدایت پر صالح نے اپنے ساتھیوں کو ہسپتال کی گاڑی میں اپنے ایک عام سے اڈے پر بھجوا دیا تاکہ کرنل ڈیوڈ کو ڈاج دیا جا سکے اور پھر خود عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک اور اڈے پر لے آیا تھا اور یہاں پہنچتے ہی عمران نے جولیا اور تنویر کو ڈاکٹر ہارنگ کی سیکرٹری ماریا سے پوچھ گچھ کرنے کے لئے بھیج دیا تھا کیونکہ اب اس نے یہی پلان بنایا تھا کہ کسی طرح ڈاکٹر ہارنگ کو اس کمپلیکس سے باہر نکالا جائے۔ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ اس بار اسرائیل حکام نے اس کمپلیکس کو اس انداز میں

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

سیلڈ کر دیا ہے کہ اس کے اندر داخل ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی اور وقت تیزی سے گزرتا جا رہا تھا اور عمران جانتا تھا کہ جتنا وقت بھی گزر رہا ہے وہ وقت پاکیشیا کے خلاف اور اسرائیل کے حق میں ہی جا رہا ہے جبکہ اس نے کیپٹن شکیل کو کمپلیکس کا نقشہ دے کر اس کمپلیکس میں تازہ ہوا کے لئے کئے جانے والے انتظامات کی تلاش کے لئے بھیج دیا تھا تاکہ اگر دونوں میں کوئی بھی کام ہو جائے تو وہ اس مشن کو مکمل کرے۔ اسے معلوم تھا کہ کرنل ڈیوڈ بھوت کی طرح اس کے پیچھے لگا ہوا ہے اور وہ اسی طرح لگا رہے گا۔ اس لئے وہ چاہتا تھا کہ اب جلد از جلد اس مشن کو مکمل کر ڈالے۔ اب سب کچھ تو سامنے آگیا تھا لیکن اب مسئلہ کسی بھی طرح کمپلیکس کے اندر داخل ہو کر اسے تباہ کرنے کا تھا اور اب تک کی جو صورت حال سامنے تھی اس کے مطابق یہ کام بظاہر ناممکن بنا دیا گیا تھا۔ عمران سوچ رہا تھا کہ اگر وہ ٹھیک ہوتا تو خود ماریا سے جا کر معلومات حاصل کرتا۔ لیکن اس کی حالت ایسی تھی کہ وہ تیزی سے حرکت نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے مجبوراً اس نے جولیا اور تنویر کو بھیجا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ جولیا میں ایسی صلاحیتیں ہیں کہ وہ یہ کام بہرحال سرانجام دے لے گی اور تنویر چونکہ فطری طور پر تیزی سے کام کرنے کا عادی ہے اس لئے تنویر کی وجہ سے یہ کام زیادہ جلدی مکمل ہو سکے گا ویسے اپنے طور پر اس نے یہ پلاننگ بنائی تھی کہ اگر ڈاکٹر ہارنگ کسی بھی طرح کمپلیکس سے باہر آجائے تو پھر اس کے ذریعے کس طرح اس کمپلیکس کو تباہ کیا جا سکتا ہے اور اس

کے لئے اس نے صالح کی مدد سے ایک خصوصی ساخت کا ایئر وائرلیس چارجر بم حاصل کر لیا تھا جس کی مدد سے وہ آسانی سے اپنا مشن مکمل کر سکتا تھا۔ لیکن اب مسئلہ صرف ڈاکٹر ہارنگ کے باہر آنے کا تھا۔ اس وقت عمران صفدر کے ساتھ کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ ابھی تک نہ ہی جولیا اور تنویر کی طرف سے کوئی اطلاع آئی تھی اور نہ ہی کیپٹن شکیل واپس آیا تھا اس لئے عمران کرسی کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔

"عمران صاحب۔ کیا ڈاکٹر ہارنگ کی کوئی ایسی کمزوری ہو گی کہ جس کی مدد سے وہ ان حالات میں کمپلیکس سے باہر آنے پر مجبور ہو جائے"۔۔۔۔ صفدر نے جو ساتھ ہی اسی طرح کی آرام کرسی پر بیٹھا ہوا تھا عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم شاید ابھی تک اسی پوائنٹ پر غور کرتے رہے ہو"۔ عمران نے آنکھیں کھول کر سیدھے ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہاں۔ میں نے واقعی اس پر غور کیا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ اول تو ڈاکٹر ہارنگ میں ایسی کوئی کمزوری ہی نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ ایک نامور سائنس دان ہے اور اگر ہوئی بھی سہی تو وہ ان حالات میں کسی صورت بھی کمپلیکس سے باہر نہیں آ سکتا"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"صفدر ہمارے پیشے میں جو کچھ بھی کیا جاتا ہے اندازے کی بنا پر ہی کیا جاتا ہے۔ میں نے کب کہا ہے کہ ایسی کمزوری لازماً ڈاکٹر ہارنگ

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

میں ہو گی لیکن مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ڈاکٹر ہارنگ بہرحال انسان ہے ویسے تم نے شاید خیال نہ کیا ہو لیکن میں نے اس کی رہائش گاہ میں اس کے دفتر کے اندر دیوار پر لگی ہوئی چار ایسی تصویریں دیکھی ہیں جن سے مجھے اندازہ ہوا ہے کہ ڈاکٹر ہارنگ سائنس دان ہونے کے باوجود نفسیاتی طور پر لیڈی کلر بھی ہے۔ لیڈی کلر کا مطلب سمجھتے ہو ناں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں بھی تو وہاں آپ کے ساتھ تھا لیکن میں نے تو وہاں ایسی کوئی تصویر نہیں دیکھی جس سے آپ نے یہ اندازہ لگایا ہو"۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ واضح تصویریں نہیں ہیں۔ تجریدی آرٹ پر مبنی تصویریں تھیں اور ایسی تصویروں کے انتخاب سے ہی اس کی نفسیاتی اور ذہنی کیفیات کا اندازہ آسانی سے لگایا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ کوئی اس نقطہ نظر سے ان تصویروں کا جائزہ لے۔ ان تصویروں میں عورتوں کو ایک خاص انداز میں پینٹ کیا گیا تھا۔ ایک ایسے انداز میں کہ بظاہر یہ تصویریں ٹیڑھی میڑھی سی لکیروں پر مبنی نظر آتی تھیں۔ ان سے ڈاکٹر ہارنگ کی عورتوں کے معاملے میں نفسیاتی اور فطری کج روی بہرحال سامنے آجاتی ہے اور ان تصویروں کو دیکھ کر ہی میں نے یہ پلاننگ کی ہے۔ ماریا اس کی طویل عرصے تک سیکرٹری رہی ہے اور سیکرٹری کو بہرحال اپنے باس کے تمام رازوں کا علم ہوتا ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ماریا کوئی نہ کوئی ایسی بات بتا دے گی جسے استعمال کر کے ڈاکٹر ہارنگ کو اس

کمپلیکس سے باہر نکالا جا سکتا ہے لیکن ان سب باتوں کے باوجود بھی یہ ایک اندازہ ہے ضروری نہیں کہ ایسا ہی ہو۔ جیسا میں نے سوچا ہے لیکن اس پر کام تو کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ نے جو جدید ساخت کا وہ وائرلیس چارجر بم منگوایا ہے وہ تو لامحالہ ڈاکٹر ہارنگ کے کمپلیکس میں داخل ہوتے ہی چیک ہو جائے گا اور اسے بے کار کر دیا جائے گا پھر۔۔۔۔" چند لمحے خاموش رہنے کے بعد صفدر نے کہا۔

"یہ تو بعد کی بات ہے۔ تمہیں پہلے یہ بات پوچھنی چاہئے کہ ڈاکٹر ہارنگ وہ بم لے کر کمپلیکس میں کیوں داخل ہو گا۔ اسے باہر کیوں نہ چھوڑ جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ واقعی یہ تو انتہائی اہم بات ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"تم نے اس بم کو دیکھا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ آپ نے بتایا تھا کہ آپ نے صالح کے ذریعے اسے منگوایا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"یہ کوئی عام بم نہیں ہے صفدر۔ میرا مطلب ہے بارود سے بنا ہوا بم نہیں ہے بلکہ اس میں انتہائی جدید ترین اور طاقتور ترین فورس ریز استعمال کی گئی ہیں جو ڈی چارج ہوتے ہی تیزی سے ہر طرف پھیل

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

جاتی ہیں اور پھر ایک مخصوص فاصلے پر پھیلنے کے بعد خود بخود بلاسٹ ہو جاتی ہیں اور یہ اس قدر طاقتور ہوتی ہیں کہ تم اسے ایٹم بم کی طاقت کا دسواں حصہ سمجھ لو اور تمہیں سن کر حیرت ہو گی کہ یہ ایجاد بھی اسرائیل کی ہے۔ اسرائیل نے تو اسے خصوصی مقاصد کے لئے تیار کیا تھا لیکن ایکریمیا میں ایسا خصوصی اسلحہ بنانے والی تنظیمیں موجود ہیں جو ایسا اسلحہ خفیہ طور پر تیار کر کے اسے مارکیٹ میں فروخت کر دیتی ہیں۔ اس طرح ایسا اسلحہ ہر جگہ پہنچ جاتا ہے اور تم شاید یہ سن کر حیران رہ جاؤ گے کہ یہ انتہائی خوفناک وائرلیس چارجر بم ساخت کے لحاظ سے ایک انچ چوڑی اور دو انچ لمبی ایک پٹی کی صورت میں ہے اور بس"۔ عمران نے کہا تو صفدر کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ اسرائیل کی ایجاد ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اس کا نام جیوش بم رکھا گیا ہے اور یہ نام ہی بتا رہا ہے کہ یہ اسرائیل کی ایجاد ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب میں آپ کی بات سمجھ گیا۔ آپ ڈاکٹر ہارنگ کے علم میں لائے بغیر اس کے لباس میں اسے چھپا دیں گے۔ اس طرح یہ اس کے ساتھ کمپلیکس میں پہنچ جائے گا اور ڈاکٹر ہارنگ کو اس کا علم ہی نہ ہو سکے گا"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اب تم نے سمجھداری کی باتیں شروع کر دی ہیں۔ صالحہ کی عدم موجودگی میں"۔ عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ آپ کو اچانک صالحہ کی یاد کیسے آ گئی"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری کارکردگی کو دیکھ کر۔ بلکہ اب میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ آئندہ جس ٹیم میں تم شامل ہو گے اس میں صالحہ کو بھی لازماً شامل کیا جائے گا۔ چاہے اس کے لئے مجھے تمہارے چیف کی منتیں ہی کیوں نہ کرنی پڑیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے زبردستی صالحہ کو مجھ سے نتھی کر رکھا ہے۔ حالانکہ میرا خیال ہے کہ صالحہ اس ٹائپ کی لڑکی نہیں ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اچھا۔ تو پھر کس ٹائپ کی لڑکی ہے وہ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"عورتوں کی نفسیات مجھ سے زیادہ آپ سمجھ لیتے ہیں اس لئے آپ ہی بتائیں کہ وہ کس ٹائپ کی لڑکی ہے"۔۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر تم ایسا سمجھتے ہو تو پھر تمہیں یہ نہیں کہنا چاہئے تھا کہ میں نے اسے زبردستی تمہارے ساتھ نتھی کر رکھا ہے"۔۔۔۔ عمران بھلا کہاں اتنی آسانی سے قابو میں آنے والا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ اگر ایسا سمجھتے ہیں تو سمجھتے رہیں۔ مجھے بہرحال ان معاملات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے"۔۔۔۔ صفدر نے ایک طویل

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لمبے لمبے ٹھنڈے سانس بھی بھر رہے ہو اور یہ بھی کہہ رہے ہو کہ دلچسپی نہیں ہے"---- عمران نے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوا۔

"کچھ پتہ چلا"---- عمران نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں عمران صاحب۔ میں نے بڑی ٹکریں ماری ہیں لیکن کچھ پتہ نہیں چل سکا۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ نقشے کے مطابق جہاں ایسا ہو سکتا تھا وہاں مقامی آبادی ہے اور عام لوگوں کے مکانات ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اسے خفیہ رکھنے کے لئے ہی وہاں آبادی بنائی گئی ہو اور کسی خاص مکان کے اندر اس کا سسٹم رکھا گیا ہو۔ لیکن اب اس مکان کو تلاش کرنا ناممکن ہے اور یہ آبادی فلسطینیوں کی ہے"---- کیپٹن شکیل نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"واقعی اس کمپلیکس کو خفیہ رکھنے کے لئے اسرائیل حکام نے بے حد محنت بھی کی ہو گی اور انتہائی ذہانت سے بھی کام لیا ہو گا۔ تمہارا خیال درست ہے۔ لازماً اس آبادی کے اندر کوئی نہ کوئی مکان ایسا ہو گا جس میں یہ سسٹم ہو گا اور اس مکان پر قابض افراد لامحالہ سرکاری ہوں گے۔ بہرحال ٹھیک ہے جولیا اور تنویر آجائیں اس کے بعد اگر ضروری ہوا تو پھر اس آبادی کا سروے بھی کر لیں گے"۔ عمران نے کہا

اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد عمران کی کرسی کے ساتھ ہی موجود ایک تپائی پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"---- عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صالح بول رہا ہوں"---- دوسری طرف سے ریڈ ہاک کے سربراہ نوجوان صالح کی آواز سنائی دی۔

"یس"---- عمران نے کہا۔

"وہ گروپ جسے آپ کی بجائے ہسپتال کی گاڑی میں بھجوایا گیا تھا انہیں جی پی فائیو نے ہلاک کر دیا ہے اور اس کے لیڈر شہاب کو وہ لوگ اپنے ساتھ لے گئے ہیں"---- صالح نے کہا۔

"اوہ ویری سیڈ۔ بڑا افسوس ہے۔ اتنے نوجوانوں کی موت پر"۔ عمران نے بڑے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"افسوس تو ہوتا ہے جناب۔ لیکن بہرحال اعلیٰ مقاصد کے لئے قربانیاں تو دینی ہی پڑتی ہیں اور ہم تو نجانے کتنے طویل عرصے سے مسلسل قربانیاں دیتے چلے آ رہے ہیں۔ میں نے آپ کو کال اس لئے کیا ہے کہ کہیں شہاب کو آپ کے کسی پروگرام کے بارے میں تو علم نہ تھا کیونکہ شہاب آپ کو بے حد پسند کرتا تھا اور وہ ہسپتال میں بھی زیادہ سے زیادہ آپ کے قریب رہنے کی کوشش کرتا تھا"---- صالح نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اسے کسی خاص بات کا علم نہیں ہے البتہ اسے

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

یہاں تمہارے اس اڈے کا علم نہ ہو"---- عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس بارے میں بے فکر رہو۔ اس اڈے کا علم اسے نہیں ہے اور نہ ہی میرے علاوہ کسی اور کو علم ہے"---- صالح نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے"---- عمران نے کہا تو دوسری طرف سے خدا حافظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"ان لوگوں نے ہماری جگہ اپنی جانیں قربان کی ہیں۔ اس لئے مجھے ذاتی طور پر ان کی موت پر دلی افسوس ہو رہا ہے"---- عمران نے افسردہ سے لہجے میں کہا اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"کیپٹن شکیل تم باہر جا کر پہرہ دو۔ ہو سکتا ہے شہاب کو علم ہو اور کرنل ڈیوڈ یہاں اچانک ہمارے سروں پر پہنچ جائے"---- عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور جولیا اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے تنویر تھا جس نے کاندھے پر کسی کو اٹھایا ہوا تھا۔

"یہ کون ہے"---- عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ڈاکٹر ہارنگ"---- جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ ہوئی ناں بات۔ ویری گڈ"---- عمران نے بے ساختہ کہا تو جولیا کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر

آئے تھے جبکہ تنویر نے نیچے بچھے ہوئے قالین پر ڈاکٹر ہارنگ کو لٹا دیا۔

"اسے کس طرح بے ہوش کیا گیا ہے"---- عمران نے کہا۔

"گردن میں بل دے کر۔ کیوں"---- تنویر نے چونک کر کہا۔

"اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ کہیں یہ اچانک ہوش میں نہ آ جائے"---- عمران نے کہا۔

"نہیں۔ جب تک اس کی گردن کا بل سیدھا نہیں ہو گا۔ یہ ہوش میں نہیں آ سکے گا"---- تنویر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب مجھے تفصیل بتاؤ کہ یہ شاندار کارنامہ تم نے کیسے سرانجام دیا"۔ عمران نے کہا تو جولیا نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"اس سوسن کے آدمیوں کو مارنے کی ضرورت نہ تھی۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ تم لوگوں نے اتنا بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ اس کے مقابلے میں یہ معمولی باتیں ہیں۔ کیپٹن شکیل کو بلاؤ"---- عمران نے کہا۔ وہ واقعی اس وقت بے حد خوش نظر آ رہا تھا اور تنویر سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوا۔

"یہ کون ہے"---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ڈاکٹر ہارنگ"---- تنویر نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ تو تم نے واقعی وہ کام کر دکھایا ہے جو

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

بظاہر ناممکن نظر آرہا تھا"---- کیپٹن شکیل نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا تو تنویر بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ تو عمران مجھے کام کرنے کا موقع ہی نہیں دیتا ورنہ شاید اتنا لمبا چکر ہی نہ چلے اور کام ہو جائے"---- تنویر نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیپٹن شکیل۔ صالح نے جو جیوش بم اور اس کے ساتھ سپیشل میڈیکل باکس لا کر دیا تھا وہ تم نے سیف میں رکھا تھا وہ لے آؤ"---- عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"تنویر۔ تم اس کا کوٹ اور قمیض اتار دو"---- عمران نے تنویر سے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا قالین پر بے ہوش پڑے ہوئے ڈاکٹر ہارنگ پر جھک گیا۔

"یہ جیوش بم کیا آپ اس کے جسم کے اندر فٹ کریں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ورنہ تو یہ لازماً کمپلیکس کے اندر داخل ہوتے ہی چیک ہو جائے گا"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ بم انسانی کھال کے اندر بھی تو چیک ہو سکتا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ انسانی نفسیات ہے کہ وہ چیکنگ مشینری ایسی نصب کرتا ہے کہ وہ چیز چیک کر سکے جو انسان کے پاس ہو۔ عام طور پر یہ بات ذہن میں نہیں آتی کہ کوئی آدمی اپنے جسم کے اندر بم چھپا کر لے

آئے گا اس لئے ایسی مخصوص مشینری چیکنگ میں استعمال نہیں کی جاتی"---- عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن کیا یہ واقعی ڈاکٹر ہارنگ ہے بھی سہی یا نہیں"---- صفدر نے کہا۔

"تنویر اور جولیا نے جو تفصیل بتائی ہے اس کے مطابق یہ ڈاکٹر ہارنگ ہی ہو گا۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی اپنے کمپلیکس میں پہنچ جائے۔ اسے معلوم ہی نہ ہو سکے کہ اس کا ٹکراؤ ہم سے ہوا ہے البتہ اب تمہارے کہنے پر اس بم کے ساتھ ساتھ اس کے جسم میں مخصوص ٹیلی ویو بٹن بھی لگانا پڑے گا تاکہ اس کی نقل و حرکت اور اس کی باتیں بھی ہم تک پہنچ سکیں"---- عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات سر ہلا دیئے۔

"عمران صاحب۔ آپ نے اس جیوش بم کی جو لمبائی چوڑائی بتائی ہے اتنی لمبی چوڑی چیز آپ جسم میں کہاں لگائیں گے"---- چند لمحوں بعد صفدر نے کہا۔

"اس کی پشت میں ایسی جگہ جہاں یہ حرکت کرنے میں رکاوٹ نہ بن سکے"---- عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

کرنل ڈیوڈ نے ٹرانسمیٹر پر صدر صاحب کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ڈیوڈ کالنگ۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے صدر کے بتائے ہوئے کوڈ کے مطابق عہدے کا نام ساتھ نہ لیا تھا اور صرف ڈیوڈ کہا تھا۔

"یس۔ ایل بی سی اٹنڈنگ یو۔ اوور"---- دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن یہ آواز بہرحال ڈاکٹر ہارنگ کی نہ تھی البتہ کرنل ڈیوڈ ایل بی سی کے الفاظ سے سمجھ گیا تھا کہ کال لانگ برڈ کمپلیکس سے اٹنڈ کی جا رہی ہے۔

"میں جی پی فائیو کا چیف ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر ہارنگ سے بات کرائیں۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"کوڈ دوہرائیں۔ اوور"---- دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل

ڈیوڈ چونک پڑا۔

"یہی تو کوڈ ہے اور کیا کوڈ دوہراؤں۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سوری۔ کوڈ درست نہیں ہیں۔ اوور اینڈ آل"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور کرنل ڈیوڈ بے وقوفوں کی طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ٹرانسمیٹر کو دیکھنے لگا۔ اس کی سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی تھی کہ اس نے کوڈ درست بتایا ہے۔ اپنا نام کرنل ڈیوڈ کی بجائے صرف ڈیوڈ بتایا ہے۔ پھر یہ کیوں کہا جا رہا ہے کہ کوڈ درست نہیں ہے۔ اس نے ایک بار پھر بٹن آن کیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ چیف آف جی پی فائیو کالنگ۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"کوڈ دوہرائیں۔ اوور"---- دوسری طرف سے وہی آواز سنائی دی۔

"کیا حماقت ہے۔ اسرائیل کے صدر صاحب نے خود یہ کوڈ طے کیا تھا کہ میں اپنے نام کے ساتھ کرنل نہیں کہوں گا اور اسی کوڈ کے تحت فون پر میری ڈاکٹر ہارنگ سے بات بھی ہو چکی ہے۔ پھر اب کون سا نیا کوڈ بن گیا ہے۔ ڈاکٹر ہارنگ سے بات کراؤ۔ میں نے انتہائی اہم ترین معاملے میں ان سے بات کرنی ہے۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ نے بعد میں ڈاکٹر ہارنگ سے ٹرانسمیٹر پر بات کی تھی اور

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

بات چیت میں آپ نے خود نئے کوڈ طے کئے تھے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ساتھ ہی کے ذہن میں شہاب کی وہ بات آ گئی کہ ان کے اڈے سے ایک ٹرانسمیٹر کال کیچ ہوئی تھی جس میں کرنل ڈیوڈ ڈاکٹر ہارنگ سے باتیں کر رہا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اوہ۔ مجھے رپورٹ ملی تھی کہ اس پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران نے میری آواز میں ٹرانسمیٹر پر ڈاکٹر ہارنگ سے بات کی تھی لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ اس شیطان نے کوڈ بھی بدل لئے ہیں۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ بہرحال اب میں اصل کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"سوری سر۔ مجھے کیا معلوم کہ کون اصل ہے اور کون نقل۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم ایسا کرو کہ صدر صاحب سے تصدیق کر لو۔ میں نے ابھی صدر صاحب سے یہ ٹرانسمیٹر فریکونسی معلوم کی ہے ارے ہاں۔ ایک اور بات۔ میں نے پہلے جس فون نمبر پر ڈاکٹر ہارنگ سے بات کی تھی اب اس نمبر پر ایک ٹیپ چل رہی ہے کہ یہ نمبر ایک ماہ کے لئے معطل کر دیا گیا ہے۔ اس فون نمبر کا مجھے علم ہے اس عمران کو نہیں تھا۔ اس سے تم اندازہ کر سکتے ہو کہ کون اصل ہے اور کون نقل۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ڈاکٹر ہارنگ اس وقت انتہائی اہم ترین سائنسی کام میں مصروف

ہیں۔ آپ ایک گھنٹے بعد کال کریں۔ پھر ملاقات ہو سکتی ہے اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈاکٹر ہارنگ ہیں تو لیبارٹری میں ہی۔ باہر تو نہیں چلے گئے۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"وہ باہر کیسے جا سکتے ہیں۔ وہ انتہائی اہم سائنسی کام میں مصروف ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ بہرحال میں ایک گھنٹے بعد پھر کال کروں گا لیکن تم میری طرف سے ڈاکٹر ہارنگ کو یہ پیغام پہنچا دو کہ پاکیشیائی ایجنٹ انہیں لیبارٹری سے باہر نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہیں کہہ دیں کہ وہ کسی بھی صورت میں باہر نہ جائیں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات واضح ہو گئے تھے۔ اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"کیپٹن رینڈل کو بھیجو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور کیپٹن رینڈل اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مودبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو کیپٹن رینڈل بڑے مودبانہ انداز میں

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ڈاکٹر ہارنگ تو لانگ برڈ کمپلیکس میں موجود ہے۔ اور کسی اہم سائنسی کام میں مصروف ہے۔ اس طرح اس کی طرف سے تو اطمینان ہو گیا لیکن جب تک یہ عمران اور اس کے ساتھی پکڑے نہ جائیں یا ہلاک نہ ہو جائیں تب تک مجھے چین نہیں آ سکتا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کیا آپ کی بات ڈاکٹر ہارنگ سے ہوئی ہے"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے پوچھا۔

"نہیں۔ بتایا تو ہے کہ وہ انتہائی اہم سائنسی کام میں مصروف ہے جسے فوری طور پر چھوڑا نہیں جا سکتا۔ اس لئے ایک گھنٹے بعد بات ہو گی لیکن بہرحال وہ ہے کمپلیکس کے اندر اور میں نے اس کے آدمی کو بتا دیا ہے کہ وہ اسے میرا حکم سنا دے کہ وہ کسی بھی حالت میں اور کسی بھی صورت میں اس کمپلیکس سے باہر نہ آئے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"صرف یس سر کہنے سے بات نہیں بنے گی کیپٹن رینڈل"۔ کرنل ڈیوڈ نے اچانک جھلائے ہوا انداز میں میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"سر عمران اور اس کے ساتھی فلسطینی گروپوں کی پناہ میں ہیں۔ اس لئے کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم ریڈ ایگل میں شامل اپنے مخبر سے اس بارے میں خصوصی معلومات حاصل کریں"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل

نے کہا۔

"ریڈ ایگل میں ہمارے مخبر۔ کیا مطلب۔ وہاں ہمارے مخبر کہاں ہیں۔ وہ تو اس تنظیم میں ہیں جس کا تعلق شاکر سرات سے ہے۔ ریڈ ایگل تو ابھی تک ہمارے خلاف کام کر رہا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چونک کر پوچھا۔

"جناب۔ ہوٹل خیاط کا مالک سفیان شوبائی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کا تعلق ریڈ ایگل سے ہے لیکن چونکہ پرائم منسٹر صاحب کا وہ کلاس فیلو بھی رہا ہے اور ان کا گہرا دوست بھی ہے اور وہ پرائم منسٹر ہاؤس میں آتا جاتا بھی رہتا ہے اس لئے اس پر کوئی ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہیں کرتا۔ ورنہ مجھے یقین ہے کہ اگر اس پر ہاتھ ڈالا جائے تو ہمیں اس بارے میں خاصی اہم معلومات مل سکتی ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"لیکن اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ وہ واقعی ریڈ ایگل سے تعلق رکھتا ہے۔ بولو۔ کوئی ثبوت دو۔ پھر دیکھو کرنل ڈیوڈ کیسے اس کی گردن پکڑتا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ثبوت تو ہے لیکن"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل بات کرتے کرتے بے اختیار رک گیا۔

"بولو۔ بولو۔ رک کیوں گئے ہو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چونک کر کہا۔

"جناب۔ اس کے بھتیجے صالح کو ایک بار میں نے پکڑ لیا تھا اور اس

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

نے اگل بھی دیا تھا کہ اس کا تعلق ریڈ ایگل سے ہے لیکن اس دوران پرائم منسٹر صاحب نے اسے چھوڑنے کا خصوصی حکم دے دیا اور مجھے مجبوراً اسے چھوڑنا پڑا"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ جب اس نے تسلیم کر لیا تھا تو پھر اسے کیوں چھوڑا۔ کب کی بات ہے۔ یہ بات میرے نوٹس میں کیوں نہیں لائی گئی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ آپ ان دنوں صدر صاحب کے ساتھ ایکریمیا کے دورے پر گئے ہوئے تھے اور میجر براؤن صاحب آپ کی جگہ انچارج تھے۔ انہوں نے مجھے خاص طور پر منع کر دیا تھا کہ اس کا ذکر آپ سے نہ کروں"۔ کیپٹن رینڈل نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ صالح کون ہے۔ کیا کرتا ہے یہ۔ کہاں رہتا ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"وہ تو تب سے غائب ہو گیا ہے۔ سنا گیا ہے کہ وہ ایکریمیا چلا گیا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے جواب دیا اور پھر وہ بھی دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ وہی صالح تو نہیں جس کا ذکر ابھی شہاب نے کیا ہے جو ریڈ ایگل کا لیڈر ہے اور اسی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو پناہ دے رکھی ہے"۔۔۔۔ اچانک کرنل ڈیوڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے جناب۔ ویسے یہ نام تو فلسطینیوں میں عام ہے"۔ کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اگر سفیان شوبائی کا بھتیجا ریڈ ایگل سے تعلق رکھتا ہے تو پھر لازماً سفیان شوبائی کا بھی تعلق اس تنظیم سے ہو گا۔ ریکارڈ میں وہ ٹیپ تو موجود ہو گا جس میں اس صالح نے اپنے آپ کو سفیان شوبائی کا بھتیجا بتایا تھا اور تسلیم کیا ہو گا کہ اس کا تعلق ریڈ ایگل سے ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ وہ تو لازماً ریکارڈ میں ہو گا"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"تو پھر میرا منہ کیوں دیکھ رہے ہو۔ جاؤ اور جا کر وہ ٹیپ لے آؤ۔ جلدی کرو۔ اور سنو۔ یہ آکر نہ کہنا کہ ٹیپ نہیں ہے یہ انتہائی اہم معاملہ ہے اس لئے مجھے ہر صورت میں اور ہر قیمت پر یہ ٹیپ چاہئے۔ جاؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا اور کیپٹن رینڈل تیزی سے اٹھا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر اپنی طرف کھسکایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ فریکونسی پہلے سے ہی اس پر ایڈجسٹ تھی۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف آف جی پی فائیو کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ایل بی سی۔ اوور"۔۔۔۔ وہی پہلے والی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ہارنگ سے بات کراؤ۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"یس۔ ڈاکٹر ہارنگ بول رہا ہوں۔ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ڈاکٹر ہارنگ کی آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"ڈاکٹر ہارنگ۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران آپ کو کمپلیکس سے کسی بھی طرح باہر نکالنے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے اس کے لئے انہوں نے آپ کی سابقہ سیکرٹری ماریا پر بھی تشدد کیا ہے اور جب ہم وہاں پہنچے تو ماریا ہلاک ہو چکی تھی۔ اس لئے ہم آگے نہ بڑھ سکے۔ میں نے فوراً آپ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن آپ نے فون پر ٹیپ لگا رکھی ہے۔ مجھے آپ کی ٹرانسمیٹر فریکونسی کا علم نہ تھا چنانچہ میں نے صدر صاحب سے بات کی۔ صدر صاحب نے تمام حالات سننے کے بعد آپ کی فریکونسی دی۔ اس پر بات ہوئی تو آپ کے اسسٹنٹ نے بتایا کہ آپ انتہائی اہم سائنسی کام میں مصروف ہیں اور ایک گھنٹے بعد بات کر سکتے ہیں۔ اس لئے اب میں دوبارہ کال کر رہا ہوں۔ آپ برائے مہربانی کسی بھی صورت لیبارٹری سے باہر نہ جائیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر ساری بات اسے بتاتے ہوئے کہا۔

"تو یہ کام اس پاکیشیائی ایجنٹ نے کیا ہے۔ ویری سیڈ۔ میں سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا کہ یہ سب کیسے ہو گیا۔ اوور"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ کی بڑبڑاتی ہوئی آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کون سا کام۔ کس کام کی بات کر رہے ہیں۔ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"اب بات منہ سے نکل ہی گئی ہے تو مجھے معلوم ہے کہ آپ پوچھنے سے باز نہیں آئیں گے اور اگر میں نے نہ بتایا تو آپ صدر صاحب سے کہہ دیں گے اور پھر صدر صاحب کے پوچھنے پر مجھے بہرحال بتانا ہی پڑے گا بات یہ ہے کہ میں کمپلیکس سے باہر جانے پر مجبور ہو گیا تھا۔ میری سابقہ بیوی سوسن نے مجھے ٹرانسمیٹر پر کال کیا اور مجھے مجبور کیا میں ہر صورت میں اس کے پاس پہنچوں۔ میں چونکہ اس کی بات کسی صورت بھی نہیں ٹال سکتا تھا اس لئے میں نے سپیشل وے اوپن کیا اور باہر چلا گیا۔ اپنے آدمیوں کو میں کہہ گیا کہ فون پر ٹیپ لگا دیں کہ فون معطل کر دیا گیا ہے۔ میں واپس آ کر ٹیپ ختم کر دوں گا اور کسی کو نہ بتایا جائے کہ میں باہر گیا ہوں۔ یہی بتایا جائے کہ میں اہم سائنسی کام میں مصروف ہوں۔ میرا خیال تھا کہ میں جا کر سوسن کو سمجھا کر ایک گھنٹے کے اندر واپس آ جاؤں گا۔ لیکن جیسے ہی میں سوسن کی رہائش گاہ پر پہنچ کر کار سے نیچے اترا۔ اچانک میرے سر پر دھماکہ سا ہوا اور میں بے ہوش ہو گیا پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں سیڈ فارم کے قریب درختوں کے ایک جھنڈ کے اندر پڑا ہوا تھا میں بڑا حیران ہوا کہ یہ سب کیا ہوا ہے۔ بہرحال میں وہاں سے اٹھا اور سیدھا سیڈ فارم میں آ گیا لیکن سیڈ فارم پر پولیس موجود تھی کیونکہ وہاں سے لاشیں ملی ہیں۔ سیڈ فارم پر کام کرنے والے لوگ بھی موجود تھے۔ وہ

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

مجھے جانتے تھے۔ اس لئے میں نے وہاں سے خصوصی ٹرانسمیٹر پر اپنے اسسٹنٹ جان فشر سے رابطہ کیا۔ اس نے سپیشل وے کھولا لیکن جیسے ہی میں اس راستے میں داخل ہوا وہاں موجود کمپیوٹرائزڈ چیکنگ نظام نے بتا دیا کہ میری پشت پر کھال کے اندر کوئی خطرناک چیز موجود ہے۔ میرا اسسٹنٹ جان فشر یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا چنانچہ مجھے کمپلیکس کے اندر جانے کی بجائے اس نے سکریننگ روم کا راستہ کھول دیا اور میں سکریننگ روم میں پہنچ گیا وہاں مزید چیکنگ کی گئی تو معلوم ہوا کہ میری پشت کی کھال کے اندر انتہائی خطرناک اور انتہائی خوفناک جیوش وائرلیس چارجر بم رکھا گیا ہے چنانچہ مشینری کے ذریعے اس بم کو وہیں میرے جسم کے اندر ہی آف کیا گیا اور پھر اسے باہر نکال لیا گیا۔ اس کے علاوہ میری گردن کی عقبی سمت ایک ٹیلی ویو بٹن بھی کھال کے اندر رکھا گیا تھا وہ بھی انتہائی جدید ترین تھا۔ اسے بھی آف کیا گیا۔ پھر مکمل چیکنگ کے بعد جب یہ بات کنفرم ہو گئی کہ اور کچھ نہیں ہے تو پھر میں کمپلیکس کے اندر گیا اور اب آپ سے بات کر رہا ہوں۔ اوور"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے کہا تو کرنل ڈیوڈ کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ تو ان لوگوں نے اپنی گیم کھیل بھی ڈالی۔ اگر وہ مشینری نہ ہوتی تو اب تک کمپلیکس تباہ ہو چکا ہوتا۔ ویری سیڈ۔ مجھے اس سلسلے میں صدر صاحب کو رپورٹ دینی ہو گی۔ اور ہاں۔ اب تو آپ کو پتہ چل گیا کہ یہ لوگ اس قدر خطرناک ہیں اور انہوں نے

یقیناً آپ کی سابقہ بیوی سوسن کو مجبور کر دیا ہو گا کہ وہ آپ کو کال کرے۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اب سمجھ میں آگیا کہ وہ کس قسم کی کمزوری تلاش کرنا چاہتے تھے۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"بہرحال جو واقعات تھے وہ میں نے آپ کو بتا دیئے ہیں۔ آپ پلیز ایک کام کریں کہ میری بیوی سوسن کے بارے میں معلومات کر کے مجھے بتائیں کہ اس کے ساتھ کیا ہوا۔ اوور"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے کہا۔

"کہاں رہتی ہے آپ کی سابقہ بیوی سوسن۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ سوسن کلب کی مالکہ ہے۔ اوور"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو مادام سوسن آپ کی سابقہ بیوی رہی ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں اسے جانتا ہوں۔ میں معلوم کرتا ہوں۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔ وہ واقعی سوسن کلب جاتا رہتا تھا اور اس کی کئی بار سوسن سے ملاقات بھی ہوئی تھی۔ لیکن یہ بات اسے معلوم نہ تھی کہ اسرائیل کی اس قدر امیر کبیر اور حسین عورت اس سائنس دان ڈاکٹر ہارنگ کی بیوی ہو گی۔ اس لئے وہ حیران ہوا تھا۔

"آپ پلیز مجھے بھی بتائیں گے۔ اوور"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے کہا۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"میں بتا دوں گا لیکن اب آپ کسی صورت بھی باہر نہیں جائیں گے۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اب تو میرے باہر جانے کا سوال ہی خارج ازامکان ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوور"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور کیپٹن رینڈل اندر داخل ہوا اس کے ایک ہاتھ میں جدید ساخت کا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں ایک پیکٹ تھا جو چاروں طرف سے سیلڈ تھا۔

"مل گئی وہ ٹیپ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چونک کر پوچھا۔

"یہ ٹیپ میجر براؤن نے اپنے آفس میں اپنی تحویل میں رکھی ہوئی تھی"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم یہ ٹیپ ریکارڈر میں لگاؤ۔ میں ایک فون کر لوں"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف آف جی پی فائیو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر۔ دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا

گیا تو کرنل ڈیوڈ کے چہرے پر مسرت بھرا فاتحانہ تاثر ابھر آیا۔

"سوسن کلب کی مالکہ مادام سوسن کا ذاتی نمبر بتاؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پہلے سے بھی زیادہ سخت لہجے میں کہا اور آپریٹر نے جلدی سے ایک نمبر بتا دیا۔ کرنل ڈیوڈ نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر تک گھنٹی بجتی رہی پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ ایک کرخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف آف جی پی فائیو کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ تم کون بول رہے ہو۔ مادام سوسن سے میری بات کراؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"میں سیکنڈ کمانڈر پولیس بول رہا ہوں جناب۔ مادام سوسن کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور نہ صرف مادام سوسن کو بلکہ ان کی رہائش گاہ میں موجود ان کے تمام ملازمین جن کی تعداد آٹھ ہے گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ ان کے گیٹ کے باہر پہرہ دینے والے دونوں دربانوں کی لاشیں بھی اندر پڑی ہوئی ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"یہ پولیس والے اب ٹکریں مارتے رہ جائیں گے۔ یہ بھلا کیسے سوسن کے قاتلوں کو پکڑ سکتے ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"کیا ہوا سر"---- کیپٹن رینڈل نے جو ٹیپ ریکارڈر میں مائیکرو ٹیپ لگائے اس انتظار میں بیٹھا ہوا تھا کہ کرنل ڈیوڈ بات ختم کرے تو وہ ٹیپ ریکارڈر آن کرے' کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ ڈاکٹر ہارنگ لیبارٹری سے باہر اپنی بیوی سوسن سے ملنے چلا گیا تھا اور یہ کام عمران نے بڑی کامیابی سے مکمل کر لیا۔ اس نے ڈاکٹر ہارنگ کی کھال میں خوفناک بم چھپا کر اسے واپس کمپلیکس بھیج دیا"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن رینڈل کا چہرے حیرت کی شدت سے بگڑتا چلا گیا۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کیا وہ کمپلیکس تباہ ہو گیا"---- کیپٹن رینڈل نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔

"نانسنس۔ ہمارے ہوتے ہوئے کیسے تباہ ہو سکتا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم لوگ احمق ہو تو کرنل ڈیوڈ بھی احمق ہے۔ اگر کرنل ڈیوڈ تمہاری طرح احمق ہوتا تو اب تک عمران پورے اسرائیل کی اینٹ سے اینٹ بجا چکا ہوتا"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ خود ہی تو----" کیپٹن رینڈل نے قدرے سہمے ہوئے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے یہ تو نہیں کہا کہ کمپلیکس تباہ ہو گیا ہے۔ بولو۔ میں نے کہا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"نن۔ نہیں سر۔ مگر وہ بم"---- کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"وہ تو میں نے ٹرانسمیٹر کال کر کے کہہ دیا کہ وہ چیکنگ کرے اور چیکنگ میں وہ بم ٹریس ہو گیا اور اسے آف کر دیا گیا"---- کرنل ڈیوڈ نے فوراً ہی ساری بات کو اپنے حق میں پلٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ سر۔ پھر تو واقعی آپ نے کمپلیکس کو بچا لیا ہے لیکن یہ سب ہوا کیسے"---- کیپٹن رینڈل نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا تو کرنل ڈیوڈ کا چہرہ مسرت کی شدت سے چمک اٹھا۔

"ہونا کیا تھا۔ اس عمران نے ماریا کو جا پکڑا ہو گا اور ماریا سے اسے معلوم ہو گیا ہو گا کہ سوسن ڈاکٹر ہارنگ کی کمزوری ہے۔ چنانچہ وہ سوسن کے پاس پہنچ گیا ہو گا وہاں انہوں نے سوسن کے سارے ملازموں کو ہلاک کر کے سوسن کو مجبور کیا ہو گا کہ وہ ڈاکٹر ہارنگ کو اپنے پاس بلائے اور وہ احمق ڈاکٹر ہارنگ باوجود تمام پابندیوں اور ہدایات کے ان حالت میں بھی سوسن کی کال پر اس کے پاس پہنچ گیا۔ وہاں عمران وغیرہ موجود تھے۔ انہوں نے اسے بے ہوش کیا اور اس کے جسم میں انتہائی خوفناک بم فٹ کیا اور اسے لے جا کر سیڈ فارم کے پاس چھوڑ دیا۔ جب اسے ہوش آیا تو ہو خاموشی سے کمپلیکس میں پہنچ گیا۔ میں نے کال کر کے اس سے پوچھ گچھ کی اور پھر میں نے اسے تفصیلی چیکنگ کے لئے کہا کیونکہ مجھے تو معلوم ہے کہ عمران وغیرہ کیا کرتے ہیں چنانچہ چیکنگ میں وہ بم ٹریس ہو گیا اور اسے آف کر دیا گیا"---- کرنل ڈیوڈ نے مکمل طور پر ساری بات کو اپنا کارنامہ بنا کر کیپٹن رینڈل کو بتا دیا۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"اوہ۔ آپ تو بے حد قابل مبارک باد ہیں سر۔ ویری گڈ سر"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے ایک بار پھر خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"چھوڑو ان باتوں کو۔ یہ تو میرے لئے معمولی باتیں ہیں۔ ہمیں اب اس عمران کو ٹریس کرنا ہے۔ چلاؤ ٹیپ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا تو کیپٹن رینڈل نے سر ہلاتے ہوئے بٹن آن کر دیا۔ کرنل ڈیوڈ ٹیپ سنتا رہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ واقعی ناقابل تردید ثبوت ہے۔ ٹھیک ہے ٹیپ مجھے دو اور جا کر اس سفیان شوبائی کو جہاں بھی ہو اٹھا کر لے آؤ۔ اب اسے زبان کھولنی پڑے گی۔ جاؤ ابھی اور اسی وقت"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا اور ٹیپ اٹھا کر اس نے کرنل ڈیوڈ کے حوالے کر دی اور ٹیپ ریکارڈر اٹھا کر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"جلدی لے آؤ اسے۔ جلدی۔ اب میں وزیر اعظم صاحب سے خود ہی نمٹ لوں گا۔ ہونہہ۔ وزیر اعظم کا دوست۔ میں دیکھ لوں گا"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے مڑے بغیر کہا اور کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے قصبہ اسوند کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ شام کا اندھیرا ہو چکا تھا اور سٹریٹ لائٹس جل چکی تھیں۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی عقبی سیٹ پر عمران تقریباً نیم دراز سا تھا۔ وہ عقبی سیٹ پر اکیلا ہی بیٹھا تھا۔ اس کے عقب میں ایک اور کار آ رہی تھا جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر اور سائیڈ سیٹ پر کیپٹن شکیل موجود تھا۔ دونوں کاریں خاصی تیز رفتاری سے اسوند کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔

"مجھے تمہاری طرف سے بے حد تشویش ہے عمران۔ تمہاری حالت ابھی ایسی نہیں ہے کہ تم اس مشن میں عملی طور پر حصہ لے سکو"۔۔۔۔ جولیا نے گردن موڑ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو آنکھیں بند کئے سیٹ پر نیم دراز تھا۔

"اور مجھے جو تشویش ہے اس کا تو تمہیں خیال ہی نہیں ہے"۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

عمران نے اسی طرح آنکھیں بند کئے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ فضول باتیں مت کرو"---- جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں فضول بات نہیں کر رہا۔ بڑی اہم بات ہے اور میرے مستقبل کا سوال ہے"---- عمران نے اس بار آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی بات۔ یہ وقت ہے ایسی فضول باتیں کرنے کا"۔ جولیا نے اور زیادہ جھلائے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران پھر وہی شادی والی بات کرے گا۔ صفدر کار چلانے کے ساتھ ساتھ خاموش بیٹھا ان کی باتیں سن کر مسکرا رہا تھا۔

"تو پھر اپنے چیف کو کہہ دیا کرو کہ وہ ذرا ہاتھ کھلا رکھا کرے"۔ عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ چیف کے ہاتھ کھلا رکھنے کا کیا مطلب"---- جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مشن میں زیادہ دن لگ جائیں تو وہ ناراض ہو جاتا ہے اور اس کی ناراضگی کا یہ اثر ہوتا ہے کہ وہ چیک دیتے ہوئے دو تین صفریں کم ڈال دیتا ہے اور میں لاکھ چیختا رہوں وہ سنتا ہی نہیں۔ اب تم بتاؤ کہ میری تشویش زیادہ اہم ہے یا تمہاری"---- عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تو تم اس تشویش کی بات کر رہے تھے"---- جولیا نے کہا۔

"تو اور کیا تشویش مجھے ہو سکتی ہے۔ چلو تم بتا دو"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ بات کا رخ موڑنا تو کوئی آپ سے سیکھے۔ ایسے ماہرانہ انداز میں آپ بات کو پلٹتے ہیں کہ جواب نہیں"---- صفدر نے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

"کیا مطلب"---- جولیا نے جان بوجھ کر کہا کیونکہ اب اتنا تو نہ تھا کہ بات اس کی سمجھ میں نہ آتی۔

"چھوڑیں مس جولیا۔ ہمیں مشن کی ہی بات کرنی چاہئے۔ اس بار ہماری قسمت نے ساتھ نہیں دیا۔ اگر وہ جیوش بم چیک نہ ہو جاتا تو اب تک ہم واپس پاکیشیا بھی پہنچ چکے ہوتے"---- صفدر نے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے میں تو یہ کہہ رہی تھی کہ عمران تیزی سے حرکت کرنے کے قابل نہیں ہے اور اب پروگرام کمپلیکس کے اندر جانے کا ہے۔ اس لئے مجھے تشویش ہو رہی ہے"---- جولیا نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ عمران صاحب کوئی بھی پلان بغیر سوچے سمجھے نہیں بنایا کرتے۔ اب اگر انہوں نے یہ پلان بنایا ہے تو اس بارے میں انہوں نے ضرور سوچا ہو گا۔ یہ اور بات ہے کہ وہ ہمیں اس بارے میں کچھ بتائیں یا نہیں"---- صفدر نے کہا۔

"پلان تو ہمارے سامنے بنا ہے کہ اس جیوش بم کے چیک ہو جانے کے باوجود سیڈ فارم سے جانے والے خفیہ راستے کا پتہ چل گیا ہے اور

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ اس راستے میں کس قسم کی چیکنگ مشینری نصب ہے۔ باقی رہا اس کا باہر سے کھولنا تو ظاہر ہے عمران نے اس بارے میں کوئی یقینی حل تلاش کر لیا ہے۔ تب ہی تو ہم وہاں جا رہے ہیں لیکن مجھے جو تشویش ہے وہ یہ ہے کہ اس راستے سے اندر جانے کے بعد ہمیں جس تیزی سے حرکت میں آنا پڑے گا ویسی حرکت موجودہ حالت میں عمران نہیں کر سکتا اور میں اس کی عادت جانتی ہوں۔ اس نے باز نہیں آنا نتیجہ یہ کہ اس کے زخم کھل جائیں گے اور پھر مسئلہ بن جائے گا۔ ہم بہرحال دشمنوں کے علاقے میں بھی ہیں اور دشمنوں میں گھرے ہوئے بھی ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو جولیا۔ اس بار یہ مشن تمہارا ہے۔ میں تو بس مہمان اداکار ہی رہوں گا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اسوند ریلوے اسٹیشن قریب آ رہا ہے۔ اب کیا کرنا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"گاڑی اسی جھنڈ میں لے چلو جہاں ہم پر فائرنگ کی گئی تھی"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن وہاں ریڈ ہاک کے اڈے والے پھر چیکنگ کریں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں صالح کے ذریعے ان سے بات ہو چکی ہے۔ اب وہ ہماری مدد کریں گے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر

ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد گاڑی اس جھنڈ کے قریب پہنچ کر رک گئی۔

"میرا خیال ہے کہ پہلے اندر جا کر حالات دیکھ لیں"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تم گاڑی اندر لے چلو۔ گھبراؤ نہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر نے کار آگے بڑھائی اور پھر جھنڈ میں داخل ہو گیا۔ ان کے پیچھے تنویر بھی دوسری کار لے کر اندر پہنچ گیا اور پھر وہ سب کاروں سے نیچے اتر آئے۔

"ڈگی میں موجود وہ بڑا بیگ نکال کر لے آؤ"۔۔۔۔ عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا کار کی ڈگی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ڈگی کھولی اور اس میں سے ایک بڑا سا بیگ نکال کر ڈگی کو دوبارہ بند کیا اور پھر بیگ لا کر اس نے عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"اسے کھولو۔ اس کے اندر ایک مشین ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر نے بیگ کھولا۔ اس کے اندر واقعی ایک بڑی سی چوکور ڈبے جیسی مشین موجود تھی۔ عمران نے مشین کے ایک سائیڈ پر لگے ہوئے کئی بٹن یکے بعد دیگرے دبائے تو مشین کے درمیان ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ عمران نے مزید بٹن دبانے شروع کر دیئے اور پھر ایک جھماکے سے سکرین پر ایک کمرے کا منظر ابھر آیا۔ اس کمرے میں بیجوں کی بھری ہوئی بوریاں پڑی ہوئی تھیں۔ یوں لگتا تھا کہ اندر کسی کے داخل ہونے کی بھی جگہ نہیں ہے لیکن وہ پہلے دیکھ چکے تھے کہ ڈاکٹر ہارنگ اسی کمرے میں داخل ہوا تھا اور اسی بوریوں سے

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

بھرے ہوئے کمرے کا ایک حصہ تیزی سے سائیڈ میں غائب ہو گیا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے یہ بوریاں مصنوعی ہوں۔ عمران نے جیب سے ایک چھوٹا سا چوکور ڈبہ نکالا اور اس کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا اور پھر اس ڈبے کو اس نے مشین کی سائیڈ سے لگا دیا۔ وہ ڈبہ اس طرح مشین کی سائیڈ سے چپک گیا جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹ جاتا ہے۔

"اب میری بات غور سے سن لو۔ تم لوگوں نے اس مشین کو لے جا کر اس بوریوں والے کمرے کے اندر اس طرح چھپا دینا ہے کہ کسی کی نظر اس پر نہ پڑ سکے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس سے کیا ہو گا"۔۔۔۔ جولیا چونک کر پوچھا۔

"وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"مس جولیا درست کہہ رہی ہیں۔ اس مشین کے وہاں رکھنے سے کیا ہو گا۔ کیا کمپلیکس تباہ ہو جائے گا یا وہ خفیہ راستہ کھل جائے گا"۔ تنویر نے کہا۔

"کچھ بھی نہیں ہو گا۔ صرف اتنا ہو گا کہ یہ مشین وہاں پہنچ جائے گی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ پلیز آپ کے ذہن میں جو پلان ہے وہ بتا دیں کیونکہ ہم خود اس طویل جدوجہد کا کوئی انجام سامنے نہ آتے دیکھ کر انتہائی بے چینی محسوس کر رہے ہیں"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ عمران صاحب اس مشین کے ذریعے اس کمپلیکس کے راستے میں موجود چیکنگ مشینری کو آف کرنا چاہتے ہیں تاکہ وہاں داخل ہونے کا سکوپ بن سکے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اگر یہ انتہائی جدید ترین چیکنگ مشینری اس چھوٹی سی مشین سے آف ہو سکتی تھی تو پھر رونا کس بات کا تھا۔ تم نے دیکھا کہ وہاں ایسی مشینری بھی موجود ہے جس نے انسانی کھال کے اندر موجود بم کو بھی چیک کر لیا ہے۔ ورنہ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کون کون جائے گا یہ مشین وہاں رکھنے"۔۔۔۔ صفدر نے بات کا رخ موڑتے ہوئے کہا۔

"تم سب جاؤ گے اور وہاں اس وقت یقیناً پہرے کا پہلے سے زیادہ انتظام کیا گیا ہو گا۔ اس لئے تم نے پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کرنے ہیں اور پھر اندر داخل ہونا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اس کے لئے سب کے جانے کی کیا ضرورت ہے۔ دو آدمی کافی ہیں"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"اس لئے کہہ رہا ہوں کہ تم سب کے جانے کے بعد میں ذرا اطمینان سے اس ٹھنڈی جگہ پر سو لوں گا ورنہ جو یہاں رہے گا وہ مجھے ڈسٹرب کرتا رہے گا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ سب چلتے ہیں۔ چلو تنویر تم یہ مشین اٹھاؤ اور صفدر

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

اور کیپٹن شکیل تم کار میں سے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنے والے مخصوص پسٹل اٹھاؤ اور دوسرا اسلحہ بھی۔ یہاں اس طرح باتوں میں وقت ضائع کرنے کا کیا فائدہ"۔۔۔۔ جولیا نے اچانک انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ مشین وہاں رکھ کر ہم واپس آجائیں"۔ صفدر نے کہا۔

"تو اور تم نے وہاں کیا کرنا ہے۔ وہ سیڈ فارم ہے۔ کوئی کلب تو نہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"اگر آپ کہیں تو میں آپ کو پشت پر اٹھا کر ساتھ لے چلوں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اب میری حالت ایسی بھی گئی گزری نہیں ہے۔ اس مشین کی وہاں موجودگی کے بعد میرا یہاں رہنا ضروری ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"آخر کچھ پتہ بھی تو چلے کہ تم کرنا کیا چاہتے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں پیر پٹختے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا۔ اچانک اس کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ عمران نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ٹرانسمیٹر باہر نکال کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"صالح کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ ٹرانسمیٹر سے صالح کی آواز سنائی

دی۔

"یس۔ عمران بول رہا ہوں۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس نے نام بھی اصل ہی لیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اسے یقین تھا کہ اس ٹرانسمیٹر کی کال کیچ نہیں کی جا سکتی۔

"عمران صاحب۔ آپ فوراً اپنے ساتھیوں سمیت ہمارے اسوند والے اڈے میں شفٹ ہو جائیں کیونکہ کرنل ڈیوڈ نے آپ کا وہاں جانے کا سراغ لگا لیا ہے اور اسے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ آپ نے کمپلیکس کی مشینری جام کرنے والی مشینری بھی حاصل کر لی ہے۔ وہ اب آندھی اور طوفان کی طرح سیڈ فارم کی طرف آرہا ہے۔ اوور"۔۔۔۔ صالح نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیسے معلوم ہوا اسے یہ سب کچھ۔ اوور"۔ عمران نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بعد میں بتاؤں گا۔ آپ فوراً شفٹ ہو جائیں۔ کاریں وہیں چھوڑ دیں۔ میں نے اڈے میں اپنے آدمی کو کہہ دیا ہے۔ وہ ابھی آپ کے پاس پہنچ جائے گا۔ اس کا نام زبیر ہے۔ آپ بے فکر ہو کر اس کے ساتھ چلے جائیں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"لو بھئی یہ دوسری پلاننگ بھی ختم ہو گئی۔ اس بار واقعی قسمت

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

ہمارا ساتھ نہیں دے رہی۔ جاؤ تم لوگ اور زبیر آئے تو اسے اندر لے آؤ۔ اور ہاں کاروں میں موجود تمام سامان بھی نکال لو"۔ عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں تیزی سے باہر کی طرف لپک پڑے۔ سب کے چہروں پر مایوسی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ کیپٹن شکیل اور جولیا نے کاروں میں موجود سامان نکالنا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک نوجوان کی رہنمائی میں ریڈ ہاک کے ایک انتہائی خفیہ اڈے میں پہنچ چکے تھے۔ نوجوان جس کا نام زبیر تھا انہیں وہاں چھوڑ کر واپس چلا گیا۔ یہ خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں فرش پر قالین بچھا ہوا تھا اور وہ سب اس قالین پر ہی بیٹھ گئے تھے۔

"تو اس مشین سے تم کمپلیکس کی اندرونی مشین جام کرنا چاہتے تھے"---- جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ ڈاکٹر ہارنگ نے جیوش بم اور ٹیلی ویو بٹن کو ٹریس کر کے آف کر دیا تھا۔ اس طرح میری پہلے والی پلاننگ ختم ہو گئی۔ لیکن بہرحال مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ اس راستے میں کس قسم کی چیکنگ مشینری نصب ہے اور اسے کس طرح جام کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے صالح سے کہہ کر یہ خصوصی مشین منگوائی تھی۔ یہ مشین اس سیڈ فارم والے کمرے میں رکھنے کے بعد جیسے ہی میں یہاں سے مخصوص بٹن آن کرتا تمام چیکنگ مشینری جام ہو جاتی۔ اس کے بعد اس راستے کو ڈائنامیٹ سے توڑ کر اندر داخل ہو جانا کوئی مسئلہ نہ تھا کیونکہ یہاں سیڈ فارم پر نہ ہی اب ڈومیری موجود ہے اور نہ ہی جی پی فائیو۔ اور ہم

اطمینان سے اپنا مشن مکمل کر کے نکل جاتے لیکن اب تمہارے سامنے صالح کی کال آ گئی کہ کرنل ڈیوڈ نے اس مشین کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں اور ظاہر ہے اس کے بعد اس نے آندھی اور طوفان کی طرح سیڈ فارم کی طرف بڑھنا تھا۔ اگر صالح ہمیں بروقت کال کر کے اس بارے میں نہ بتا دیتا تو اس بار لامحالہ ہم ان کے گھیرے میں آ جاتے"---- عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو سب کے چہرے لٹک گئے۔

"تو پھر اب"---- جولیا نے کہا۔

"اس مشن نے مجھے واقعی زندگی میں پہلی بار ناک آؤٹ پوزیشن میں لا کھڑا کیا ہے"---- عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ اس اڈے کا سراغ تو نہ لگا لے گا جبکہ ہماری کاریں اس جھنڈ میں موجود ہیں"---- اس بار صفدر نے کہا۔

"زبیر سمجھدار نوجوان لگ رہا ہے۔ پھر صالح نے خاص طور پر کہا تھا کہ کاریں وہیں چھوڑ دیں۔ اس کے ذہن میں کوئی پلان ہو گا"۔ عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد زبیر اس کمرے میں داخل ہوا۔

"عمران صاحب۔ میں نے دونوں کاروں کو جلا کر راکھ کر دیا ہے۔ اب ان کاروں کی مدد سے وہ ہمارے گروپ کا سراغ نہ لگا سکے گا"۔ زبیر نے ان کے قریب فرش پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"کس طرح جلایا ہے۔ کیا ان میں بم رکھا تھا"---- عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جی نہیں۔ ایسا میٹریل موجود ہے جو لوہے کو بغیر شعلہ پیدا کئے جلا کر راکھ کر دیتا ہے۔ دونوں کاریں جل کر راکھ بن چکی ہیں لیکن نہ ہی کوئی دھماکہ ہوا ہے اور نہ ہی کوئی شعلہ نکلا ہے"---- زبیر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب ہم کب تک یہاں بیٹھے رہیں گے۔ ہمیں باہر کے بارے میں بھی تو معلوم ہونا چاہئے"---- عمران نے کہا۔

"سیڈ فارم کے باہر جی پی فائیو کے لوگ پھیلتے جا رہے ہیں اور میں نے آٹھ گاڑیوں کو سیڈ فارم کے گرد گھیرا ڈالتے دیکھا ہے اور ابھی مسلسل گاڑیاں آ رہی ہیں"---- زبیر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اس قدر تعداد میں فورس لے آیا ہے کرنل ڈیوڈ"---- عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ یوں لگ رہا ہے جیسے وہ پوری جی پی فائیو کی فورس کو یہاں لے آیا ہے"---- زبیر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم کب سے یہاں ڈیوٹی دے رہے ہو"---- اچانک عمران نے زبیر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"گذشتہ چھ سالوں سے جناب۔ جب سے یہ اڈا قائم ہوا ہے میرا تعلق اسوند سے ہے۔ ریلوے اسٹیشن کے پاس میرا گاؤں ہے۔ میرے

آباؤاجداد اسی علاقے کے رہنے والے ہیں"---- زبیر نے پوری تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو یہ کمپلیکس بھی تمہارے سامنے بنا ہو گا"---- عمران نے چونک کر کہا۔

"جی ہاں۔ میرے والد صاحب یہاں بطور فورمین کام کرتے رہے ہیں۔ میں بھی ان کے ساتھ جاتا رہتا تھا"---- زبیر نے جواب دیا۔

"اس کمپلیکس میں تازہ ہوا کے لئے کیا انتظامات کئے گئے ہیں"---- عمران نے کہا تو زبیر چونک پڑا۔

"انتہائی زبردست انتظامات ہیں جناب۔ یہاں سے کچھ دور باقاعدہ ایک بستی بسائی گئی ہے اس میں سو ڈیڑھ سو گھر ہیں اور ان سب گھروں میں ویسے تو بظاہر فلسطینی رہتے ہیں لیکن یہ سب فلسطینی باقاعدہ حکومت کے ملازم ہیں۔ انہیں بڑی بڑی تنخواہیں ملتی ہیں۔ ہر گھر میں ایسے خفیہ آلات نصب ہیں کہ اگر کوئی اجنبی ان میں سے کسی گھر میں بھی داخل ہو تو حکومت کو اس کا علم ہو جاتا ہے اور وہاں ہونے والی تمام گفتگو باقاعدہ ٹیپ ہوتی ہے۔ ان میں سے دو گھر ایسے ہیں جن میں ملٹری انٹیلی جنس کے تربیت یافتہ افراد رہتے ہیں۔ ان دونوں گھروں کے نیچے بڑے بڑے تہہ خانے ہیں۔ ان تہہ خانوں میں کمپلیکس کے لئے تازہ ہوا کی رسد کے خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں۔ باقاعدہ بڑے بڑے پمپ لگے ہوئے ہیں جو بیرونی ہوا کھینچ کر اندر پہنچاتے رہتے ہیں"۔ زبیر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"کیا تم کبھی وہاں گئے ہو"---- عمران نے پوچھا۔

"صرف ایک بار گیا تھا۔ آج سے دو سال پہلے جب ان میں سے ایک پمپ خراب ہو گیا تھا اور میرے والد صاحب کو وہاں پمپ درست کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ میں ان کے ساتھ گیا تھا۔ اس کے بعد میرے والد صاحب ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے۔ ایک بھاری ٹرالی نے ان کی موٹر سائیکل کو سائیڈ ماری اور وہ وفات پا گئے اور اس کے بعد میرا وہاں جانا نہیں ہوا"---- زبیر نے جواب دیا۔

"اگر ہم کسی طرح ان دونوں گھروں پر قبضہ کر لیں تو کیا ہم اپنا مشن مکمل کر سکتے ہیں"---- عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ وہاں سے قریب ہی باقاعدہ ملٹری کی ایک کافی بڑی چوکی ہے اور اس بستی کی نگرانی اسی چوکی کے ذریعے کی جاتی ہے وہاں ایسی مشینری نصب ہے کہ کوئی اجنبی جیسے ہی اس بستی میں داخل ہوتا ہے اس کی چیکنگ شروع ہو جاتی ہے اور اگر انہیں شک پڑ جائے تو وہ پوری فورس کے ساتھ چھاپہ مار کر اس اجنبی کو پکڑ کر لے جاتے ہیں اور انہیں ہلاک کر دیتے ہیں"---- زبیر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس چوکی پر کتنے افراد ہوتے ہیں"---- عمران نے پوچھا۔

"قریباً دس کے قریب فوجی ہوتے ہیں۔ تفصیل کا تو مجھے علم نہیں ہے۔ صرف میرا اندازہ ہے"---- زبیر نے جواب دیا۔

"یہاں سے اس چوکی تک کا نقشہ بناؤ۔ اس طرح کہ ہم کسی کی نظروں میں آئے بغیر اس چوکی تک پہنچ سکیں"---- عمران نے کہا۔

"میں کاغذ لے آؤں پھر بنا دیتا ہوں"---- زبیر نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تو اب آپ اس طرف سے کمپلیکس پر حملہ کرنا چاہتے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"اور ہم نے یہاں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے تو نہیں رہنا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ وہاں جا کر کیا کرنا چاہتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ بے ہوش کر دینے والی گیس اندر پہنچا کر انہیں بے ہوش کر دیں گے لیکن مسئلہ تو پھر اصل راستے کا رہے گا"---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ جس انداز میں یہ کمپلیکس بنایا گیا ہے۔ اس لحاظ سے یہاں سے ہوا براہ راست اندر نہ جاتی ہو گی۔ لازماً اس کے نیچے خفیہ اور علیحدہ ہال بنایا گیا ہو گا۔ وہاں علیحدہ پمپ لگائے گئے ہوں گے جو ان پمپوں سے آنے والی ہوا کو دوسرے پمپوں کے ذریعے پورے کمپلیکس میں پھیلا دیتے ہوں گے۔ اگر ہم اس کمرے تک پہنچ جائیں تو ہم آسانی سے کمپلیکس کے اندر داخل ہو سکتے ہیں اور کسی کو اس کا علم بھی نہ ہو سکے گا۔ کرنل ڈیوڈ باہر پہرہ دیتا رہ جائے گا"---- عمران نے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ کمرہ بھی ہر طرف سے سیلڈ ہو"۔ صفدر نے کہا۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"نہیں۔ وہ سیلڈ نہیں ہو سکتا۔ اس میں ظاہری یا خفیہ طور پر لازماً کوئی نہ کوئی دروازہ ہو گا تاکہ پمپوں کی ساتھ ساتھ دیکھ بھال بھی کی جا سکے کیونکہ تازہ ہوا کی مسلسل سپلائی انسانوں کے ساتھ ساتھ سائنسی لیبارٹری کے لئے بھی ضروری بلکہ لازمی ہوتی ہے"۔ عمران نے کہا اور صفدر کے ساتھ ساتھ باقی سب ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے زبیر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا تہہ شدہ کاغذ تھا۔

"میں اس علاقے کا تفصیلی نقشہ ڈھونڈ لایا ہوں۔ اس لئے دیر ہو گئی۔ میں نے سوچا کہ نقشے پر آپ کو زیادہ آسانی سے سمجھ آ جائے گی"۔۔۔۔ زبیر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ زبیر نے نیچے بیٹھ کر تہہ شدہ کاغذ کھولا اور اسے ان کے سامنے فرش پر ہی بچھا دیا۔ یہ واقعی اس علاقے کا تفصیلی نقشہ تھا۔ اس کے بعد زبیر نے نقشے کے مطابق راستے کی نشاندہی کرنی شروع کر دی۔

"جو راستہ تم نے بتایا ہے اس راستے پر تو لامحالہ ہمیں سیڈ فارم کے قریب سے ہو کر گزرنا پڑے گا جبکہ بقول تمہارے باہر ہر طرف جی پی فائیو کے لوگ پھیلے ہوئے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن دوسرا راستہ تو بہت طویل ہے عمران صاحب"۔ زبیر نے کہا۔

"طویل یا مختصر راستے سے غرض نہیں۔ میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ ہم اس چوکی اور بستی تک پہنچ جائیں لیکن جی پی فائیو کو کسی طرح

بھی اس کا علم نہ ہو سکے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ یہاں سے اسوند ریلوے اسٹیشن کے پیچھے ہمارے گاؤں تک جائیں۔ یہ دیکھیں یہ ہے ہمارا گاؤں۔ جسے اسوند گاؤں بھی کہا جاتا ہے اسی گاؤں پر ہی ریلوے اسٹیشن کا نام اسوند ریلوے اسٹیشن ہے۔ اسوند سے آپ شمال کی طرف آگے بڑھتے رہیں اور پھر اس طرح لمبا چکر کاٹ کر آپ اس علاقے میں پہنچیں"۔۔۔۔ زبیر نے باقاعدہ نقشے پر نشان لگاتے ہوئے کہا۔

"تمہارے گاؤں سے ہمیں جیپیں وغیرہ مل سکتی ہیں کیونکہ اتنے لمبے راستے پر ہم پیدل تو سفر کرنے سے رہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"چیف صالح کو اگر کہا جائے تو انتظامات ہو سکتے ہیں"۔۔۔۔ زبیر نے کہا۔

"چیف صالح اب ہمارے لئے کہاں کہاں انتظامات کرتا پھرے گا پہلے ہی اس نے ہمارے لئے جو کچھ کیا ہے وہ بہت ہے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ایک طریقہ ہے کہ گاؤں کے پاس ایک پرائیویٹ ٹیکسیوں کا اڈا ہے جہاں سے ارد گرد کے علاقوں کے سفر کے لئے ٹیکسیاں مل سکتی ہیں۔ وہاں سے آپ ٹیکسیاں لے لیں اور آگے جہاں آپ مناسب سمجھیں انہیں چھوڑ دیں اور آگے پیدل چلے جائیں"۔۔۔۔ زبیر نے جواب دیا۔

"ہاں۔ یہ کام البتہ ہو سکتا ہے۔ کیا تم اس اڈے تک ہمارے

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

ساتھ چل سکتے ہو"---- عمران نے کہا۔

"کیوں نہیں جناب۔ آپ کی خدمت کر کے مجھے دلی خوشی ہو گی"---- زبیر نے انتہائی خوش دلی سے کہا۔

"تمہارے اس اڈے میں کسی قسم کا اسلحہ ہے"---- عمران نے کہا۔

"زیادہ تر تو عام سا اسلحہ ہے۔ لیکن ایک تہہ خانے میں خصوصی ساخت کا اسلحہ بھی موجود ہے"---- زبیر نے جواب دیا۔

"کیا تم مجھے وہ خصوصی ساخت کا اسلحہ دکھا سکتے ہو"---- عمران نے کہا۔

"بالکل جناب۔ آیئے"---- زبیر نے جواب دیا تو عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے صرف صفدر کو اپنے ساتھ لیا اور پھر وہ دونوں اس کے ساتھ چلتے ہوئے تیزی سے اس کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

کرنل ڈیوڈ تیز تیز قدم اٹھاتا بلیک روم کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا اسے اطلاع مل چکی تھی کہ سفیان شوبائی کو اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر کے بلیک روم میں پہنچا دیا گیا ہے کرنل ڈیوڈ جیسے ہی بلیک روم میں داخل ہوا وہاں موجود کیپٹن رینڈل نے اسے بڑے مودبانہ انداز میں سلام کیا۔ سامنے لوہے کی کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا ایک ادھیڑ عمر لیکن بارعب چہرے کا مالک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ اور وہ بے ہوش تھا۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی لباس تھا اور بائیں ہاتھ کی دو انگلیوں میں انتہائی قیمتی ہیروں کی انگوٹھیاں بھی موجود تھیں۔

"کوئی مسئلہ تو پیدا نہیں ہوا اس کے اغوا میں"---- کرنل ڈیوڈ نے سفیان شوبائی کی کرسی کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"نہیں جناب۔ یہ ایک پرائیویٹ رہائش گاہ پر موجود تھا۔ مجھے اطلاع مل گئی۔ میں نے وہاں پہلے بیہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کئے اور پھر اندر داخل ہو کر اسے اٹھا کر کار میں ڈالا اور یہاں لے آیا"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اسے ہوش میں لے آؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے وہاں موجود ایک اور آدمی سے کہا تو اس آدمی نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹی سی شیشی نکال کر وہ آگے بڑھا اور اس نے شیشی کا ڈھکن کھول کر اس کے دہانے کو سفیان شوبائی کی ناک سے لگایا اور پھر ایک دو لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے واپس جیب میں ڈالی اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد سفیان شوبائی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کا جسم اس طرح سمٹنے لگا جیسے وہ لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کر رہا ہو لیکن ظاہر ہے راڈز میں مکمل طور پر جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک آتے ہی حیرت کے آثار ابھر آئے تھے۔

"یہ۔ یہ میں کہاں ہوں۔ تم۔ تم کون ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ میرا خیال ہے کہ میں نے تمہیں پہچان لیا ہے۔ تم کرنل ڈیوڈ ہو۔ جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ"۔۔۔۔ سفیان شوبائی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں کرنل ڈیوڈ ہوں۔ جی پی فائیو کا چیف اور تم اس وقت

جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہو۔ اور ابھی میرے حکم سے تمہارے جسم کی پوری کھال اتاری جائے گی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو سفیان شوبائی بے اختیار چونک پڑا۔

"کھال اتاری جائے گی۔ کیوں۔ کیا مطلب۔ میں تو اسرائیل کا خاص وفادار ہوں۔ پرائم منسٹر صاحب اور صدر صاحب دونوں میرے کردار کو اچھی طرح جانتے ہیں"۔۔۔۔ سفیان شوبائی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تمہارے پرائم منسٹر صاحب سے خصوصی تعلقات ہیں لیکن مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم ان تعلقات کی آڑ میں اسرائیل کے خلاف کام کر رہے ہو۔ تمہارا تعلق اسرائیل کے خلاف کام کرنے والی فلسطینیوں کی خفیہ تنظیم ریڈ ایگل سے ہے اور تمہارا بھتیجا صالح اس تنظیم کے سب سے خطرناک گروپ ریڈ ہاک کا سربراہ ہے اور تم اس کے ساتھی ہو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ یہ سب غلط ہے۔ مجھ پر الزام ہے۔ حکومت کی تمام ایجنسیوں نے ہمیشہ میرے خلاف انکوائریاں کی ہیں لیکن انہیں کبھی میرے خلاف کوئی ثبوت نہیں ملا۔ میرا بھتیجا صالح انجینئر ہے اور ایکریمیا میں ملازم ہے۔ وہیں رہتا ہے میرا اور اس کا کسی خفیہ تنظیم سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ اگر تمہیں معلوم نہ ہو تو میں تمہیں بتا دوں کہ میں اور وہ اسرائیل کے لئے مخبری کرتے ہیں میرے شاکر

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

سرات اور ان کی تنظیم کے سب بڑوں کے ساتھ انتہائی گہرے تعلقات ہیں"---- سفیان شوبائی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس اس بات کا ثبوت موجود ہے کہ تمہارے بھتیجے صالح کا تعلق ریڈ ایگل سے ہے اس نے خود اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ میری جیب میں اس کے اعتراف جرم کا ٹیپ موجود ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"بکواس ہے یہ سب کچھ۔ محض دھوکہ بازی ہے۔ جب میں کہہ رہا ہوں کہ ایسا نہیں ہے تو تمہیں میری بات مان لینی چاہئے"---- اس بار سفیان شوبائی نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا بھتیجا صالح اسرائیل کے دشمن نمبر ایک عمران اور اس کے ساتھیوں کی مدد کر رہا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ میں تمہاری بات مان جاؤں اور یہ بھی تم جانتے ہو کہ میرا نام کرنل ڈیوڈ ہے اور یہاں اسرائیل میں جو کرنل ڈیوڈ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم میری بات پرائم منسٹر صاحب سے کرا دو۔ وہ میری صفائی دے دیں گے"---- سفیان شوبائی نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا تو بلیک روم کرنل ڈیوڈ کے قہقہے سے گونج اٹھا۔

"تمہاری تو چیخیں تک بھی پرائم منسٹر تک نہ پہنچ سکیں گی سفیان شوبائی۔ اور نہ انہیں کبھی معلوم ہو سکے گا کہ تم اچانک کہاں غائب ہو گئے ہو۔ تمہارے جسم کی ایک ایک بوٹی کاٹ کر علیحدہ کر دی جائے گی

اور تمہاری ہڈیاں توڑ کر تمہاری لاش کا قیمہ بنا کر گٹر میں بہا دیا جائے گا ہاں البتہ تم صرف ایک صورت میں اپنی زندگی بچا سکتے ہو کہ تم مجھے صالح کے بارے میں سب کچھ بتا دو۔ میرا وعدہ کہ تمہیں خاموشی سے یہاں سے نکال دیا جائے گا اور پرائم منسٹر تک بھی یہ بات نہیں پہنچائی جائے گی کہ تمہارے بھتیجے کا تعلق ریڈ ایگل سے ہے اور یہ بھی سن لو کہ کرنل ڈیوڈ جو کہتا ہے وہی کرتا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"تو تم مجھ پر تشدد کرو گے۔ مجھ پر۔ سفیان شوبائی پر"---- سفیان شوبائی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے کرنل ڈیوڈ کی اس بات پر سرے سے یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

"ہیری"---- کرنل ڈیوڈ نے یکلخت چیختے ہوئے ایک طرف کھڑے پہلوان نما آدمی سے مخاطب ہو کر کہا

"یس سر"---- اس آدمی نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"الماری سے خار دار کوڑا نکالو اور اس وقت تک اس کے جسم پر برساتے رہو جب تک اس کی زبان نہ کھلے یا اس کی روح اس کے جسم کا ساتھ نہ چھوڑ دے"---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"---- ہیری نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر سائیڈ کی دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"سفیان شوبائی۔ میرا نام کیپٹن رینڈل ہے اور میں کرنل صاحب کا ماتحت ہوں اور تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ کرنل صاحب جو کچھ کہتے ہیں اس پر پورا پورا عمل بھی کرتے ہیں۔ اس لئے تم اپنی جان بچا لو۔ ورنہ

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

واقعی تمہارے جسم کی کھال اتار دی جائے گی"---- کرنل ڈیوڈ کی ساتھ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے کیپٹن رینڈل نے سفیان شوبائی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم لوگ چاہتے کیا ہو۔ میں تو بتا رہا ہوں کہ میرے بھتیجے کا نام صالح ضرور ہے لیکن وہ ایکریمیا میں ہے یہاں تو وہ ہے ہی نہیں"۔ سفیان شوبائی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہیری۔ جلدی حکم کی تعمیل کرو"---- کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور ہیری جو ہاتھ میں خاردار کوڑا اٹھائے سفیان شوبائی کی طرف بڑھ رہا تھا ایک جھٹکے سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے کمرہ سفیان شوبائی کے حلق سے نکلنے والی دردناک چیخ سے گونج اٹھا۔

"خبردار۔ اگر تمہارا ہاتھ سست پڑا تو گولی مار دوں گا"---- کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور ہیری کا بازو واقعی کسی مشین کی طرح چل پڑا اور کمرہ تیز، بھیانک اور مسلسل چیخوں سے گونج اٹھا۔ سفیان شوبائی کے لباس کے چیتھڑے اڑ گئے تھے اور اس کے جسم کے خاردار کوڑے نے واقعی پرخچے اڑانے شروع کر دیئے اور پھر سفیان شوبائی کی گردن ڈھلک گئی تو ہیری نے اپنا ہاتھ روک لیا۔

"اسے پانی پلاؤ اور اس کے زخموں پر پانی ڈالو"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا تو ہیری کا ساتھی تیزی سے کرنل ڈیوڈ کے احکام کی تعمیل میں مصروف ہو گیا۔ چند لمحوں بعد سفیان شوبائی کے زخموں پر ٹھنڈا پانی پڑنا شروع ہو گیا اور پھر باقی پانی اس کے حلق میں انڈیل دیا گیا۔ اور سفیان

شوبائی کراہتا ہوا پھر ہوش میں آگیا۔ تکلیف کی شدت سے اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو رہا تھا۔

"ہیری اس کے زخموں میں سرخ مرچیں بھر دو"---- کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"اب بھی وقت ہے سفیان شوبائی۔ اس لئے اپنے آپ کو بچالو۔ میں گارنٹی دیتا ہوں کہ تمہارے زخموں کا علاج بھی کیا جائے گا اور جو کچھ تم بتاؤ گے وہ کسی اور کو نہیں بتایا جائے گا"---- کیپٹن رینڈل نے نرم لہجے میں کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ"---- یکلخت سفیان شوبائی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"بولو۔ بولتے جاؤ۔ میں اپنا وعدہ ضرور پورا کروں گا بشرطیکہ تم سب کچھ سچ سچ بتا دو"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ہاں ہاں۔ میرا تعلق ریڈ ایگل سے ہے۔ میرے بھتیجے کا تعلق ریڈ ہاک سے ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں۔ میں تسلیم کرتا ہوں۔ مجھے مت مارو۔ میں تسلیم کرتا ہوں"---- سفیان شوبائی نے چیختے ہوئے لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کا شعور ماؤف ہو گیا ہو اور اب وہ لاشعوری طور پر بولے چلا جا رہا ہو۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کہاں ہے۔ جلدی بتاؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ آج صبح صالح نے

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

مجھے فون کر کے جے ایکس ریز سپیشل مشینری مہیا کرنے کے لئے کہا تھا میرے پوچھنے پر اس نے بتایا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو اس کی فوری ضرورت ہے جس پر میں نے اسے یہ مشین سپلائی کر دی تھی کیونکہ زیر زمین ایسے لوگوں سے میرا لین دین ہے جو اس قسم کی انتہائی خطرناک اور پیچیدہ سائنسی مشینری فروخت کرتے ہیں یہ مشینری وہ بغیر کسی خصوصی ضمانت کے مہیا نہیں کرتے کیونکہ اس کی قیمت بہت زیادہ ہوتی ہے اور اس کا استعمال انتہائی خطرناک ہوتا ہے صالح کا آدمی یہ مشین حاصل کرنے آیا تو میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ حکومت کے کسی کمپلیکس کی مشینری جام کرنے کے لئے پاکیشیائی ایجنٹوں کو یہ مشین چاہئے اور وہ مشین لے کر چلا گیا بس مجھے اتنا ہی معلوم ہے اور مجھے کچھ معلوم نہیں ہے"۔۔۔۔ سفیان شوبائی نے کراہتے ہوئے رک رک کر کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ میں سمجھ گیا۔ اوہ۔ اوہ۔ اسے گولی مارو دو کیپٹن رینڈل اور میرے ساتھ آؤ میرے آفس میں۔ جلدی فوراً"۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ کر بھاگنے والے انداز میں بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اپنے دفتر میں پہنچ گیا دفتر پہنچتے ہی اس نے تیزی سے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے کریڈل پر زور سے ہاتھ مارنے شروع کر دیئے۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"پہلے سپیشل گروپ کے کیپٹن سے بات کراؤ اور پھر ریڈ گروپ کے کیپٹن سے بات کراؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز اور چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور کیپٹن رینڈل اندر داخل ہوا۔

"سر۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے سفیان شوبائی کو گولی مار دی گئی ہے"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"لعنت بھیجو اس پر۔ کمپلیکس اس وقت شدید خطرے میں ہے ہم نے اسے فوری طرف پر بچانا ہے تم ایسا کرو کہ اپنے گروپ کو لے کر فوراً سیڈ فارم پہنچو میں کیپٹن جان اور کیپٹن رومیل کے گروپس کو بھی وہیں بھجوا رہا ہوں یہ دونوں گروپس وہاں تمہاری ماتحتی میں کام کریں گے تم نے وہاں پہنچ کر پورے سیڈ فارم کو چاروں طرف سے گھیر لینا ہے۔ جو اندر موجود ہوں ان سب کو بغیر کسی چیکنگ کے گولیوں سے اڑا دو اور جو بھی مشکوک آدمی نظر آئے ان کا خاتمہ کر دو۔ اس کے بعد ارد گرد کا سارا علاقہ چھان مارو۔ درختوں کے تمام جھنڈ چھان مارو۔ عمران اور اس کے ساتھی یقیناً وہاں کہیں چھپے ہوئے ہوں گے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل ڈیوڈ نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"کیپٹن رومیل لائن پر ہیں جناب"۔۔۔۔ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"ہیلو کیپٹن رومیل"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اسی طرح چیخ کر بولتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"اپنے گروپ کو لے کر فوراً اسوند ریلوے اسٹیشن کے سامنے میدان میں واقع سیڈ فارم پر پہنچ جاؤ تم سب کو پوری طرح مسلح ہونا چاہئے مشین گنوں کے ساتھ ساتھ میزائل گنیں بھی لے لو پورا گروپ لے کر وہاں پہنچو کیپٹن رینڈل بھی اپنے گروپ کے ساتھ وہاں پہنچ رہا ہے۔ تم نے وہاں کیپٹن رینڈل کی ماتحتی میں کام کرنا ہے سمجھ گئے ہو۔ باقی باتیں کیپٹن رینڈل تمہیں بتا دے گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"تم ابھی یہاں کھڑے ہو نانسنس۔ میں سمجھا کہ تم اب تک سیڈ فارم پہنچ بھی چکے ہو گے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے سامنے کھڑے کیپٹن رینڈل کو دیکھ کر اس طرح چونکتے ہوئے کہا جیسے واقعی وہ اسے پہلی بار دیکھ رہا ہو۔

"سر۔ آخر اس اچانک ریڈ کی وجہ کیا ہے۔ کیا وہ مشین کوئی خاص مشین ہے جس کا ذکر سفیان شوبائی نے کیا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو تمہیں پتہ ہی [illegible] خوفناک انکشاف کیا ہے نانسنس۔ احمق آدمی۔ اس نے بتایا ہے کہ اس نے عمران کو کوئی ایسی مشین اس صالح کے ذریعے پہنچائی ہے جس سے کمپلیکس کے اندر موجود تمام مشینری کو جام کیا جا سکتا ہے۔ اب عمران اس مشین کی مدد سے مشینری کو جام کر دے گا اور ظاہر ہے وہ احمق ڈاکٹر ہارنگ اور اس کے ساتھی اس مشین کو ناکارہ کرنے کے لئے راستہ کھول کر کمپلیکس سے باہر آئیں گے اور عمران اور اس کی ساتھی ان پر بھوکے عقابوں کی طرح ٹوٹ پڑیں گے اس طرح کمپلیکس یقینی طور پر تباہ ہو جائے گا۔ اب بھی سمجھے ہو یا تمہیں گولی کی زبان میں سمجھاؤں نانسنس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ اب میں سمجھ گیا سر۔ اب میں آپ کی انتہائی ذہانت تک تو نہیں پہنچ سکتا سر"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"جاؤ اور جا کر اس عمران کو روکو۔ ہر صورت میں روکو۔ کسی کو نہ بخشو۔ سب کو گولیوں سے اڑا دو۔ زیرون ٹرانسمیٹر ساتھ لے جانا۔ میں وہاں پہنچ جاؤں گا۔ جاؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا تو کیپٹن رینڈل سلام کر کے تیزی سے مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل ڈیوڈ نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"کیپٹن جان سے بات کریں سر"---- دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو سر۔ میں کیپٹن جان بول رہا ہوں باس"---- چند لمحوں بعد ہی ایک انتہائی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں کیپٹن جان۔ اپنے پورے گروپ کو لے فوراً اسوند ریلوے اسٹیشن کے سامنے میدان میں واقع سیڈ فارم پر پہنچ جاؤ۔ فوراً روانہ ہو جاؤ۔ وہاں کیپٹن رینڈل اور اس کے گروپ کے ساتھ ساتھ کیپٹن رومیل اور اس کا گروپ بھی موجود ہو گا تم نے اور کیپٹن رومیل دونوں نے کیپٹن رینڈل کی ماتحتی میں کام کرنا ہے اسے سب کچھ معلوم ہے سمجھے۔ پورا اسلحہ لے کر جانا اور فوراً۔ ابھی اور اسی وقت"---- کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر رسیور کریڈل پر پٹخ دیا اور پھر وہ میز کی عقبی طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھ دیا اس کی عادت تھی کہ جہاں خطرہ ہوتا تھا وہاں وہ خود فوری طور پر نہ جاتا تھا۔ اس لئے اب بھی اس نے اپنے تینوں ماتحت گروپوں کو وہاں بھجوا دیا تھا لیکن وہ خود ہیڈکوارٹر میں موجود رہا تھا۔ وہ بار بار گھڑی دیکھتا رہا۔ جب اس کے خیال کے مطابق کیپٹن رینڈل اپنے گروپ سمیت وہاں پہنچ گیا ہو گا تو اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا لیا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ یو۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ کیپٹن رینڈل اٹنڈنگ یو۔ اوور"---- چند لمحوں بعد کیپٹن رینڈل کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے۔ پہنچ گئے ہیں سارے گروپس۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ کیپٹن جان کا گروپ ابھی چند لمحے پہلے پہنچا ہے جبکہ کیپٹن رومیل کا گروپ مجھ سے پہلے پہنچا ہوا تھا۔ اوور"---- کیپٹن رینڈل نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر کیا رپورٹ ہے۔ مارے گئے وہ عمران اور اس کے ساتھی یا نہیں۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی جوشیلے لہجے میں پوچھا۔

"سر یہاں یہ لوگ موجود نہیں ہیں۔ فارم میں صرف چھ چوکیدار موجود تھے سر۔ انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اب فارم کے اندر کیپٹن رومیل کے گروپ کو تعینات کر دیا گیا ہے جبکہ کیپٹن جان کے گروپ کو میں نے فارم سے باہر پہرے پر لگا دیا ہے اور خود میں اپنے گروپ کے ساتھ ارد گرد کے علاقے کو چیک کر رہا ہوں۔ اوور"---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور تیزی سے ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے میز کی دراز میں رکھا اور خود کرسی سے اٹھ کر تیز تیز قدم بڑھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

عمران اور اس کے ساتھی ریڈ ہاک کے خفیہ اڈے سے نکل کر درختوں کی اوٹ لیتے ہوئے اسوند گاؤں کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ زبیر ان کی رہنمائی کر رہا تھا۔ انہوں نے دیکھا تھا کہ سیڈ فارم اور اس کے ارد گرد کے علاقے میں باقاعدہ سرچ لائٹیں نصب کر دی گئی تھی جن کی تیز روشنی دور دور تک پھیلی ہوئی تھی اور وہاں بے شمار مسلح افراد بھی فارم کے گرد چلتے پھرتے نظر آ رہے تھے۔

"پوری فوج اٹھا کر لے آیا ہے کرنل ڈیوڈ"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ چونکہ عمران آہستہ آہستہ چل رہا تھا اس لئے سب ساتھی بھی اس کی وجہ سے آہستہ چل رہے تھے انہوں نے اپنے جسموں پر سیاہ رنگ کے لباس پہنے ہوئے تھے اس لئے وہ اندھیرے کا جز ہی بنے ہوئے تھے انہیں زبیر نے بتایا تھا کہ جی پی فائیو کے آدمی اس جھنڈ کا چکر لگا گئے

ہیں جہاں ان کی جلی ہوئی دونوں کاریں موجود تھیں لیکن چونکہ انہیں وہاں سے کچھ حاصل نہیں ہو سکا تھا اس لئے وہ سب واپس چلے گئے تھے اور ان کے جانے کے بعد ہی زبیر انہیں وہاں سے نکال کر اسوند گاؤں کی طرف لے جا رہا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے تک مسلسل چلنے کے بعد وہ گاؤں کے قریب پہنچ گئے گاؤں کی مدہم روشنیاں انہیں دور سے نظر آنے لگ گئی تھیں جبکہ اسوند ریلوے اسٹیشن کی روشنیاں اب اندھیرے کا جز بن چکی تھیں۔

"عمران صاحب۔ ان ٹیکسی ڈرائیوروں کو کیا بتانا ہو گا کہ آپ نے کہاں جانا ہے"---- زبیر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"انہیں تم نے یہی کہنا ہے کہ ہم نے افالا جانا ہے اور بس"۔ عمران نے کہا تو زبیر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب۔ اگر یہ ٹیکسی ڈرائیور جی پی فائیو کے ہاتھ لگ گئے تو پھر معاملہ بگڑ بھی سکتا ہے"---- صفدر نے کہا۔

"اس بات کی فکر نہ کریں۔ وہاں دو ٹیکسی ڈرائیور ایسے ہیں جو ہمارے گروپ کے ہیں ان کی جان بھی چلی جائے تب بھی وہ زبان نہ کھولیں گے۔ میں انہیں مخصوص اشارہ کر دوں گا۔ پھر آپ بے فکر ہو کر چلے جائیں۔ چاہے آپ اس چوکی کے قریب جا کر اتریں پھر بھی کوئی فرق نہیں پڑتا"---- زبیر نے کہا۔

"کیا وہ دونوں ٹیکسی ڈرائیور اس وقت اڈے پر ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"اول تو موجود ہوں گے اور اگر نہ بھی ہوتے تو میں انہیں ان کے گھروں سے بلا لاؤں گا"---- زبیر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر گاؤں کے باہر سے چکر کاٹ کر وہ آگے بڑھے تو زبیر نے انہیں وہیں روک دیا۔

"آپ کا اڈے پر جانا ٹھیک نہیں ہے۔ میں اکیلا وہاں جاتا ہوں اور ٹیکسیاں یہیں لے آتا ہوں"---- زبیر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر عمران اپنے ساتھیوں سمیت وہیں رک گیا جبکہ زبیر تیزی سے آگے بڑھ گیا اور تھوڑی دیر دور جانے کے بعد وہ اندھیرے میں گم ہو گیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں نے دور سے کار کی ہیڈ لائیٹس کو چمکتے اور اپنی طرف آتے دیکھا تو وہ سب درختوں کی اوٹ میں ہو گئے۔ چند لمحوں بعد دو سیاہ رنگ کی بڑی بڑی کاریں وہیں آکر رکیں اور پھر آگے والی کار سے زبیر نیچے اتر آیا۔

"عمران صاحب"---- زبیر نے کہا تو عمران درخت کی اوٹ سے باہر آگیا اور اس کے باہر آتے ہی باقی ساتھی بھی درختوں کی اوٹ سے باہر آگئے۔ اسی لمحے کاروں میں سے دو اور نوجوان بھی باہر آگئے۔

"عمران صاحب۔ یہ قاسم ہے اور اس کا نام رضوان ہے۔ ان دونوں کا تعلق ہمارے گروپ سے ہے۔ اس لئے اب آپ بے فکر ہو کر ان کے ساتھ چلے جائیں۔ ویسے میں نے آپ کے حکم کے مطابق افالا تک جانے کا کہہ دیا ہے۔ لیکن آپ اگر چاہیں تو آگے بھی جا سکتے ہیں۔ کرایہ میں نے انہیں ادا کر دیا ہے"---- زبیر نے عمران سے

مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں کاروں میں بیٹھ گئے۔ انہوں نے اپنی پشت پر لدے ہوئے تھیلے کاروں کی ڈگیوں میں رکھ دیئے۔ آگے والی کار جس کے ڈرائیور کا نام قاسم تھا' میں فرنٹ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹ پر عمران اور صفدر بیٹھ گئے تھے اور پھر وہ دنوں کاریں مڑیں اور تیزی سے آگے بڑھنے لگیں۔

"آپ نے اصل میں کہاں جانا ہے جناب"---- قاسم نے گردن موڑے بغیر عقبی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جنت گم گشتہ کو تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ اگر تمہیں علم ہو تو پھر وہیں لے چلو"---- عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"جنت گم گشتہ۔ یہ کیسا نام ہے۔ اس نام کی تو کوئی بستی یا گاؤں نہیں ہے"---- قاسم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تمہیں جو کہا گیا ہے ویسا کرو۔ سمجھے"---- جولیا نے قاسم سے مخاطب ہو کر کہا تو قاسم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کاریں تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ عمران جانتا تھا کہ ان کا سفر کافی طویل ہے اور انہیں افالا نامی علاقے تک پہنچنے میں کم از کم ایک گھنٹہ لگ جائے گا جبکہ وہ چوکی جہاں دراصل انہوں نے جانا ہے وہ وہاں سے پیدل ایک گھنٹے کے سفر پر ہے۔ اس طرح انہیں وہاں تک پہنچنے میں دو

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

ڈھائی گھنٹے کے قریب لگ جائیں گے اور اس وقت رات کے تقریباً آٹھ بجے تھے اور عمران کے خیال کے مطابق تقریباً دس بجے کے قریب وہاں پہنچ سکیں گے۔ دونوں کاریں تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں اور وہ سب خاموشی سے سفر کر رہے تھے اور پھر افالا گاؤں کے قریب پہنچ کر عمران اپنے ساتھیوں سمیت کاروں سے اتر گیا اور اس نے کاروں کو واپس بھجوا دیا۔ اس کے بعد انہوں نے پیدل ہی اس چوکی کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ عمران چونکہ زبیر سے راستوں کے متعلق مکمل معلومات حاصل کر چکا تھا اس لئے رات گہری ہونے کے باوجود وہ مسلسل آگے بڑھتے رہے۔ عمران نے دانستہ یہ کوشش کی تھی کہ وہ آبادیوں کے قریب سے نہ گزریں کیونکہ وہاں موجود پہرے دار یا کتے وغیرہ ان کے پیچھے نہ پڑ جائیں۔ یہی وجہ تھی کہ وہ سنسان راستوں سے گزر کر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے جس بستی میں ہوا کی نکاسی کے انتظامات تھے اسے نقشے میں دوب لکھا گیا تھا اور یہ چوکی دوب سے مغرب کی طرف تقریباً ایک کلو میٹر کے فاصلے پر بنائی گئی تھی۔ زبیر کے مطابق یہ چوکی ایک چھوٹی سی عمارت کے اندر قائم کی گئی تھی اور عمارت کے نیچے ایک تہہ خانہ تھا جس میں ایسی مشینری نصب تھی جن کی مدد سے وہ بستی کی مسلسل نگرانی کرتے رہتے تھے۔ بستی کے مستقل رہائشی افراد کے تمام کوائف ان مشینوں میں موجود تھے اس لئے ان افراد کی چیکنگ نہ ہوتی تھی البتہ اگر کوئی اجنبی بستی میں داخل ہو تو وہاں باقاعدہ چیکنگ کی جاتی تھی۔ اس لئے عمران نے

سب سے پہلے اس چوکی پر قبضہ کرنے کا پلان بنایا تھا مسلسل چلتے چلتے آخر کار انہیں دور سے ایک اونچے ٹاور پر جلتی ہوئی مدھم سی سرخ روشنی نظر آنے لگ گئی اور یہ اس چوکی کی خاص نشانی تھی کیونکہ اس ٹاور کی مدد سے ہی وہ خصوصی مشینری کام کرتی تھی۔

"میں اور جولیا یہاں رکیں گے جبکہ باقی سب افراد چوکی میں داخل ہوں گے اور وہاں کے انچارج کو بے ہوش کر دیا جائے گا جبکہ باقی افراد کو خاموشی سے ختم کرنا ہو گا۔ اس کے لئے تمہیں سائیلنسر لگا اسلحہ استعمال کرنا ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے ایک سائیڈ پر رکتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اسلحہ وغیرہ لے لو اور پوری احتیاط سے تم نے یہ آپریشن مکمل کرنا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں کچھ لوگ اس وقت بھی پہرہ دے رہے ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"صفدر۔ تم ان سب کو لیڈ کرو گے اور تنویر تم نے خیال رکھنا ہے کہ اس موقع پر کسی قسم کی جذباتیت کا مظاہرہ نہ کرو۔ کیونکہ ہم جس قدر خاموشی سے اس چوکی پر قبضہ کریں گے اتنا ہی ہمارے حق میں فائدہ مند ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں پاگل نہیں ہوں۔ سچویشن کو سمجھتا ہوں"۔۔۔۔ تنویر نے جواب دیا۔

"اگر تم پاگل ہوتے تو اب تک قبر میں پہنچ چکے ہوتے۔ اس لئے مجھے معلوم ہے کہ تم انتہائی سمجھدار ہو لیکن پھر بھی محتاط رہنا"۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ جو عمران کے فقرے کے ساتھ غصے سے بگڑنے لگا تھا کہ شاید عمران اس پر طنز کر رہا ہے اس کے فقرے کے آخری حصے کو سن کر بے اختیار کھل اٹھا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میری طرف سے کوئی کوتاہی نہ ہوگی"---- تنویر نے جواب دیا۔

"میں بھی ان کے ساتھ جاؤں گی۔ تم تنویر کو اپنے ساتھ رکھ لو"۔ جولیا نے کہا۔

"اگر تم جانا چاہتی ہو تو پھر کیپٹن شکیل میرے پاس ٹھہرے گا اور پھر لیڈر بھی تم ہی ہو گی"---- عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ اس بار بہت زیادہ نقاہت محسوس کر رہے ہیں حالانکہ زخمی تو آپ پہلے بھی ہوتے رہے ہیں لیکن اس طرح کی حالت پہلے آپ کی کبھی نہیں ہوئی"---- ساتھیوں کے جانے کے بعد کیپٹن شکیل نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ میری اس سلسلے میں ڈاکٹر سے بھی بات ہوئی تھی کیونکہ میں بے پناہ نقاہت محسوس کر رہا تھا مگر ڈاکٹر نے تو مجھے یہ کہہ کر ٹال دیا تھا کہ خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے میں نقاہت محسوس کر رہا ہوں لیکن صالح سے بات کرنے پر معلوم ہوا تھا کہ یہ لوگ جی پی فائیو اور دوسرے سرکاری محکموں کے خلاف آپریشن کے دوران خصوصی گولیاں ایم جی ایکس استعمال کرتے ہیں ان گولیوں میں

بارود کا تناسب کچھ زیادہ ہوتا ہے اس لئے اس کا زہر زیادہ تیزی سے اور زیادہ خطرناک انداز میں اثر کرتا ہے۔ میرے جسم کے اندر دو گولیاں لگی ہوئی تھیں پھر ان گولیوں کو نکالنے میں کافی وقت لگا تھا اس لئے ان کا زہر اثر انداز ہو رہا ہے جبکہ صفدر کی ٹانگ میں موجود گولی تم نے ابتدائی طبی امداد کے دوران ہی نکال دی تھی اس لئے اس کا زخم بھی جلدی مندمل ہو گیا اور اس کے خون میں زہر بھی شامل نہیں ہوا"۔ عمران نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ تو ایسے معاملات میں ڈاکٹروں سے بھی زیادہ معلومات رکھتے ہیں اس کے لئے آپ خصوصی ادویات منگوا کر استعمال کر لیتے"---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ادویات استعمال کرنے کا تو نتیجہ ہے کہ میں اب چلنے پھرنے لگ گیا ہوں ورنہ تو شاید ابھی میں بستر پر ہی پڑا ہوتا البتہ اگر وہ خصوصی دوا جو میں نے صالح کو کہہ کر منگوائی تھی بروقت مل جاتی تو پھر معاملہ زیادہ درست ہو جاتا"---- عمران نے جواب دیا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد انہیں دور سے ایک سایہ سا اپنی طرف بڑھتا محسوس ہوا تو وہ دونوں یکلخت چوکنا ہو گئے۔

"عمران صاحب"۔ اچانک دور سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"آ جاؤ"۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا اور چند لمحوں بعد صفدر وہاں پہنچ گیا۔

"چوکی پر قبضہ ہو گیا عمران صاحب۔ وہاں بارہ مسلح افراد تھے اور وہ

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

سب شراب کے نشے میں مدہوش ہوئے پڑے تھے۔ وہاں خالی بوتلوں کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے شاید وہاں کوئی جشن منایا گیا تھا۔ انہیں بے ہوش کر دیا گیا ہے کیونکہ یہ معلوم نہ ہو رہا تھا کہ ان میں لیڈر کون ہے البتہ نیچے تہہ خانے میں واقعی انتہائی جدید ترین مشینری نصب ہے اور باقاعدہ کام کر رہی ہے"---- صفدر نے قریب آ کر تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ چلو میں بھی دیکھوں کہ وہ کس قسم کی مشینری ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ تینوں چوکی کی طرف روانہ ہو گئے۔

کرنل ڈیوڈ کی کار سیڈ فارم کے گیٹ کے سامنے جا کر رکی تو کرنل ڈیوڈ دروازہ کھول کر تیزی سے باہر آ گیا۔ اسی لمحے ارد گرد موجود اس کے ماتحتوں کی ایڑیاں بج اٹھیں اور کرنل ڈیوڈ کا چوڑا سینہ یہ آوازیں سنتے ہی کچھ اور چوڑا ہو گیا۔ ایک کیپٹن نے جلدی سے آگے بڑھ کر باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"کیا پوزیشن ہے کیپٹن رومیل"---- کرنل ڈیوڈ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اس کیپٹن سے پوچھا۔

"سر۔ سیڈ فارم کے اندر میرا گروپ تعینات ہے اور باہر کیپٹن جان کا۔ جبکہ کیپٹن رینڈل ارد گرد کے علاقے کو چیک کرنے گئے ہوئے ہیں۔ ان کا گروپ بھی ان کے ساتھ ہے"---- کیپٹن رومیل نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کیپٹن جان کہاں ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"وہ بھی کیپٹن رینڈل کے ساتھ گئے ہوئے ہیں کیونکہ وہ یہاں کے اردگرد کے تمام دیہاتوں کے بارے میں جانتے ہیں"---- کیپٹن رومیل نے اسی طرح مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"سیڈ فارم کی مکمل تلاشی لے لی ہے کہیں کوئی مشینری وغیرہ تو نہیں رکھی گئی"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"میں نے سپر گائیکر سے خود مکمل چیکنگ کی ہے جناب۔ کوئی مشین نہیں ہے"---- کیپٹن رومیل نے جواب دیا۔

"تو پھر یہ لوگ کہاں گئے۔ انہیں تو یہ مشین یہاں رکھنی چاہئے تھی"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا لیکن کیپٹن رومیل نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموش رہا۔ تھوڑی دیر بعد ایک طرف سے چار جیپیں آتی دکھائی دیں تو کرنل ڈیوڈ چونک کر ادھر دیکھنے لگا۔

"یہ کیپٹن رینڈل صاحب اور ان کا گروپ ہے سر"---- کیپٹن رومیل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جیپیں قریب آکر رکیں اور پھر سب سے آگے والی جیپ میں سے کیپٹن رینڈل کے ساتھ ہی ایک اور کیپٹن نیچے اترا۔ یہ کیپٹن جان تھا ان دونوں نے قریب آکر باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"کہاں ہیں عمران اور اس کے ساتھی"---- کرنل ڈیوڈ نے اس طرح کیپٹن رینڈل سے پوچھا جیسے اس نے انہیں کہیں چھپا رکھا ہو۔

"سر۔ وہ درختوں کے قریب جھنڈ میں رہے ہیں جہاں پہلے وہ زخمی ہوئے تھے۔ وہاں دو کاروں کی راکھ بھی موجود ہے لیکن وہ سب غائب

ہو چکے ہیں"---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"راکھ موجود ہے کاروں کی۔ راکھ کا کیا مطلب۔ کیا کاریں کاغذ کی بنی ہوئی تھیں"---- کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر۔ وہ اس طرح راکھ کا ڈھیر بن گئی ہیں جیسے واقعی وہ کاغذ کی بنی ہوئی ہوں"---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر یقیناً انہیں کسی طرح یہ اطلاع مل گئی ہو گی کہ ہم لوگ یہاں چھاپہ مار رہے ہیں۔ وہ کہیں چھپ گئے ہوں گے پہلے بھی زخمی ہونے پر انہیں یہاں قریب ہی ریڈ ایگل کے کسی اڈے میں لے جایا گیا تھا۔ اب بھی یقیناً وہ وہیں چھپے ہوئے ہوں گے۔ تم نے تلاش کیا ہے وہاں"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ لیکن اس اڈے کا پتہ نہیں چل رہا البتہ میں نے جب اردگرد کے علاقے کا گشت کیا تو ایک آدمی نے بتایا ہے کہ اسوند گاؤں کے باہر ٹیکسی اڈے سے ایک آدمی جس کا نام زبیر بتایا گیا ہے اور جو اس گاؤں کا رہنے والا ہے۔ دو خالی ٹیکسیاں لے کر گیا۔ دونوں ٹیکسیاں اس طرف کو گئی ہیں جدھر وہ جھنڈ ہے لیکن میں نے اردگرد کا سارا علاقہ چیک کیا ہے وہ ٹیکسیاں کہیں نہیں ملیں"---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ دونوں ٹیکسیاں تمہارے استقبال کے لئے وہیں کھڑی رہتیں نانسنس۔ احمق آدمی۔ اس وقت رات گئے ایک آدمی کا دو خالی ٹیکسیاں لے کر جانے کا کیا مطلب ہے یہی کہ ان

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

ٹیکسیوں کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے ہائر کیا گیا ہے۔ کہاں ہے وہ آدمی جس نے تمہیں یہ سب کچھ بتایا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ وہیں ٹیکسی اڈے پر رہتا ہے جناب۔ ٹیکسیوں وغیرہ کی صفائی کرتا ہے"---- کیپٹن رینڈل نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چلو میرے ساتھ"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھ گیا کار کے قریب پہنچ کر وہ رک گیا۔

"کیپٹن رومیل اور کیپٹن جان۔ تم دونوں یہیں رہو گے اور ہر طرح سے محتاط اور چوکنے رہو گے۔ ہو سکتا ہے پاکیشیائی ایجنٹ اچانک حملہ کر دیں اور کیپٹن رینڈل تم اپنے چار مسلح ساتھیوں کو ساتھ لے لو"---- کرنل ڈیوڈ نے کار کے قریب رک کر احکامات دیتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے کار کا عقبی دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا جبکہ کیپٹن رینڈل نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دیں اور پھر وہ فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر ڈرائیور کی سائیڈ پر بیٹھ گیا۔

"اسوند گاؤں کی طرف کار لے چلو"---- کیپٹن رینڈل نے ڈرائیور سے کہا اور ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار آگے کر کے ٹرن لیا اور پھر تیزی سے کار کو ریلوے اسٹیشن کی طرف لے جانے لگا۔ ان کے پیچھے ایک جیپ بھی چل پڑی جس میں چار مسلح افراد موجود تھے۔

"اس گاؤں کے آدمی کا ٹیکسیاں لے جانا پیچیدہ سی بات ہے۔ رات

کو اس وقت اس عمران نے گاؤں کے اس آدمی کو کیسے ہائر کر لیا ہو گا"۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"سر۔ یہ مقامی لوگ بیحد لالچی ہوتے ہیں۔ یقیناً انہوں نے اسے رقم دی ہو گی"---- کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ریلوے اسٹیشن کراس کر کے وہ اسوند گاؤں کی طرف بڑھتے چلے گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں گاؤں کی مدھم روشنیاں دور سے نظر آنے لگ گئیں۔

"کیا یہ اڈا گاؤں کے اندر ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"نہیں سر۔ گاؤں کے باہر ہے"---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیا اور پھر اس نے ڈرائیور کو اڈے کے بارے میں گائیڈ کرنا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک چھوٹے سے دیہاتی سٹائل کے اڈے میں پہنچ گئے جہاں آٹھ کے قریب ٹیکسیاں اور چار چھوٹی ویگنیں موجود تھیں۔ ایک طرف چائے خانہ بنا ہوا تھا اور وہاں دس بارہ افراد بیٹھے تھے۔ جی پی فائیو کی کار دیکھ کر وہ سب یکلخت اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان سب کے چہروں پر یکلخت پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ کرنل ڈیوڈ نیچے اترا اور اس نے بڑے فاخرانہ انداز میں ادھر ادھر دیکھا جبکہ کیپٹن رینڈل نیچے اتر کر تیزی سے چائے خانے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر مقامی آدمی تھا جو لباس کے لحاظ سے غریب آدمی لگتا تھا اس نے قریب آ کر انتہائی مودبانہ انداز میں کرنل ڈیوڈ کو سلام کیا اور ساتھ ہی ہاتھ جوڑ دیئے۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"جج۔ جج۔ جناب۔ میں غریب آدمی ہوں جناب"---- اس آدمی نے انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"کیا نام ہے تمہارا"---- کرنل ڈیوڈ نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جناب میرا نام ریاض ہے جناب۔ میں یہاں ٹیکسیوں کی صفائی کرتا ہوں جناب"---- اس آدمی نے اسی طرح عاجزانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون لے گیا دو ٹیکسیاں"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"جناب۔ زبیر لے گیا ہے۔ وہ یہاں آیا تھا جناب۔ اس نے دو ٹیکسیاں لیں اور چلا گیا"---- ریاض نے جواب دیا۔

"کہاں رہتا ہے یہ زبیر"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"جناب۔ وہ اسی گاؤں کا رہنے والا ہے جناب"---- ریاض نے جواب دیا۔

"کیپٹن رینڈل۔ اس کے ساتھ جاؤ اس زبیر کو لے آؤ۔ وہ یہیں ہو گا"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ تو جناب۔ ٹیکسیوں کے ساتھ چلا گیا ہے"---- ریاض نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جاؤ کیپٹن اور سنو اگر زبیر نہ ہو تو اس کے گھر میں جو بھی مرد ہو اسے پکڑ کر لے آنا۔ جاؤ اور جلدی آؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے

میں کہا۔

"یس سر"---- کیپٹن رینڈل نے کہا اور اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ریاض کو ساتھ لے لیا تھا جبکہ کرنل ڈیوڈ واپس کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد کیپٹن رینڈل کی جیپ واپس آگئی۔ جیپ رکتے ہی کرنل ڈیوڈ اپنی کار سے باہر آگیا۔ جیپ میں سے کیپٹن رینڈل اور ریاض کے ساتھ ساتھ ایک مقامی نوجوان اترا۔ اس نوجوان کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"جناب۔ زبیر تو گھر میں نہیں ہے۔ یہ زبیر کا بھائی ہے اس کا نام ہاشم ہے"---- کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"کہاں ہے زبیر"---- کرنل ڈیوڈ نے اس نوجوان کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ وہ تو دارالحکومت میں رہتا ہے جناب۔ ہفتے پندرہ دن بعد اور کبھی کبھار ایک دو ماہ بعد آتا ہے"---- نوجوان نے جواب دیا۔

"یہ ریاض کہہ رہا ہے کہ وہ یہاں سے ٹیکسیاں لے کر گیا ہے۔ اور تم کہہ رہے ہو کہ وہ دارالحکومت میں رہتا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں خود اس کی بات سن کر حیران ہوا ہوں جناب۔ انہیں تو گاؤں آئے ہوئے پندرہ دن گزر چکے ہیں جناب۔ وہ اگر یہاں آتے تو لازماً گھر آتے جناب"---- ہاشم نے جواب دیا۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"کیپٹن رینڈل"---- کرنل ڈیوڈ نے کیپٹن رینڈل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"---- کیپٹن رینڈل نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان دونوں کو لے کر سیڈ فارم پہنچو۔ وہاں چل کر ان سے مزید باتیں ہوں گی"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ ڈرائیور نے اس کے بیٹھتے ہی کار آگے بڑھا دی اور پھر تھوڑی دیر بعد کار ایک بار پھر سیڈ فارم کے سامنے پہنچ گئی۔

"اندر لے چلو"---- کرنل ڈیوڈ نے ڈرائیور سے کہا اور ڈرائیور کار کو سیڈ فارم کے اندر لے گیا۔ اس کے پیچھے ہی وہ جیپ بھی اندر آ گئی جس میں کیپٹن رینڈل موجود تھا۔ کار آفس کے سامنے جیسے ہی رکی کرنل ڈیوڈ نیچے اترا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آفس کی طرف بڑھ گیا۔ آفس میں روشنی ہو رہی تھی اور آفس سے باہر کیپٹن رومیل کھڑا ہو تھا۔ اس نے بڑے مودبانہ انداز میں پاس سے گزرتے ہوئے کرنل ڈیوڈ کو سلام کیا اور کرنل ڈیوڈ سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ ابھی کرنل ڈیوڈ بڑی سی دفتری میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ کیپٹن رینڈل ریاض اور ہاشم سمیت اندر داخل ہوا۔

"سنو۔ تم دونوں میں سے ایک جھوٹ بول رہا ہے اس لئے جو سچ ہے وہ بتا دو ورنہ یہاں تمہاری چیخیں سننے والا بھی کوئی نہ ہو گا"۔ کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"---- ریاض نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں بھی سچ ہی کہہ رہا ہوں جناب۔ آپ بیشک سارے گاؤں سے پوچھ لیں جناب"---- ہاشم نے جواب دیا۔

"ریاض کو جھوٹ بولنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے جبکہ تم جھوٹ بول کر اپنے بھائی کو چھپا رہے ہو تمہارا بھائی پاکیشیائی دشمنوں کا ایجنٹ ہے۔ بولو۔ کہاں ہے وہ جلدی بولو"---- کرنل ڈیوڈ نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے زور سے میز پر مکہ مارا۔

"مجھے نہیں معلوم جناب۔ زبیر پچھلے پندرہ روز سے گھر نہیں آیا"۔ ہاشم نے جواب دیا۔

"کیا کام کرتا ہے وہ۔ کہاں رہتا ہے دارالحکومت میں۔ پتہ بتاؤ۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں"---- کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس نے کبھی نہیں بتایا جناب۔ صرف مجھے اتنا معلوم ہے کہ وہ دارالحکومت میں کام کرتا ہے اور بس"---- ہاشم نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا غصے کی شدت سے اس کا پورا جسم کانپنے لگ گیا تھا اور آنکھوں میں سے شعلے نکلنے لگے تھے۔

"لے جاؤ اسے ساتھ والے کمرے میں۔ اور اس کی ہڈیاں توڑ ڈالو۔ اس سے سچ اگلواؤ۔ لے جاؤ اسے"---- کرنل ڈیوڈ نے چیختے

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

ہوئے کہا تو کیپٹن رینڈل نے ہاشم کا بازو پکڑا اور گھسیٹتا ہوا دفتر سے باہر لے گیا جبکہ ہاشم مسلسل چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

"اسے ابھی باہر بٹھاؤ۔ اس کی باری بعد میں آئے گی"۔ کرنل ڈیوڈ نے آفس میں موجود کیپٹن رومیل سے مخاطب ہو کر کہا اور ساتھ ہی ایک طرف کھڑے ہوئے ریاض کی طرف اشارہ کر دیا کیپٹن رومیل نے ریاض کا بازو پکڑا اور اسے باہر لے گیا۔ کرنل ڈیوڈ نے بے چینی کے انداز میں آفس میں ٹہلنا شروع کر دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد کیپٹن رینڈل تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"سر۔ سر۔ اس ہاشم نے انکشاف کر دیا ہے کہ اس درختوں کے جھنڈ میں جس میں عمران اور اس کے ساتھی زخمی ہوئے تھے ریڈ ایگل کا خفیہ اڈہ ہے اور زبیر اس اڈے کا چوکیدار ہے وہ اب بھی وہیں ہو گا"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت شدید ترین جوش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ۔ پھر یقیناً عمران اور اس کے ساتھی بھی وہیں چھپے ہوئے ہوں گے جاؤ سب کو ساتھ لے جاؤ اور گھیر لو اس اڈے کو۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی وہاں ہوں تو انہیں اس اڈے سمیت تباہ کر دو۔ ورنہ اس زبیر کو پکڑ کر لے آؤ جلدی کرو۔ فوراً جاؤ۔ کیپٹن رومیل اور کیپٹن جان کو بھی ساتھ لے جاؤ۔ کسی کو زندہ نہ نکلنے دینا۔ جاؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا اور تیزی سے مڑ کر آفس

سے باہر نکل گیا۔

"اب میں دیکھتا ہوں یہ بچ کر کیسے جاتے ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ گیا۔ لیکن اس کے جسم میں جیسے بے چینی کی لہریں سی دوڑ رہی تھیں۔ وہ بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہوا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر واپس مڑ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ دو تین بار اس نے ایسا ہی کیا اور پھر وہ بے اختیار آفس سے باہر آ گیا۔

"جناب۔ میرے لئے کیا حکم ہے جناب"۔۔۔۔ ریاض نے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ابھی ٹھہرو۔ ہو سکتا ہے کہ تمہیں انعام ملے۔ تمہاری مدد سے ہم دشمن تک پہنچ گئے ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا لیکن اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا اور اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اس کا سارا جوش و خروش یکلخت ٹھنڈا ہو گیا تھا کہ زبیر تو اڈے سے دو خالی ٹیکسیاں لے گیا تھا اس کا مطلب ہے کہ اب وہ اڈے پر نہیں ہو گا اور یہ ٹیکسیاں یقیناً وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے لے کر گیا ہو گا اور اس سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ اب اڈے پر عمران اور اس کے ساتھی موجود نہیں ہوں گے وہ یقیناً ان ٹیکسیوں میں بیٹھ کر نکل گئے ہوں گے وہ تیزی سے مڑا اور پھر آفس کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت ریاض کے سامنے جا کر رک گیا۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"کیا تم جانتے ہو ان ٹیکسی ڈرائیوروں کو جنہیں زبیر لے گیا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جی ہاں جناب۔ ان میں سے ایک کا نام قاسم ہے اور دوسرے کا نام رضوان ہے جناب"۔۔۔۔ ریاض نے جواب دیا اور کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر آفس میں چلا گیا اسی لمحے اسے دور سے تیز فائرنگ اور خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو وہ تیزی سے مڑا اور آفس سے نکل کر دوڑتا ہوا سیڈ فارم کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ سیڈ فارم کے گیٹ سے باہر کھلے میدان میں آگیا۔ وہاں مسلح چار افراد موجود تھے اور وہاں کوئی آدمی نہ تھا فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں دور سے سنائی دے رہی تھیں۔ کرنل ڈیوڈ ہونٹ بھینچے خاموشی سے کھڑا رہا۔ کچھ دیر بعد فائرنگ اور دھماکے رک گئے اور ہر طرف خاموشی چھا گئی پھر تھوڑی دیر بعد دور سے ایک جیپ کی ہیڈ لائٹس چمکیں اور جیپ انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی سیڈ فارم کی طرف بڑھتی چلی آئی۔ کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ اٹھا کر لہرایا اور وہ جیپ اس کے قریب پہنچ کر رک گئی اور کیپٹن رینڈل اچھل کر نیچے اترا۔ اس کے چہرے پر شدید جوش تھا۔

"سر۔ سر۔ انتہائی حیرت انگیز انکشاف ہوا ہے سر"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے انتہائی پر جوش لہجے میں کہا۔

"کیسا انکشاف"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چونک کر پوچھا۔

"جناب۔ عمران اور اس کے ساتھی سرکاری بستی میں گئے ہیں وہ

وہاں سے کمپلیکس کے اندر جانا چاہتے ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"سرکاری بستی۔ وہ کون سی ہے۔ کیا مطلب۔ سرکاری بستی سے کیا مطلب"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ یہاں سے کچھ دور ایک بستی ہے جس نام دوب ہے اس بستی کو خصوصی طور پر بنایا گیا ہے یہاں سرکاری لوگ رہتے ہیں اس بستی میں دو گھر ایسے ہیں جن میں ملٹری انٹیلی جنس کے لوگ رہتے ہیں ان گھروں کے نیچے بڑے تہہ خانے ہیں جن میں ہوا پھینکنے والے بڑے بڑے پمپ لگے ہوئے ہیں جو مکانوں کی چھتوں سے ہوا کھینچ کر کمپلیکس میں پہنچاتے ہیں اس بستی کی حفاظت کے لئے حکومت کی طرف سے ایک خصوصی چوکی بنائی گئی ہے جو بستی سے کچھ فاصلے پر ہے۔ اس میں خصوصی مشینری نصب ہے تاکہ اگر کوئی اجنبی بستی میں داخل ہو تو اسے چیک کیا جاتا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی اس بستی میں گئے ہیں۔ یہ بستی ویسے تو یہاں سے قریب ہے لیکن عمران اور اس کے ساتھی لمبا چکر کاٹ کر گئے ہیں تاکہ کسی کو ان کی وہاں موجودگی کا علم نہ ہو سکے"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے تیز تیز لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیسے یہ سب معلوم ہوا۔ کس نے بتایا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"اسی زبیر نے جناب۔ میں نے وہ اڈا تلاش کر لیا تھا لیکن وہاں

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

موجود زبیر نے ہم پر فائر کھول دیا۔ ہمارے تین آدمی ہلاک ہو گئے۔ لیکن جوابی فائرنگ میں وہ شدید زخمی ہو گیا جس کے بعد اس پر قابو پا لیا گیا۔ کیپٹن جان ایک ایسا طریقہ جانتا ہے جس کی مدد سے وہ کسی بھی آدمی کی گردن کی عقبی طرف خنجر کی نوک اتار کر اس کا ذہن اس طرح ماؤف کر دیتا ہے کہ وہ آدمی پوچھنے پر سب کچھ سچ سچ بتانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اس ہاشم کے ساتھ بھی کیپٹن جان نے یہی طریقہ استعمال کیا تھا تو ہاشم نے اس اڈے اور زبیر کے متعلق بتایا۔ پھر اس زبیر کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا گیا تو اس نے یہ سب کچھ بتایا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا بتایا ہے اس نے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"بس جناب۔ یہی بتایا ہے اس نے"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"کہاں ہے وہ زبیر۔ اسے لے آؤ یہاں۔ میں اس سے خود بات کرتا ہوں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ کیونکہ یہ ساری بات اس کے حلق سے نہ اتر رہی تھی کہ کوئی ایسی بستی ہو سکتی ہے جس میں اجنبی داخل نہ ہو اور وہاں سے ہوا کمپلیکس میں پہنچائی جائے۔

"وہ تو ہلاک ہو گیا ہے جناب"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہلاک ہو گیا۔ کیوں۔ اور اس نے جھوٹ بولا ہو تب"۔ کرنل

ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ اس طریقے میں یہی بڑی خامی ہے کہ جیسے ہی گردن کے عقبی حصے میں داخل کی گئی خنجر کی نوک کو واپس کھینچا جاتا ہے وہ آدمی تڑپ تڑپ کر چند لمحوں میں ہلاک ہو جاتا ہے پہلے ہاشم کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا اور اب زبیر کے ساتھ بھی۔ لیکن جناب۔ باتیں اس نے صحیح ہی بتائی ہیں۔ ہاشم نے بھی سچ بولا تھا"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"اس اڈے میں کیا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"جناب۔ اس میں ہر قسم کا اسلحہ بھرا ہوا ہے۔ میں نے وہاں اپنے آدمی تعینات کر دیئے ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"تو اب عمران اور اس کے ساتھی اس بستی میں گئے ہیں لیکن وہاں جا کر وہ کیا کریں گے۔ کیا وہ پمپ بند کر دیں گے۔ کیا کریں گے۔ میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آ رہی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب۔ زبیر کے مطابق وہ اس میں بے ہوش کر دینے والی گیس بھر دیں گے۔ اس طرح کمپلیکس کے اندر موجود افراد بے ہوش ہو جائیں گے۔ اس کے بعد وہ ان پمپوں کو تباہ کر کے اندر جانے کا کوئی نہ کوئی راستہ بنا لیں گے"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو واقعی انتہائی خطرناک بات ہے۔ ویری سیڈ۔ لیکن اب تک وہ ایسا کر بھی چکے ہوں گے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا۔ اب تک اس کا انداز الجھا ہوا سا تھا لیکن اب کیپٹن

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

رینڈل کی بات سن کر اسے کے چہرے پر انتہائی جوش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"جناب۔ عمران اور اس کے ساتھی ان ٹیسیوں میں بیٹھ کر پہلے گاؤں افالا پہنچیں گے اور پھر وہاں سے پیدل دوب جائیں گے۔ اس طرح انہیں دو ڈھائی گھنٹے بہرحال لگ جائیں گے جبکہ اگر ہم یہاں سے براہ راست جیپوں پر جائیں تو ہمیں صرف ایک گھنٹہ لگے گا اور میرا خیال ہے کہ اب تک عمران اور اس کے ساتھی وہاں پہنچ چکے ہوں گے"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو پھر تم بھی چلو۔ یہاں کھڑے میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔ جلدی کرو۔ بلاؤ سب کو۔ ہم نے انہیں گھیرنا ہے۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور کیپٹن رینڈل نے جیب میں سے ایک چھوٹا سا مگر جدید ساخت کا فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کیپٹن رینڈل کالنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"یس کیپٹن جان اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد کیپٹن جان کی آواز سنائی دی۔

"کیپٹن جان۔ تم اپنے گروپ اور کیپٹن رومیل کو بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنے گروپ سمیت فوراً سیڈ فارم پہنچ جائے۔ اب ہم نے اس سرکاری بستی جا کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو گھیرنا ہے۔ فوراً

پہنچو۔ کرنل صاحب شدت سے انتظار کر رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہاں بھی چار پانچ مسلح آدمی رہنے چاہئیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن رینڈل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد کرنل ڈیوڈ کی کار اور اس کے پیچھے تقریباً بارہ جیپیں مسلح افراد سے بھری ہوئی سرکاری بستی دوب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ کیپٹن رینڈل کی جیپ سب سے آگے تھی۔ اس کے پیچھے کرنل ڈیوڈ کی کار تھی اور ان کے پیچھے کیپٹن جان اور کیپٹن رومیل کے گروپس کی جیپیں تھیں۔ کرنل ڈیوڈ کے چہرے پر جوش کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسے یقین تھا۔ کہ اب وہ اس بستی کو گھیر لے گا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی کسی صورت بھی بچ کر نہ جا سکیں گے پھر تقریباً ایک گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد آگے والی جیپ رک گئی اور اس کے رکتے ہی کرنل ڈیوڈ کے ڈرائیور نے بھی کار روک دی تھی اور اس طرح ان کے پیچھے آنے والی جیپیں بھی رک گئیں۔ کار رکتے ہی کرنل ڈیوڈ خود ہی تیزی سے دروازہ کھول کر باہر آگیا۔ اسی لمحے اگلی جیپ سے کیپٹن رینڈل بھی نیچے اتر آیا۔ جبکہ عقبی جیپ سے کیپٹن جان اور کیپٹن رومیل بھی نیچے اترا آئے جبکہ باقی افراد جیپوں کے اندر ہی موجود رہے۔

"سر۔ یہاں سے بستی تقریباً دو کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ ہو سکتا

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے پہرے کا انتظام کر رکھا ہو۔ اس لئے میں نے یہاں جیپ روک دی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں آگے پیدل چلنا چاہئے"۔ کیپٹن رینڈل نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اس بستی میں کتنے لوگ رہتے ہیں اور تمہارے کہنے کے مطابق یہ سب سرکاری لوگ ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"زبیر کے مطابق چار پانچ سو افراد ہیں اور اس نے بتایا ہے کہ یہ سب سرکاری لوگ ہیں۔ ملٹری انٹیلی جنس کے ریٹائرڈ لوگ"۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ چاروں طرف سے اس بستی کو گھیر لو۔ تمہارے پاس میگا فون تو ہو گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ میری جیپ میں موجود ہے"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کاریں اور جیپیں یہیں چھوڑ دو۔ میگا فون اور نائٹ ٹیلی سکوپ مجھے دے دو۔ جیسے ہی بستی کے آثار نظر آنے لگیں تو سب نے اس بستی کو چاروں طرف سے گھیر لینا ہے۔ سمجھ گئے ہو۔ اس کے بعد میں میگا فون پر بستی والوں کو خبردار کروں گا۔ اور سنو۔ سب نے پوری ہوشیاری سے کام کرنا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں سر۔ وہ کسی صورت بھی زندہ واپس نہ جائیں گے"۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔ اس دوران کیپٹن رینڈل تیز تیز قدم

اٹھاتا اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ایک ہاتھ میں میگا فون تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں نائٹ ٹیلی سکوپ۔ اس نے دونوں چیزیں کرنل ڈیوڈ کی طرف بڑھا دیں۔

"میگا فون اپنے پاس رکھو۔ اب میں اسے اٹھاتا پھروں گا نانسنس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا اور صرف اس کے ہاتھ سے نائٹ ٹیلی سکوپ لے لی۔

"یس سر۔ سوری سر"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے فوراً ہی معذرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر جیپیں اور کاریں ایک طرف کر کے کھڑی کر دی گئیں۔ کرنل ڈیوڈ نے اپنی کار کے ڈرائیور کو وہیں رہنے اور کار اور جیپوں کا خیال رکھنے کا کہہ دیا اور باقی سب افراد جن کی تعداد پچاس کے قریب تھی کیپٹن رینڈل کی سرکردگی میں تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ ان سب کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے بستی کی روشنیاں نظر آنے لگ گئیں۔ جبکہ ان سے کچھ فاصلے پر ایک اونچے ٹاور پر سرخ رنگ کی لائٹ بھی جل رہی تھی۔

"یہ ٹاور اور یہ سرخ لائٹ کیسی ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حیران ہو کر کہا۔

"معلوم نہیں جناب۔ یوں لگتا ہے جیسے ٹرانسمیٹر ٹاور ہو"۔ کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"کیپٹن رومیل"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کیپٹن رومیل سے مخاطب

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

ہو کر کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن رومیل نے فوراً ہی جواب دیا۔

"تم اپنے گروپ کو ساتھ لے کر پہلے اس ٹاور کی طرف جاؤ اور پوری احتیاط سے اسے گھیر لو اور چیک کرو کہ یہ کیا ہے اور یہاں کون لوگ موجود ہیں اور پھر وہاں سے تم نے مجھے زیرو ون ٹرانسمیٹر پر کال کر کے صورت حال بتانی ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن رومیل نے کہا اور تیزی سے مڑ کر ایک طرف کھڑے ہوئے اپنے گروپ کی طرف بڑھ گیا۔

"جب تک کیپٹن رومیل کی طرف سے رپورٹ نہیں آ جاتی۔ ہم یہیں رہیں گے تاکہ کوئی گڑبڑ نہ ہو جائے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"سر۔ میرا خیال ہے کہ جب تک کیپٹن رومیل وہاں کے بارے میں چیکنگ کرے ہم اس بستی کو گھیر لیں۔ اس طرح کافی وقت بچ جائے گا"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"کیا تم نے میرا حکم نہیں سنا۔ آئندہ اگر تم نے ایسی بات کی تو گولی مار دوں گا۔ سمجھے۔ جب تک اس ٹاور کے بارے میں ہمیں صحیح معلومات نہ مل جائیں ہمارا آگے بڑھنا خودکشی بھی ثابت ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے جواب دیا اور خاموش ہو گیا۔

"کیپٹن رومیل اپنے گروپ سمیت آگے بڑھ کر ان کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد کیپٹن رینڈل کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر پر ٹوں ٹوں کی تیز آوازیں سنائی دیں۔ تو کیپٹن رینڈل نے جلدی سے ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا اور اس کے ساتھ ہی کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر اس کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر لے لیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کیپٹن رومیل کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے جیسے ہی بٹن آن کیا تو ٹرانسمیٹر سے کیپٹن رومیل کی آواز سنائی دینے لگی۔

"یس۔ کرنل ڈیوڈ اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب۔ یہ کوئی چیک پوسٹ ہے۔ اندر آٹھ افراد کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں جبکہ ایک آدمی کی لاش علیحدہ کمرے میں ہے اور جناب اس عمارت کے نیچے ایک بڑا تہہ خانہ ہے جس کے اندر مشینری نصب تھی لیکن اب یہ مشینری فائرنگ کر کے تباہ کر دی گئی ہے۔ یوں لگ رہا ہے جیسے کسی نے اس چوکی پر اچانک حملہ کیا ہے اور یہاں تباہی مچا کر نکل گئے ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ کیپٹن رومیل کی آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھیوں کا کام ہو گا۔ تم ایسا کرو کہ اس چوکی سے نکل کر بستی کے گرد پھیل جاؤ۔ میں کیپٹن رینڈل اور کیپٹن جان کے گروپس کو بھیج رہا ہوں۔ یہ لوگ یقیناً بستی کے اندر موجود ہوں گے۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"یس سر۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کیپٹن رومیل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"چلو تم دونوں اپنے گروپس کو لے کر اس بستی کو گھیر لو۔ جلدی کرو اور سنو۔ گھیرا ایسا ہونا چاہئے کہ کوئی آدمی بھی زندہ اس گھیرے سے کسی صورت بھی باہر نہ نکل سکے میں بھی تمہارے ساتھ ہی جاؤں گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور کیپٹن رینڈل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے اپنے گروپ اور کیپٹن جان نے اپنے گروپ کو ہدایات دینی شروع کر دیں اور پھر وہ سب تیزی سے کمانڈوز انداز میں آگے بڑھنے لگے۔ کرنل ڈیوڈ کیپٹن رینڈل کے ساتھ آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ پھر جب بستی کچھ فاصلے پر رہ گئی تو کرنل ڈیوڈ رک گیا۔

"تم سب انتظامات کر کے واپس آؤ۔ میں اس وقت تک یہیں رکوں گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ وہیں ایک درخت کے ساتھ رک گیا جبکہ کیپٹن رینڈل آگے بڑھ گیا۔ کرنل ڈیوڈ ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا ہوا تھا۔ بستی پر چھائی ہوئی خاموشی اسے غیر فطری سی لگ رہی تھی کیونکہ نہ ہی کسی چوکیدار کی آواز سنائی دے رہی تھی اور نہ ہی کوئی کتا بھونک رہا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ کرنل ڈیوڈ کے ذہن میں مسلسل عجیب سے خیال آ رہے تھے لیکن وہ خاموش کھڑا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اسے دور سے کسی کے بھاگ کر آنے کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار چونک کر درخت کی اوٹ میں ہو گیا۔ دوسرے لمحے

اس نے کیپٹن رینڈل کو بھاگ کر آتے ہوئے دیکھا تو وہ باہر آ گیا۔

"سر۔ سر۔ پوری بستی بے ہوش پڑی ہوئی ہے سر۔ ٹیم نے چیکنگ کر لی ہے سر"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے قریب آ کر ہانپتے ہوئے لہجے میں کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"بے ہوش پڑی ہوئی ہے پوری بستی۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"سر۔ جب میں اپنے گروپ کے ساتھ بستی کے قریب پہنچا تو مجھے محسوس ہوا کہ بستی پر غیر فطری سا سکوت چھایا ہوا تھا چنانچہ میں نے پہلے گھر کو چیک کیا تو اندر چار افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان کی بے ہوشی کسی گیس کی وجہ سے تھی۔ چنانچہ میں نے کیپٹن جان سے بات کی اور پھر ہم سب بستی میں گھس گئے سر۔ واقعی پوری بستی بے ہوش پڑی ہے۔ وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی گئی ہے۔ میں آپ کو بتانے آیا ہوں"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو پھر وہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ میں نے کیپٹن جان اور کیپٹن رومیل کو کہہ دیا ہے کہ وہ ان دونوں گھروں کو تلاش کریں جن میں پمپنگ سسٹم نصب ہے۔ میرا خیال ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی کمپلیکس کے اندر پہنچ جانے میں کامیاب ہو چکے ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ ویری سیڈ۔ جلدی چلو جلدی اور ہم نے انہیں پکڑنا ہے۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے بستی کی طرف دوڑ پڑا۔ کیپٹن رینڈل بھی اس کے ساتھ تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ جیسے ہی بستی کے قریب پہنچے ایک طرف سے کیپٹن جان نکل کر ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔

"سر۔ سر۔ ادھر وہ مکان ہے سر۔ جہاں پمپ نصب ہیں سر۔ وہاں بم مار کر زمین میں بڑا سا سوراخ کیا گیا ہے سر"۔۔۔۔ کیپٹن رومیل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ اس طرف کو مڑ گیا اس کے چہرے پر وحشت کے سائے ناچنے لگ گئے تھے اور ذہن بھونچال کی زد میں آگیا تھا کیونکہ کیپٹن رومیل کی بات سن کر وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت لامحالہ کمپلیکس کے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو چکا ہے اور یہ انتہائی خطرناک بات تھی۔ تھوڑی دیر بعد کرنل ڈیوڈ اس مکان کے اندر پہنچ گیا جہاں ایک تہہ خانے میں بڑے بڑے ہیوی پمپ نصب تھے اور ان کے ساتھ ہی ایک بہت بڑا سا سوراخ تھا۔ جس کے نیچے گہرائی میں اندھیرا نظر آ رہا تھا۔

"لائٹ لے آؤ لائٹ۔ نیچے دیکھو کیا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا تو کیپٹن رینڈل اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد طاقتور ٹارچ لائی گی تو کرنل ڈیوڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ ٹارچ کی روشنی میں سوراخ کے نیچے انتہائی گہرائی میں ایک کافی بڑا کمرہ نظر آ رہا تھا جس میں چار بڑے بڑے پمپ نصب تھے

اور حیرت انگیز بات یہ تھی کہ یہ چاروں پمپ چل رہے تھے سوراخ کے ساتھ ایک رسی لٹک رہی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ لوگ نیچے اتر گئے ہیں۔ یہاں رسی بھی لٹک رہی ہے اس کا مطلب ہے کہ ان کی واپسی بھی یہیں ہو گی۔ جلدی کرو۔ باہر نکلو اور مکان کو چاروں طرف سے گھیر لو۔ یہ لوگ جیسے ہی باہر آئیں ان پر فائر کھول دو۔ جلدی کرو۔ یہاں مت ٹھہرو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہم نیچے نہ جائیں باس"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نیچے جا کر کیا کریں گے۔ انہوں نہ بہرحال باہر تو آنا ہے ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کہیں وہ سیڈ فارم والا راستہ کھول کر نہ نکل جائیں سر"۔ کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ اوہ۔ چلو نیچے اترو۔ اپنے آدمیوں کو بھیجو اور اندر داخل ہو کر عمران اور اس کے ساتھیوں میں سے جو بھی نظر آئے اسے اڑا دو۔ جلدی کرو۔ اور مجھے ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن جان کیپٹن رینڈل اور کیپٹن رومیل تینوں نے اپنے اپنے گروپ کو ہوشیار کیا اور پھر وہاں اور رسیاں لٹکا لی گئیں اور بیک وقت کئی کئی افراد ان رسیوں کی مدد سے نیچے اترنا شروع ہو گئے۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

لانگ برڈ کمپلیکس کے مین آفس میں عمران، جولیا اور صفدر کے ہمراہ موجود تھا۔ جولیا اور صفدر دونوں عمران کی ہدایات کے مطابق اس وقت تلاشی لینے میں مصروف تھے جبکہ عمران ایک کرسی پر بیٹھا ہوا انہیں دیکھ رہا تھا اور انہیں ہدایات بھی دے رہا تھا جبکہ کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں پورے کمپلیکس میں وائرلیس چارجر ڈی کٹ بم لگانے میں مصروف تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے بستی دوب کے ساتھ چوکی پر قبضہ کر لینے کے بعد وہاں موجود سب افراد کو ہلاک کر دیا تھا۔ اس چوکی کی ایک تہہ خانے میں انتہائی جدید ترین اسلحے کا سٹاک بھی موجود تھا۔ اس میں ایسی گیس کے کیپسول بھی وافر مقدار میں موجود تھے جو انتہائی زود اثر گیس کے تھے۔ اس گیس میں یہ خاصیت تھی کہ یہ صرف چند سیکنڈ میں وسیع رقبے میں ہوا میں شامل ہو کر پھیل جاتی تھی اور ایریئے میں موجود سب جاندار کو پلک جھپکنے میں بے

Scanned & PDF Copy by RFI

ہوش کر دینے کے بعد خود اپنا وجود ختم کر دیتی تھی۔ اس طرح اس گیس کو فائر کرنے کے دو منٹ بعد اس کے اثرات فضا سے ختم ہو جاتے تھے جبکہ اس گیس سے بے ہوش ہونے والے افراد کئی گھنٹوں تک ہوش میں نہیں آ سکتے تھے۔ اس گیس کے کیپسول ملنے کے بعد عمران نے سابقہ پلاننگ تبدیل کر دی تھی اور گیس کی فائرنگ سے اس نے پوری بستی کو بے ہوش کیا اور پھر ان گھروں کو تلاش کر کے جہاں سے تازہ ہوا کمپلیکس میں پہنچانے کے بڑے بڑے پمپ لگے ہوئے تھے۔ عمران نے یہ گیس فائر کر دی۔ اس کے بعد انہوں نے اطمینان سے ان پمپوں کے ساتھ زمین پر ڈائنامیٹ فائر کیا۔ اس طرح وہ ایک بڑا سا سوراخ کر لینے میں کامیاب ہو گئے اور عمران کے اندازے کے عین مطابق ان پمپوں کے نیچے ایک بہت بڑا ہال نما کمرہ تھا وہاں بھی بڑے بڑے پمپ لگے ہوئے تھے جو اوپر سے آنے والی ہوا جو آگے پورے کمپلیکس میں پھیلا دیتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی گندی ہوا نکالنے کا سسٹم بھی اسی ہال میں نصب تھا۔ اس سوراخ میں رسی لٹکا کر وہ ایک ایک کر کے نیچے اتر گئے اور پھر ہال کا دروازہ کھول کر وہ اس لانگ برڈ کمپلیکس میں آخر کار داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے جس کے لئے وہ اس قدر بے چین تھے اور جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے داخلے کو روکنے کے لئے اسرائیل کی حکومت نے ہر ممکن کوشش کی تھی۔ لانگ برڈ کمپلیکس واقعی تعمیراتی انجینئرنگ کا شاہکار تھا اور انتہائی وسیع و عریض رقبے پر پھیلا ہوا تھا۔ یہ شاید پوری دنیا کا

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

سب سے بڑا سائنسی زیر زمین کمپلیکس تھا۔ اس میں ایک وسیع وعریض اور انتہائی جدید ترین لیبارٹری کے ساتھ ساتھ ایک وسیع وعریض اور انتہائی جدید ترین مشینری سے مزین ایک طیارہ ساز فیکٹری بھی تھی اور ان کے علاوہ اس کمپلیکس میں انتہائی تیز رفتار اور انتہائی دور دراز فاصلے تک مسلسل پرواز کرنے والے طیاروں کی سائنسی انداز میں کارکردگی چیک کرنے کا بھی مکمل یونٹ موجود تھا۔ یہاں نیچے تقریباً پورا شہر بنایا گیا تھا۔ رہائشی کالونی بھی تھی اور غلے اور خوراک کے بند ڈبوں کے بڑے سٹورز بھی تھے۔ عمران کو بتایا گیا تھا کہ اس کمپلیکس میں کم از کم پانچ سو کے قریب افراد موجود تھے جو اس بے ہوش کر دینے والی گیس کی وجہ سے اپنی اپنی جگہوں پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران کو دراصل اس فارمولے کی تلاش تھی جس کے تحت ڈاکٹر ہارنگ کی زیر نگرانی لانگ برڈ تیار کیا جا رہا تھا۔ اس نے اس طیارے کا اندرونی ڈھانچہ فیکٹری میں دیکھ لیا تھا۔ گو ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ سے اسے فارمولے کی ابتدائی کاپی مل گئی تھی لیکن وہ بالکل ہی ابتدائی معلومات تھیں جبکہ عمران کو اس فارمولے کی ضرورت تھی جسے طویل تحقیق کے بعد حتمی طور پر تیار کیا گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ڈاکٹر ہارنگ کے دفتر میں موجود تھا۔ چونکہ وہ خود تیزی سے حرکت نہ کر سکتا تھا اس لئے وہ کرسی پر بیٹھ کر اپنی نگرانی میں جولیا اور صفدر کے ہاتھوں اس فارمولے کو تلاش کرا رہا تھا جبکہ تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں اپنے ساتھ لائے ہوئے انتہائی طاقتور

وائرلیس چارجر بم جنہیں عرف عام میں ڈی کٹ کہا جاتا تھا پورے کمپلیکس میں عمران کی مخصوص ہدایات کے مطابق نصب کرنے میں مصروف تھے۔ یہ ڈی کٹ بم سائز میں بیحد چھوٹے ہوتے تھے اس لئے انہیں کسی بھی چھوٹی سے چھوٹی جگہ میں چھپایا جا سکتا تھا اور پھر انہیں ایک ہی فریکونسی پر ڈی چارج کیا جا سکتا تھا۔ اس لئے سارے ڈی چارجر ایک ہی بٹن دبانے سے بیک وقت فائر ہو سکتے تھے۔ یہ بم سائز میں جس قدر چھوٹے تھے اتنے ہی بے پناہ طاقتور تھے۔ پھر ان پر خصوصی طور پر تیار کئے گئے پلاسٹک کے خول چڑھا دیئے گئے تھے جس کی وجہ سے یہ گائیگر سے چیک نہ ہو سکتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ڈی کٹ بموں کو سختی سے صرف خصوصی مقاصد کے لئے ہی استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ ڈی کٹ بم حکومتوں کے خلاف گوریلا کارروائیاں کرنے والی تنظیموں میں بھی بیحد مقبول تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ایکریمیا کی خفیہ مجرم تنظیمیں نہ صرف انہیں خفیہ طور پر استعمال کرتی تھیں بلکہ یہ مارکیٹ میں عام بھی مل جاتے تھے۔ عمران نے صالح کی مدد سے کمپلیکس کو مکمل طور پر تباہ کرنے کے لئے انہی ڈی کٹ بموں کا بھی انتظام کیا تھا۔

"ارے یہ کیا"---- اچانک جولیا کی آواز سنائی دی جو بائیں طرف کی دیوار میں ہاتھ پھیرتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی اور عمران اور صفدر دونوں جولیا کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔ دوسرے لمحے سرر کی آواز سنائی دی اور دیوار کا ایک حصہ خود بخود

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

غائب ہو گیا۔ اب دیوار کے اندر ایک بڑا سا سیف نظر آ رہا تھا جس میں نہ ہی کوئی سوراخ تھا اور نہ ہی کوئی لیکر۔

"یہ کیسا سیف ہے"۔۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ وائس ڈیوائس سیف کہلاتا ہے۔ یہ صرف مخصوص آواز' مخصوص لہجہ اور مخصوص الفاظ سن کر ہی کھلے گا"۔۔۔۔ عمران نے اٹھ کر سیف کے قریب جاتے ہوئے کہا۔

"پھر اب اسے کیسے کھولا جائے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اسے بم سے اڑا دیا جائے اور تو کوئی صورت نہیں ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اس کے اندر یقیناً وہ فارمولا ہو گا کیونکہ یہ دنیا کا سب سے محفوظ ترین سیف سمجھا جاتا ہے۔ جہاں تک آواز اور لہجے کا تعلق ہے مجھے یقین ہے کہ یہ ڈاکٹر ہارنگ کی آواز اور لہجے سے ہی کھلتا ہو گا لیکن اصل بات وہ الفاظ ہیں جن کی ادائیگی کے بغیر یہ کسی طرح نہیں کھل سکے گا اور اسے بم سے بھی نہیں اڑایا جا سکتا کیونکہ اس طرح اس کے اندر موجود فارمولا جل کر راکھ ہو جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اس ڈاکٹر ہارنگ کو ہوش میں لایا جائے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"لیکن ہمارے پاس اسے ہوش میں لانے والا اینٹی گیس محلول بھی تو نہیں ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اس کی گردن کے عقبی حصے سے خون نکال کر تو اسے ہوش میں لایا جا سکتا ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ اسے اس وقت ہوش میں لایا جائے جب ساری کارروائی مکمل ہو جائے بہرحال انسانی نفسیات کے مطابق میں کوشش کرتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے ڈاکٹر ہارنگ کی آواز اور لہجے میں الفاظ ایل بی سی ادا کئے لیکن سیف نہ کھلا تو اس نے لانگ برڈ کمپلیکس کے الفاظ کہے لیکن پھر بھی سیف نہیں کھلا تو عمران نے ڈاکٹر ہارنگ کے الفاظ کہے اور دوسرے لمحے کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی سیف درمیان میں سے دو حصوں میں تقسیم ہو کر خود بخود کھل گیا اور جولیا اور صفدر بے اختیار اچھل پڑے جبکہ عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ چھوٹے سے سیف میں واقعی ایک فائل موجود تھی۔ عمران نے وہ فائل اٹھائی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ویری گڈ۔ یہ ہماری اصل مطلوبہ فائل ہے۔ ویری گڈ"۔ عمران نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور فائل بند کر کے اس نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں پہلے سے موجود ایک فائل نکالی اور اسے سیف میں اسی طرح خانے میں رکھا اور پھر سیف سے نکالی ہوئی فائل کو اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھا اور پھر اس نے ایک بار پھر ڈاکٹر ہارنگ کے لہجے اور آواز میں اس کا نام لیا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی سیف دوبارہ بند ہو گیا۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"اب اس دیوار کو برابر کر دو جولیا"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے آگے بڑھ کر دیوار کی سائیڈ پر ہاتھ رکھ کر دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار دوبارہ برابر ہو گئی اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور کیپٹن شکیل تیزی سے اندر داخل ہوا۔ عمران اور اس کے ساتھی چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"کچھ لوگ پمپنگ ہال میں اتر رہے ہیں"---- کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر اور جولیا کے ساتھ ساتھ عمران بھی چونک پڑا۔

"کیسے معلوم ہوا"---- عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں ویسے ہی ادھر چیکنگ کے لئے گیا تو میں نے دور سے دیکھا کہ پمپنگ ہال میں سائے سے نظر آ رہے تھے۔ میں ذرا سا آگے گیا تو میں نہ وہاں دس بارہ افراد کو دیکھا۔ وہ سب مسلح ہیں اور اوپر سے مسلسل افراد نیچے اتر رہے ہیں۔ میں نے سوچا کہ فائر کھولنے سے پہلے آپ کو اطلاع کر دوں"---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ ہمیں اوپر کسی نہ کسی کو چھوڑنا چاہئے تھا"---- عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کتنے افراد ہوں گے۔ ہم انہیں آسانی سے گولی مار کر ختم کر سکتے ہیں"---- جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح ہم اندر پھنس بھی سکتے ہیں۔ یہاں تو اسرائیل کی پوری فوج بھی آ سکتی ہے۔ وہ ڈی کٹ بم لگ گئے ہیں یا

نہیں"---- عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ فٹ ہو چکے ہیں صرف چند رہتے ہیں۔ تنویر انہیں نصب کرنے میں مصروف ہے"---- کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"کس طرف موجود ہے وہ"---- عمران نے پوچھا۔

"سیڈ فارم کی طرف"---- جوانا نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ جگہ یہاں سے زیادہ نزدیک ہے۔ چلو ہمیں ادھر جانا ہے۔ ہم سیڈ فارم سے آسانی سے باہر نکل جائیں گے۔ اس طرح یہ ہمیں یہاں تلاش کرتے رہ جائیں گے۔ چلو جلدی کرو"---- عمران نے کہا اور سب تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"میں آپ کو اٹھا لیتا ہوں"---- صفدر نے کہا اور عمران کے انکار کے باوجود اس نے عمران کو اٹھا کر اپنی پیٹھ پر لادا اور پھر وہ تیزی سے اس کمرے سے نکل کر راہداری میں دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ پمپنگ ہال وہاں سے کافی فاصلے پر تھا۔ اس لئے انہیں یقین تھا کہ جب تک وہ لوگ یہاں تک پہنچیں گے تب تک وہ سیڈ فارم والا راستہ کھول کر باہر نکل بھی چکے ہوں گے۔

"یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں"---- صفدر نے عمران کو اٹھائے دوڑتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ جی پی فائیو کے لوگ ہیں۔ انہیں ہم وہاں نہ ملے ہوں گے تو انہوں نے کسی نہ کسی طرح ان ٹیکسیوں کا سراغ لگایا ہو گا اور پھر یہاں پہنچ گئے ہوں گے۔ بہرحال ہم نے اپنا کام مکمل کر لیا

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

ہے۔ اب ہم نے صرف یہاں سے باہر نکلنا ہے"---- عمران نے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ سیڈ فارم کے باہر بھی ان کے آدمی موجود ہوں"---- جولیا نے کہا۔

"وہاں ہوں گے بھی سہی تو بہرحال اتنے افراد نہیں ہو سکتے"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ مختلف راہداریوں سے گزر کر لیبارٹری کے درمیان سے گزرتے ہوئے اس جگہ پہنچ گئے جہاں سیڈ فارم والا راستہ کھولنے کا آٹومیٹک سسٹم موجود تھا۔ وہاں تنویر بھی موجود تھا۔ وہ ان سب کو دوڑ کر آتے دیکھ کر رک گیا تھا اور حیرت سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"کیا ہوا"---- تنویر نے حیران ہو کر کہا۔

"جی پی فائیو اور اس کے گروپس پمپنگ اسٹیشن والے راستے سے کمپلیکس میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس لئے ہمیں فوراً یہاں پہنچنا پڑا۔ اب ہمیں یہاں سے باہر جانا ہو گا"---- عمران نے صفدر کی پشت سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر بھاگنے کی بجائے انہیں روکنا تھا۔ کہاں ہیں وہ"۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں تنویر۔ ہمیں یہاں سے فوری نکلنا ہو گا ورنہ یہاں اسرائیل کی پوری فوج پہنچ جائے گی اور پھر ہمارے خاتمے کے لئے اس پورے کمپلیکس پر وہ ایٹم بم بھی مار سکتے ہیں۔ یہ تو اچھا ہوا کہ پمپنگ

اسٹیشن کمپلیکس کے انتہائی دوسرے کونے پر ہے جبکہ سیڈ فارم والا راستہ اس کے انتہائی دوسرے کونے پر۔ اور ظاہر ہے انہیں معلوم ہے کہ ہم اندر ہیں۔ اس لئے وہ اس طرح تیزی سے حملہ کرتے ہوئے یہاں تک نہ پہنچ سکیں گے بلکہ وہ کمانڈوز انداز میں آگے بڑھیں گے اور جب تک وہ یہاں تک پہنچیں گے ہم یہاں سے باہر نکل بھی چکے ہوں گے"---- عمران نے کہا اور اس بار تنویر سمیت سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"عمران اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں سیڈ فارم کا راستہ کھولنے والی مشینری کے ساتھ ساتھ چیکنگ مشینری کا کنٹرول موجود تھا۔

"ہو سکتا ہے کہ سیڈ فارم کے اندر اور باہر جی پی فائیو کے لوگ موجود ہوں۔ اس لئے راستہ کھلتے ہی تم لوگوں نے احتیاط سے باہر نکلنا ہے اور پھر ان سب کا خاتمہ کرنا ہے"---- عمران نے مشینری کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"لیکن انہیں بہرحال معلوم تو ہو جائے گا کہ ہم اس راستے سے گئے ہیں اور پھر وہ ہمیں تل ابیب تک پہنچنے سے پہلے ہی گھیر سکتے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"لیکن یہ مشینری آٹومیٹک ہے۔ میں اسے اس طرح ایڈجسٹ کر دوں گا کہ ہم جیسے ہی باہر جائیں گے چند لمحوں بعد یہ راستہ خود بخود بند ہو جائے گا۔ اس طرح اندر موجود افراد کو یہ معلوم ہی نہ ہو سکے گا کہ

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

راستہ کھلا بھی ہے یا نہیں۔ وہ لامحالہ ہمیں کمپلیکس کے اندر ہی تلاش کرتے رہ جائیں گے اور ہم آسانی سے زبیر کے اڈے تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ہم اپنا مشن تو بہرحال مکمل کر ہی چکے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس بار سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"صدر کے سپیشل میٹنگ ہال میں اس وقت کرنل ڈیوڈ کے ساتھ ڈاکٹر ہارنگ موجود تھے جبکہ ان کے سامنے موجود میز کے پیچھے رکھی ہوئی اونچی نشست کی کرسی خالی تھی۔

"آخر یہ سب کیا ہوا ہے کرنل ڈیوڈ۔ یہ لوگ کمپلیکس میں داخل ہوئے۔ انہوں نے پہلے سب کو بے ہوش کر دیا۔ لیکن وہاں نہ ہی کسی مشین کو تباہ کیا گیا نہ کسی کو ہلاک کیا گیا حتیٰ کہ کسی مشین کو چھوا تک نہیں گیا"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے کہا۔

"آپ نے اس طیارے کا فارمولا چیک کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ عمران وہ فارمولا لے اڑا ہو گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"وہ فارمولا کسی صورت بھی حاصل نہیں کر سکتا کیونکہ جس سیف میں فارمولا موجود ہے وہ وائس ڈیوائس سیف ہے۔ اسے کسی صورت بھی نہیں کھولا جا سکتا۔ اس کے باوجود میں نے اسے چیک کیا ہے۔ وہ

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

محفوظ ہے"---- ڈاکٹر ہارنگ نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اسی لمحے ہال کا اندرونی دروازہ کھلا اور اسرائیل کے صدر اندر داخل ہوئے اور وہ دونوں ان کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ کرنل ڈیوڈ نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا جبکہ ڈاکٹر ہارنگ نے سلام کیا۔

"تشریف رکھیں"---- صدر نے اونچی نشست والی کرسی پر بیٹھے ہوئے ان دونوں سے کہا اور وہ دونوں اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"تو آپ کی رپورٹ کے مطابق ہم باوجود انتہائی زبردست کوششوں کے عمران اور اس کے ساتھیوں کو لانگ برڈ کمپلیکس میں داخل ہونے سے نہ روک سکے"---- صدر نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حقیقت یہی ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"پہلے تو آپ مجھے تفصیل بتائیں کہ وہ لوگ آخر کس طرح اندر داخل ہونے میں کامیاب ہوئے جبکہ کمپلیکس ہر طرف سے سیلڈ تھا"---- صدر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے انہیں اس وقت سے جب اسے یہ معلوم ہوا تھا کہ عمران نے کمپلیکس کی مشینری جام کرنے والی مشین حاصل کی ہے اس کے پیچھے جانے پھر ٹیکسیوں کے بارے میں اطلاع ملنے' ریڈ ایگل کے اڈے کو ٹریس کرنے اور وہاں کے انچارج زبیر کے معلومات حاصل کرنے سے لے کر بستی دوب تک پہنچنے تک کی پوری تفصیل سنا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ اصل حماقت اس چوکی والوں سے ہوئی ہے۔ اگر وہ لوگ الرٹ ہوتے تو عمران اور اس کے ساتھی کسی صورت بھی نہ بستی تک پہنچ سکتے تھے اور نہ کمپلیکس میں داخل ہو سکتے تھے"---- صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ انتظامات تو واقعی انتہائی فول پروف تھے کیونکہ کسی کو یہ معلوم ہی نہیں ہو سکتا تھا کہ کس جگہ تازہ ہوا کے انتظامات کئے گئے ہیں اور پھر ان انتظامات کو خفیہ رکھنے اور انہیں محفوظ رکھنے کے لئے اس انداز میں بستی کا قیام اور اس کی حفاظت کے لئے چوکی کا انتظام واقعی انتہائی شاندار تھا لیکن عمران کو بہرحال اس کا علم ہو گیا"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آخر اسے کیسے علم ہو گیا۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی"---- صدر صاحب نے کہا۔

"جناب۔ میں نے پہلے بھی آپ کو رپورٹ دی تھی کہ ڈومیری کو ڈاکٹر ہارنگ صاحب کی رہائش گاہ سے اس کمپلیکس کا نقشہ مل گیا تھا جو اس نے اپنے ہیڈ کوارٹر لے جا کر رکھ دیا تھا اور عمران کو اس کا علم ہو گیا تھا اور پھر انہوں نے ڈومیری کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا اور وہاں ڈومیری پر تشدد کر کے اسے ہلاک کر دیا اور نقشہ لے اڑے۔ اس نقشے سے ہی انہیں علم ہوا ہو گا"---- کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا تو صدر صاحب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ نے اس قدر اہم نقشہ اپنی رہائش گاہ پر رکھ کر حقیقتاً

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

حکومت کے ساتھ زیادتی کی ڈاکٹر ہارنگ۔ بہرحال پھر کیا ہوا۔ آپ بتائیں کرنل ڈیوڈ"---- صدر نے پہلے ڈاکٹر ہارنگ سے کہا اور پھر کرنل ڈیوڈ کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"جناب۔ جب ہم اس چوکی پر پہنچے تو وہاں کے تمام عملے کو ہلاک کر دیا گیا تھا اور پوری بستی پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے بستی کے مکینوں کو بے ہوش کر دیا گیا تھا۔ ہم نے وہ مکان تلاش کیا جہاں پمپ لگے ہوئے تھے وہاں پمپوں کے ساتھ زمین میں ایک بڑا سا سوراخ نظر آرہا تھا جس کے نیچے ایک اور پمپنگ اسٹیشن نظر آرہا تھا۔ وہاں ایک رسی بھی لٹک رہی تھی اس لئے ہم سمجھ گئے کہ عمران اور اس کے ساتھی نیچے گئے ہیں اور کمپلیکس میں موجود ہیں چنانچہ میں نے پوری فورس نیچے اتار دی اور میں خود بھی نیچے اتر گیا۔ اس کے بعد ہم نے پورا کمپلیکس چھان مارا لیکن وہاں عمران یا اس کا کوئی ساتھی موجود نہیں تھا۔ صرف کمپلیکس کے افراد بے ہوش ہوئے پڑے تھے۔ کمپلیکس ہر طرف سے بند تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھی غائب ہو چکے تھے۔ ہم بے حد حیران ہوئے ہم نے یہی سمجھا کہ شاید عمران اور اس کے ساتھی ہم سے پہلے اس سوراخ سے نکل کر جا چکے ہیں لیکن اس صورت میں وہاں رسی موجود نہ ہوتی اور ان کے پاس اتنا وقت ہی نہیں تھا۔ چونکہ کمپلیکس میں کسی چیز کو چھیڑا نہ گیا تھا اور نہ ہی کسی آدمی کو ہلاک کیا گیا تھا البتہ وہ سب بے ہوش تھے۔ اس لئے میں نے اپنے آدمیوں کو باہر بھیج کر ہوش میں لانے والی دوا منگوائی اور پھر سب

سے پہلے ڈاکٹر ہارنگ صاحب کو ہوش میں لایا گیا۔ ڈاکٹر ہارنگ صاحب نے ہمارے ساتھ پورے کمپلیکس کو چیک کیا اور انہوں نے بھی تصدیق کر دی کہ کسی چیز کو نہیں چھیڑا گیا۔ ان کے باقی ساتھیوں کو بھی ہوش میں لایا گیا۔ مجھے اس بات پر شدید حیرت تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی کمپلیکس میں داخل بھی ہوئے اور باہر بھی نہیں گئے۔ آخر وہ کہاں گئے اور کس طرح گئے اور وہ آخر کمپلیکس میں کیا کرنے گئے تھے۔ لیکن پھر مجھے اطلاع مل گئی کہ سیڈ فارم کے باہر موجود جی پی فائیو کے افراد کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس پر ڈاکٹر ہارنگ اور ان کے ساتھیوں نے سیڈ فارم والا راستہ کھولنے والی مشینری کو بغور چیک کیا تو پتہ چلا کہ عمران اور اس کے ساتھی سیڈ فارم والا راستہ کھول کر باہر گئے ہیں۔ مشینری چونکہ آٹومیٹک تھی اس لئے راستہ ان کے عقب میں خود بخود بند ہو گیا۔ اس لئے ہمیں ان کے باہر جانے کا علم ہی نہ ہو سکا اور جب علم ہوا وہ وہاں سے فرار ہو چکے تھے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت لانگ برڈ کمپلیکس میں داخل ہونے کے باوجود ناکام رہا ہے"---- صدر نے کہا۔

"یس سر۔ وہ یقیناً اپنی کارروائی کرتا لیکن چونکہ ہم فوراً ہی اس کے سر پر پہنچ گئے تھے اس لئے اس نے وہاں سے نکل جانے میں ہی عافیت سمجھی"---- کرنل ڈیوڈ نے فوراً ہی فاخرانہ لہجے میں جواب

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر ہارنگ۔ آپ نے اچھی طرح چیکنگ کر لی ہے وہاں سے کوئی چیز وہ ساتھ تو نہیں لے گئے۔ میرے حلق سے یہ بات نہیں اتر رہی کہ عمران اس طرح بغیر کچھ حاصل کئے نکل جائے۔ وہ ضرور کچھ نہ کچھ کر کے گیا ہو گا یا کچھ لے کر گیا ہو گا"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"میں نے مکمل چیکنگ کر لی ہے جناب۔ ہر لحاظ سے سب کچھ اوکے ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے جواب دیا۔

"لانگ برڈ کا فارمولا۔ وہ تو محفوظ ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"یس سر۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ وہ بھی محفوظ ہے"۔ ڈاکٹر ہارنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو صدر کے ستے ہوئے چہرے پر یکلخت گہرے اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"کرنل ڈیوڈ۔ آپ نے کمپلیکس کے اندر مکمل چیکنگ کی ہے وہاں کوئی بم یا کوئی ڈائنامیٹ وغیرہ تو نصب نہیں کیا گیا"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"یس سر۔ میں نے پہلے ہی چیکنگ کر لی ہے پورے کمپلیکس کی اور پھر ڈاکٹر ہارنگ کے ساتھیوں نے بھی اپنی مشینوں کو ہر لحاظ سے چیک کر لیا ہے۔ وہاں اس قسم کی کوئی چیز بھی نہیں ہے اور تمام مشینری بھی قطعی اوکے حالت میں ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ ایک بار پھر کمپلیکس میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا۔ آپ نے اسے تلاش کیا ہے"۔۔۔۔ صدر نے

کہا۔

"یس سر۔ پورے دارالحکومت میں جی پی فائیو اسے تلاش کر رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اب کمپلیکس کی حفاظت بھی ہر طرف سے ہو رہی ہے اور ہم ہر طرح سے الرٹ ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر ہارنگ۔ اب لانگ برڈ کی تیاری اور اس کی ٹیسٹنگ میں باقی کتنا عرصہ رہ گیا ہے"۔۔۔۔ صدر نے ڈاکٹر ہارنگ سے پوچھا۔

"صرف دو ہفتے۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے نہ صرف دوبارہ کام شروع کر دیا ہے بلکہ ہم نے کام کی رفتار کو بھی پہلے سے زیادہ تیز کر دیا ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر یہ میٹنگ برخاست کی جاتی ہے لیکن کرنل ڈیوڈ اب آپ نے سست نہیں پڑ جانا۔ میں ہر صورت میں اس شیطان اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ چاہتا ہوں۔ اس شخص نے اسرائیل کو مستقل طور پر ایک دہشت اور خوف میں مبتلا کر رکھا ہے۔ ہم کوئی بھی پلاننگ اطمینان اور دلجمعی سے نہیں کر سکتے۔ یہ ہمارے سروں پر ہر لمحے خطرے کی تلوار کی طرح لٹکتا رہتا ہے"۔۔۔۔ صدر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور ان کے اٹھتے ہی ڈاکٹر ہارنگ اور کرنل ڈیوڈ بھی اٹھ کر کھڑے ہوئے۔

"آپ بے فکر رہیں سر۔ میں نے اسے زخمی تو کر دیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اب اس کی زندگی کے دن بہرحال تھوڑے رہ گئے ہیں"۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

کرنل ڈیوڈ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ مڑتے' میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور صدر کے ساتھ ساتھ کرنل ڈیوڈ اور ڈاکٹر ہارنگ بھی بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ سپیشل میٹنگ کے دوران کسی فون کا آنا اس کی اہمیت ظاہر کر رہا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہیں یہ اس عمران کی کال نہ ہو۔ ایسے موقعوں پر وہی کال کرتا ہے اور ہمیشہ کی طرح کوئی بری خبر ہی سناتا ہے"۔۔۔۔ صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ صدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر۔ پرائم منسٹر صاحب کی کال آئی ہے۔ وہ آپ سے انتہائی ایمرجنسی میں بات کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے کہا۔

"ایسی کیا ایمرجنسی ہو گئی ہے۔ تم نے انہیں بتایا نہیں کہ میں سپیشل میٹنگ لے رہا ہوں"۔۔۔۔ صدر صاحب نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ میں نے انہیں بتایا ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ میٹنگ میں کون کون ہیں تو میں نے انہیں بتا دیا کہ ڈاکٹر ہارنگ صاحب اور جی پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ صاحب شامل ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ان کی موجودگی میں ہی وہ بات کرنا چاہتے ہیں اس لئے مجبوراً مجھے آپ

کو کال کرنا پڑا"۔۔۔۔ ملٹری سیکرٹری نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"موجودگی میں۔ کیوں۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ کراؤ بات"۔ صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہیلو۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ معاف کیجئے۔ مجھے یقین تھا کہ اگر میں نے اپنا نام لیا تو آپ کا ملٹری سیکرٹری آپ سے میری بات نہیں کرائے گا۔ اس لئے مجبوراً مجھے پرائم منسٹر کے لہجے اور آواز میں بات کرنی پڑی"۔۔۔۔ دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی تو صدر کا چہرہ یکلخت بجھ سا گیا۔ چونکہ میٹنگ روم کے فون پر آٹومیٹک لاؤڈر موجود تھا اس لئے عمران کی آواز کرنل ڈیوڈ اور ڈاکٹر ہارنگ تک بھی پہنچ رہی تھی اور کرنل ڈیوڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے جبکہ ڈاکٹر ہارنگ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا کہنا چاہتے ہو تم"۔۔۔۔ صدر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اس بار میں آپ سے جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ کی کارکردگی کی تعریف کرنا چاہتا ہوں۔ کرنل ڈیوڈ نے واقعی کسی بھوت کی طرح ہمارا پیچھا کیا ہے۔ میں نے بڑی مشکل سے لانگ برڈ کمپلیکس میں داخلے کی راہ نکالی لیکن وہ میرے پیچھے وہاں بھی پہنچ گیا اور مجبوراً مجھے وہاں سے نکلنا پڑا"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صدر کا بجھا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا کیونکہ عمران کی بات سن کر انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ عمران کمپلیکس کا

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

کچھ نہیں بگاڑ سکا اور اسے ناکام واپس جانا پڑا ہے۔

"اس بار ناکامی تمہارے مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔ تم کمپلیکس سے نکل جانے میں تو کامیاب ہو گئے ہو لیکن اب اسرائیل سے زندہ نہیں نکل سکو گے"۔۔۔۔ صدر نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے یہ فون کال اس لئے کی ہے تاکہ آپ خوامخواہ چیکنگ کے چکر میں بے گناہ افراد کو نہ مارتے رہیں۔ میں اس وقت لوبان سے بات کر رہا ہوں اور ابھی نصف گھنٹے بعد ہم یہاں سے بھی پرواز کر جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو صدر کا چہرے بے اختیار گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا جبکہ کرنل ڈیوڈ کے چہرے پر فاخرانہ مسکراہٹ ابھر آئی تھی کیونکہ عمران نے یہ بات کہہ کر انہیں بتا دیا تھا کہ عمران ناکام واپس جانے پر مجبور ہو گیا تھا۔

"یہ تو وقت بتائے گا کہ تم سچ کہہ رہے ہو یا نہیں"۔۔۔۔ صدر نے جواب دیا۔

"سارا مسئلہ تو وقت کا ہے۔ بہرحال یہ میرا احسان سمجھیں کہ میں آپ کو نصف گھنٹے کا وقت دے رہا ہوں اگر آپ کمپلیکس میں موجود سائنس دانوں کی زندگیاں بچانا چاہتے ہیں تو نصف گھنٹے کے اندر اندر انہیں کمپلیکس سے باہر نکال لیں میں نہیں چاہتا کہ لانگ برڈ کمپلیکس کے ملبے سے آپ کو اپنے قابل سائنس دانوں کی لاشیں بھی نکالنی پڑیں حالانکہ یہ سائنس دان پاکیشیا کے خلاف کام کر رہے ہیں لیکن بہرحال وہ پھر بھی سائنس دان تو ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صدر

صاحب اور کرنل ڈیوڈ کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر ہارنگ بھی اچھل پڑا

"بکواس مت کرو۔ اب تم ناکام ہو جانے کے بعد اس طرح اپنی خفت مٹانا چاہتے ہو۔ ہم نے کمپلیکس کی مکمل چیکنگ کر لی ہے۔ وہ محفوظ ہے"۔۔۔۔ صدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے اپنا انسانی فرض ادا کر دیا ہے۔ اب آپ جانیں اور آپ کا کام۔ ٹھیک نصف گھنٹے بعد آپ کا لانگ برڈ سیلڈ کمپلیکس راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو جائے گا۔ تب آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ میں بکواس کر رہا ہوں یا سچ کہہ رہا ہوں اور یہ بھی بتا دوں کہ اب اگر آئندہ اسرائیل نے پاکیشیا کے خلاف اس طرح کی کوئی پلاننگ کی تو آئندہ نہ صرف وہ پراجیکٹ تباہ ہو گا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ پریزیڈنٹ ہاؤس کا بھی یہی حشر ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ صدر نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھا اور پھر بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ ان کی پیشانی پر پسینے کے قطرے ابھر آئے تھے۔

"یہ۔ یہ تو کچھ اور کہہ رہا ہے جبکہ آپ کہہ رہے تھے کہ آپ نے وہاں مکمل چیکنگ کی ہے"۔۔۔۔ صدر نے کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"سر۔ یہ بکواس کر رہا ہے۔ آپ ڈاکٹر ہارنگ صاحب سے پوچھ لیں۔ میں نے ڈاکٹر ہارنگ اور ان کے ساتھیوں سمیت انتہائی جدید ترین آلات کی مدد سے پورے کمپلیکس کو چیک کیا ہے اور ویسے بھی

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

اگر وہ ہمسایہ ملک سے بول رہا ہے تو اتنے فاصلے سے وہ کسی طرح بھی کمپلیکس کو تباہ نہیں کر سکتا۔ وہ صرف خفت مٹا رہا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کرنل صاحب کی بات درست ہے جناب۔ میں نے ان کے ساتھ چیکنگ کی ہے۔ ہم نے ایک ایک مشین چیک کی ہے اس کے علاوہ غلے کے گوداموں تک چیک کئے ہیں"---- ڈاکٹر ہارنگ نے جواب دیا۔

"لیکن عمران کا آج تک کا ریکارڈ تو یہی رہا ہے کہ اس نے کبھی اس طرح غلط بیانی نہیں کی"---- صدر صاحب نے کہا۔

"اس بار وہ یقیناً غلط بیانی ہی کر رہا ہے سر"---- کرنل ڈیوڈ نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"لیکن اس کے باوجود میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ آپ ڈاکٹر ہارنگ یہیں سے اپنے کمپلیکس میں فون کریں اور سب لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ فوراً کمپلیکس سے نکل کر اس سے دور چلے جائیں"۔ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر"---- دوسری طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"لانگ برڈ کمپلیکس کا نمبر ملائیں۔ جلدی کریں"---- صدر نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی بج اٹھی تو صدر نے رسیور اٹھا لیا۔

"جناب۔ کمپلیکس کے نمبر پر ٹیپ چل رہا تھا جو ایک ماہ پہلے لئے معطل کر دیا گیا ہے"---- دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے کہا تو صدر بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ اوہ۔ جلدی کرو۔ ٹرانسمیٹر لے کر یہاں آؤ۔ جلدی۔ فوراً"۔ صدر نے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"یہ آپ نے وہاں ٹیپ کیوں لگا رکھی ہے۔ کیا ضرورت ہے اس کی"---- صدر نے سخت لہجے میں ڈاکٹر ہارنگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ سر۔ وہ سر۔ حفاظتی اقدام کے سلسلے میں"---- ڈاکٹر ہارنگ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب یہ حفاظتی اقدام الٹا ہمارے خلاف جا رہا ہے"---- صدر نے کہا۔

"جناب۔ میں نے آپ کو رپورٹ دی تھی کہ ڈاکٹر ہارنگ صاحب چونکہ کمپلیکس سے باہر چلے گئے تھے اس لئے انہوں نے نمبر پر ٹیپ لگا دی تھی جو بعد میں انہوں نے ہٹائی ہی نہیں"---- کرنل ڈیوڈ نے موقع دیکھتے ہی کہا۔

"یہ ایسی باتیں کرنے کا وقت نہیں ہے"---- صدر نے پریشان سے لہجے میں کہا اور پھر وہ کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے بیٹھتے ہی کرنل ڈیوڈ اور ڈاکٹر ہارنگ بھی جو اس وقت سے مسلسل کھڑے تھے اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"اوہ۔ اوہ۔ وقت گزرتا جا رہا ہے اور ٹرانسمیٹر نہیں آرہا"۔ صدر نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی مزید بات کرتا اندرونی دروازہ کھلا اور صدر کا سیکرٹری ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر صدر صاحب کے سامنے رکھ دیا اور پھر تیزی سے واپس چلا گیا۔

"صدر صاحب نے خود ہی ٹرانسمیٹر پر لانگ برڈ کمپلیکس کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر ڈاکٹر ہارنگ کی طرف بڑھا دیا۔

"آپ اطمینان سے بیٹھے ہیں۔ جلدی بات کریں اور نکالیں اپنے آدمیوں کو"۔۔۔۔ صدر نے تلخ لہجے میں کہا تو ڈاکٹر ہارنگ تیزی سے اٹھ کر میز کی طرف بڑھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ڈاکٹر ہارنگ کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد کال رسیور کرنے والا بلب جل اٹھا لیکن فوراً ہی دوبارہ بجھ گیا دوسری طرف سے کسی نے کال کا جواب نہ دیا تھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے کال کیوں اٹنڈ نہیں کی جا رہی"۔۔۔۔ صدر صاحب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ کال رسیور تو کی گئی ہے بلب تو جلا ہے لیکن پھر بجھ گیا ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے پریشان سے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر کال کرنا شروع کر دی۔ لیکن مسلسل اور بار بار کال دینے کے باوجود دوسری طرف سے کال اٹنڈ نہ کی گئی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ آخر یہ کیا ہو رہا ہے۔ کیوں کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی"۔۔۔۔ صدر نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈاکٹر ہارنگ کوئی جواب دیتا ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور صدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ صدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"جناب۔ ملٹری ہیڈ کوارٹر سے سیکنڈ کمانڈر انچیف آپ سے فوراً بات کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"کیوں۔ یہ وقت ہے بات کرنے کا۔ بہرحال بات کراؤ"۔ صدر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہیلو سر۔ میں کمانڈر ہاورڈ بول رہا ہوں سر۔ ملٹری ہیڈ کوارٹر سے"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے وحشت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔ کیا ہوا ہے"۔۔۔۔ صدر نے اس کے لہجے پر چونکتے ہوئے کہا۔

"سر۔ تل ابیب کے نواح میں اسوند ریلوے اسٹیشن کے ساتھ وسیع علاقے میں خوفناک دھماکے ہو رہے ہیں جناب۔ یوں لگ رہا ہے جیسے زمین کے اندر کوئی خوفناک آتش فشاں پھٹ پڑا ہو انتہائی خوفناک دھماکے ہو رہے ہیں سر۔ اور مسلسل جاری ہیں۔ میں نے سوچا کہ وہاں جانے سے پہلے آپ کو اطلاع کر دوں۔ میں نے اپنی فورس کو حکم

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

دے دیا ہے کہ وہ سارے علاقے کو گھیر لیں سر۔ کوئی بڑی تخریب کاری ہوئی ہے سر"---- کمانڈر ہاورڈ نے انتہائی متوحش لہجے میں کہا تو صدر کے ہاتھ سے بے اختیار رسیور گر گیا اور انہوں نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران سچ کہہ رہا تھا۔ لانگ برڈ کمپلیکس تباہ ہو گیا۔ یہ وہی دھماکے ہو رہے ہیں۔ اسرائیل کا سب سے بڑا اور سب سے قیمتی پراجیکٹ تباہ ہو گیا۔ سب کچھ تباہ ہو گیا۔ اسرائیل کا مستقبل تباہ ہو گیا"---- صدر نے اس طرح بڑبڑاتے ہوئے کہا جیسے یہ فقرے وہ لاشعوری طور پر بول رہے ہوں اور کرنل ڈیوڈ اور ڈاکٹر ہارنگ دونوں کے چہرے سیاہ پڑ گئے تھے۔

ایک سیاہ رنگ کی کار اور ایک بڑی سی ویگن آگے پیچھے دوڑتی ہوئیں اسرائیل کے ہمسایہ اسلامی ملک لوبان کی سرحد کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ آگے والی کار میں صالح اور اس کے دو ساتھی تھے جبکہ ویگن میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ ویگن کی ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر تھا جبکہ اس کی سائیڈ سیٹ پر جولیا موجود تھی۔ عقبی سیٹ پر عمران اکیلا نیم دراز تھا جبکہ سب سے آخری بڑی سیٹ پر تنویر اور کیپٹن شکیل بیٹھے ہوئے تھے عمران کی آنکھیں بند تھیں جبکہ باقی سب ساتھی نہ صرف جاگ رہے تھے بلکہ ان کے چہرے بھی ستے ہوئے تھے۔ ویگن میں گھمبیر سی خاموشی طاری تھی ماحول میں بڑا تناؤ سا محسوس ہو رہا تھا۔

"آخر ہمیں کیا ضرورت ہے اس طرح بزدلوں کی طرح بھاگنے کی۔ ہم دوبارہ بھی تو اس کمپلیکس پر حملہ کر سکتے ہیں"---- اچانک تنویر

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ ہم نے وہ ڈی کٹ بم بھی تو کمپلیکس میں لگائے تھے۔ ان کا کیا ہوا۔ کیا وہ سب ضائع ہو گئے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"انہیں چارج کرنے کا موقع ہی نہیں مل سکا۔ اگر ہم کچھ دیر اور کمپلیکس میں رہتے تو پھر اس کا نام لانگ برڈ کمپلیکس کی بجائے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا قبرستان ہی رکھا جا سکتا تھا۔ یہ شکر کرو کہ ہماری جانیں بچ گئیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ یہ نئی ساخت کے وائرلیس چارجر بم ہیں پھر انہیں چارج کرنے کا کیا مطلب ہوا"۔۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ان پر باقاعدہ کمپیوٹرائزڈ ڈیوائس لگی ہوئی ہوتی ہے جس پر وائرلیس کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنی پڑتی ہے اس کے بعد ہی اسے ڈی چارج کیا جا سکتا ہے ورنہ نہیں۔ میرا پروگرام تھا کہ میں فارمولا تلاش کرنے کے بعد ان سب کو اطمینان سے چارج کروں گا لیکن تم خود جانتے ہو کہ اس کا موقع ہی نہیں مل سکا"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اس طرح بھاگنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس کی وجہ"۔ تنویر نے اسی طرح تلخ لہجے میں کہا۔

"میں محسوس کر رہا ہوں کہ میری حالت خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میری موت کم از کم اسرائیل

میں نہ ہو بلکہ کسی اسلامی ملک میں ہو۔ چاہے وہ لوبان ہو یا پاکیشیا۔ اس لئے میری مجبوری ہے کہ مجھے فوری فرار ہونا پڑ رہا ہے اور تمہاری مجبوری یہ ہے کہ میں تمہارا لیڈر ہوں اس لئے جہاں لیڈر وہاں ٹیم۔ ویسے بھی اب میں مرنے کے بعد یہاں اکیلا پڑا رہوں گا تم لوگ اور کچھ نہیں تو فاتحہ تو پڑھ ہی دو گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"خبردار۔ اس قسم کی باتیں میرے سامنے مت کیا کرو۔ سیدھی طرح بتاؤ کہ اصل چکر کیا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اصل بات یہ ہے کہ مجھے اصل فارمولا مل گیا ہے اب ہمارے سائنس دانوں کو اس لانگ برڈ کے متعلق پوری تفصیل سے علم ہو جائے گا کہ اس میں کس قسم کی مشینری نصب کی گئی ہے چنانچہ وہ اس کا کوئی نہ کوئی توڑ معلوم کر لیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں نے دیکھ لیا ہے کہ یہ کمپلیکس ناقابل تسخیر ہے ایک بار تو قسمت سے ہم اندر داخل ہو گئے لیکن اب ہم کسی صورت بھی اندر داخل نہیں ہو سکتے۔ اب انہوں نے کمپلیکس کے باہر چاروں طرف فوج کا پہرہ لگا دینا ہے اور وہ بستی والا راستہ بھی اب ہمارے لئے ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا اور کوئی راستہ بھی نہیں ہے اس لئے خوامخواہ وقت ضائع کرنے کا کیا فائدہ۔ اس کے علاوہ تمہیں شاید معلوم نہیں کہ ہماری وجہ سے ریڈ ایگل اور ذاتی طور پر صالح کو بہت بڑا نقصان اٹھانا پڑا ہے اور گو صالح نے کھل کر بات نہیں بتائی لیکن میں نے محسوس کیا ہے کہ شاید اب یہ

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

لوگ مزید ہماری مدد نہ کریں اس لئے بھی میں نے یہی مناسب سمجھا کہ ہم واپس چلے جائیں پھر اگر زندگی رہی تو اسرائیل دور نہیں ہے"۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیسا نقصان۔ کیا وہ اسوند ریلوے اسٹیشن کے قریب اڈے کی بات کر رہے ہیں آپ"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ تو ان کے لئے معمولی بات ہے بلکہ الٹا وہ تو شرمندہ ہے کہ اس کے آدمی زبیر کے زبان کھولنے پر کرنل ڈیوڈ کو اس بستی دوب تک ہمارے پہنچنے کی اطلاع ملی اور وہ وہاں پہنچ گیا۔ اصل بات یہ ہے کہ اس کا چچا سفیان شوبائی اسرائیل کا بہت بڑا آدمی تھا۔ وہ ڈبل ایجنٹ تھا۔ ریڈ ایگل کا بھی بہت بڑا عہدیدار تھا اور ادھر اسرائیلی حکومت کا بھی ایجنٹ تھا اور شاکر سرات کی تنظیم کے بارے میں معلومات اسرائیلی حکومت تک پہنچاتا تھا۔ گو یہ معلومات عام سی ہوتی تھیں لیکن اس طرح وہ ریڈ ایگل کے لئے اسرائیلی حکام اور حکومت سے انتہائی کارآمد معلومات حاصل کر لیتا تھا اور اس کی کارکردگی کے سر پر ریڈ ایگل اسرائیلی حکومت کے خلاف بیحد کامیاب جا رہا تھا اور ویسے بھی وہ مالی لحاظ سے بیحد طاقتور تھا۔ صالح نے میری فرمائش پر کمپلیکس کی مشینری جام کرنے والی خصوصی مشین اور یہ خصوصی ساخت کے ڈی کٹ بم سفیان شوبائی کی معرفت ہی ایکریمیا سے حاصل کئے تھے ورنہ صالح کو یہ دونوں چیزیں شاید نہ مل سکتیں۔ لیکن کرنل ڈیوڈ کو کسی طرح اس بارے میں علم ہو گیا اور اس نے سفیان شوبائی کو

اغوا کیا اور پھر اس پر انتہائی غیر انسانی تشدد کرنے کے بعد آخر کار وہ اس سے یہ باتیں اگلوانے میں کامیاب ہو گیا اور سفیان شوبائی کو اس نے ہلاک کر دیا اور اپنی فورس لے کر وہ سیدھا ہمارے پیچھے سیڈ فارم پہنچ گیا اس سفیان شوبائی کی ہلاکت نے ریڈ ایگل کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے بلکہ یوں سمجھو کہ اس کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے اور یہ سب کچھ ہماری وجہ سے ہوا ہے۔ اس لئے صالح اور اس کے ساتھیوں کا موڈ بدلا ہوا تھا"۔۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب صالح ہمیں لوبانی سرحد کی طرف لے جا رہا ہے ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی دھوکہ نہ دے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ مسلمان دھوکہ نہیں کرتا۔ میں نے جب اسے کہا کہ ہم فوراً اسرائیل چھوڑنا چاہتے ہیں تو اس نے خود ہی آفر کر دی تھی۔ اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اب یہی چاہتا ہے کہ ہم اسرائیل سے چلے جائیں تاکہ وہ ہماری طرف سے مطمئن ہو کر ریڈ ایگل اور ریڈ ہاک کی تنظیم نو کے لئے کام کر سکیں"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس بار ہمارا مشن ادھورا رہا"۔۔۔۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"انسان کا کام کوشش کرنا ہے۔ اسے تکمیل تک پہنچانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے ادھورے کام کو تکمیل تک پہنچا دے۔ آخر وہ قادر مطلق ہے۔ جو چاہے کر سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

کرلیں۔

"ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم لوبان چلے جاؤ ہم یہاں رہ جاتے ہیں اور ہم اس کمپلیکس کو تباہ کرنے کا مشن مکمل کریں"۔ تنویر نے کہا۔

"مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ بہرحال تم سیکرٹ سروس کے ممبر ہو اور جولیا اس کی ڈپٹی چیف ہے لیکن یہ کام تم نے اپنی ذمہ داری پر کرنا ہے۔ میری ذمہ داری نہیں ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے تنویر۔ لوبان پہنچ کر میں چیف سے بات کروں گی پھر اگر چیف نے اس مشن کو مکمل کرنے کی اجازت دے دی تو ٹھیک۔ ورنہ ہم عمران کے ساتھ ہی واپس چلے جائیں گے"۔۔۔۔ جولیا نے فوراً ہی کہا اور تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ آگے جانے والی کار ایک موڑ مڑتے ہی اچانک رک گئی تو صفدر نے بھی ویگن کو بریک لگا دیئے۔ اگلی کار میں سے صالح اتر کر ویگن کی طرف آیا اور پھر وہ ویگن پر چڑھ آیا۔

"عمران صاحب۔ ہم سرحد کے قریب پہنچ گئے ہیں لیکن ہمیں یہاں سے پیدل چلنا پڑے گا ورنہ ہم مارک کر لئے جائیں گے"۔ صالح نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کتنا فاصلہ طے کرنا ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"زیادہ نہیں صرف تین چار کلو میٹر"۔۔۔۔ صالح نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم تیار ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو

گیا۔

"آیئے پھر"۔۔۔۔ صالح نے کہا اور پھر ویگن سے نیچے اتر گیا۔

"ہم میک اپ میں کاغذات کی مدد سے بائی ایئر بھی تو جا سکتے تھے"۔۔۔۔ تنویر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تمام راستوں پر فوج خصوصی چیکنگ کر رہی ہے۔ وہ لوگ اس حد تک پاگل ہو گئے ہیں کہ ہر آدمی کا باقاعدہ میک اپ چیک کیا جا رہا ہے اور معمولی سا مشکوک ہونے کی صورت میں وہ گولی مار دینے میں دریغ نہیں کرتے۔ اب تک وہ چالیس آدمیوں کو شک کی بنا پر گولیوں سے اڑا چکے ہیں۔ اس بار انہوں نے قسم کھا رکھی ہے کہ ہمیں کسی صورت بھی زندہ اسرائیل سے نہیں نکلنے دیں گے"۔ عمران نے ویگن سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"لیکن ان کے خیال کے مطابق تو ہم تل ابیب میں ہوں گے اور کمپلیکس تباہ کرنے کی کارروائی میں مصروف ہوں گے پھر وہ سرحدوں پر اس انداز کی چیکنگ کیوں کر رہے ہیں"۔۔۔۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"انہیں اطلاع مل چکی ہے کہ میں زخمی ہوں اور ہم کمپلیکس سے بھی ناکام فرار ہوئے ہیں اس لئے ان کا خیال ہے کہ ہم اب اسرائیل سے نکلنے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے انہوں نے آج صبح سے یہ کارروائی شروع کر دی ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر صالح کی رہنمائی میں وہ پیدل

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

آگے بڑھتے چلے گئے۔ یہ ناہموار سا پہاڑی علاقہ تھا۔ پھر ایک پہاڑ کے قریب پہنچ کر صالح رک گیا۔

"یہاں سے آگے اسرائیل کی چیک پوسٹ ہے۔ اسے ہم نے کراس کرنا ہے۔ اس کی چیکنگ قریب ہی ایک پہاڑی پر بنی ہوئی اس ایئر پوسٹ سے کی جاتی ہے۔ اس لئے میں نے کار اور ویگن پیچھے چھوڑ دی ہیں۔ چیک پوسٹ پر ہماری بات چیت ہو چکی ہے۔ وہاں ہمارے آدمی موجود ہیں لیکن ہمیں یہاں سے چٹانوں کی اوٹ لے کر آگے بڑھنا ہو گا تاکہ اس ایئر پوسٹ سے ہمیں چیک نہ کیا جا سکے۔ اس لئے پوری طرح محتاط رہیں"۔۔۔۔ صالح نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ انتہائی محتاط انداز میں چٹانوں کی اوٹ لے کر آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک چیک پوسٹ کے قریب پہنچ گئے۔ صالح نے منہ پر ہاتھ رکھ کر آہستہ سے سیٹی بجائی تو چیک پوسٹ سے اس سیٹی کا جواب سیٹی میں ہی دیا گیا۔

"آیئے۔ معاملہ او کے ہے"۔ صالح نے کہا اور آگے بڑھنے لگا اور تھوڑی دیر بعد وہ بڑے محتاط انداز میں چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے چیک پوسٹ کی سائیڈ میں بنے ہوئے کمرے کی اوٹ میں پہنچ گئے۔ وہاں دو اسرائیلی فوجی موجود تھے ان کے ہاتھوں میں گنیں تھیں۔

"اسی طرح آگے نکلتے چلے جاؤ۔ بائیں طرف موڑ مڑنے کے بعد تمہارے آدمی موجود ہیں"۔۔۔۔ ایک فوجی نے آہستہ سے کہا۔

"میں نے واپس بھی آنا ہے"۔۔۔۔ صالح نے کہا۔

"جلدی آؤ۔ کسی بھی لمحے چیکنگ ٹیم پہنچ سکتی ہے"۔۔۔۔ اس فوجی نے جواب دیا اور صالح نے اثبات میں سر ہلا دیا تو وہ دونوں فوجی گھسٹنے کے انداز میں چلتے ہوئے کمرے کی دوسری سائیڈ کی طرف مڑ گئے اور عمران اور اس کے ساتھی پہلے کی طرح انتہائی محتاط انداز میں ایک بار پھر چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس موڑ پر پہنچ گئے جس کی طرف چیک پوسٹ پر موجود فوجی نے اشارہ کیا تھا۔ موڑ مڑتے ہی صالح اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ سامنے گہرائی میں ایک بڑی سی اسٹیشن ویگن موجود تھی جس کے ساتھ ایک مسلح آدمی موجود تھا۔ صالح نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر مخصوص انداز میں اشارہ کیا تو اس مسلح آدمی نے بھی اسی طرح اشارے میں جواب دیا اور پھر وہ سب گہرائی میں اترتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد وہ اس اسٹیشن ویگن کے قریب پہنچ گئے۔

"عمران صاحب۔ یہ یوسف ہے۔ یہ آپ کو نزدیکی بڑے لوبانی شہر تاسار پہنچا دے گا۔ وہاں سے آگے آپ اطمینان سے جا سکتے ہیں۔ یوسف آپ کے لئے سارے کام کرے گا۔ یہ انتہائی بااعتماد آدمی ہے"۔ صالح نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ آپ کا مکمل تعارف صالح نے کرا دیا ہے۔ مجھے آپ جیسے عظیم انساں کی خدمت کر کے خوشی ہو گی"۔۔۔۔ یوسف نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں عمران اور اس کے ساتھیوں سے مصافحہ کیا جبکہ

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

جولیا کو اس نے سر جھکا کر سلام کیا۔

"اب مجھے اجازت دیں عمران صاحب"۔۔۔۔ صالح نے کہا تو عمران نے آگے بڑھ کر صالح کو سینے سے لگا لیا۔

"بہت بہت شکریہ صالح۔ تمہارے احسانات پوری پاکیشیائی قوم پر ہیں۔ ہم اسے ہمیشہ یاد رکھیں گے"۔۔۔۔ عمران نے اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں عمران صاحب۔ یہ تو ہمارا فرض تھا۔ مجھے تو افسوس ہے کہ آپ اس کمپلیکس کو تباہ نہیں کر سکے اور اب حالات بھی ایسے ہو گئے ہیں کہ آپ کا وہاں رکنا ہمارے لئے بھی اور آپ کے لئے بھی خطرناک ہو گیا تھا۔ بہرحال آئندہ آپ جب بھی تشریف لائیں گے تو انشاء اللہ اس بار کی کمی پوری کر دیں گے"۔۔۔۔ صالح نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کی ذات سے مایوس ہونا گناہ ہے جو کام ہم سے ادھورا رہ گیا ہے وہ پورا بھی ہو سکتا ہے۔ خدا حافظ"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صالح مسکراتا ہوا مڑا اور تیزی سے دوبارہ اوپر چڑھتا چلا گیا۔ اوپر پہنچ کر اس نے مڑ کر ہاتھ ہلایا اور پھر آگے بڑھ کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"آؤ بھئی۔ اب ہم لوبانی سرحد میں ہیں۔ آؤ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور وہ سب ویگن میں سوار ہو گئے۔ یوسف نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور ویگن پہاڑی راستوں کے اندر ہی اندر دوڑتی ہوئی اور

چیک پوسٹ سے کافی فاصلے پر جا کر ایک بڑی سڑک پر پہنچ کر مڑی اور پھر تقریباً دو گھنٹوں کے مسلسل سفر کے بعد ایک کافی بڑے شہر میں داخل ہو گئی پھر ویگن ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو کر ایک خاصی بڑی کوٹھی کے پھاٹک پر پہنچ کر رک گئی۔ یوسف ویگن سے نیچے اترا اور اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھل گیا اور ایک لوبانی نوجوان باہر آ گیا۔

"اوہ آپ۔ ٹھیک ہے۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں"۔۔۔۔ نوجوان نے یوسف کو دیکھتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور یوسف جو واپس ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا تھا اس نے ویگن کو آگے بڑھا دیا اور پھر پورچ میں لے جا کر روک دیا۔

"آیئے عمران صاحب"۔۔۔۔ یوسف نے مسکراتے ہوئے کہا اور ویگن سے نیچے اتر گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی ویگن سے نیچے اتر آئے اور چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے سٹنگ روم میں موجود تھے۔

"تمہارا تعلق بھی ریڈ ایگل سے ہے"۔۔۔۔ عمران نے یوسف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں۔ میں لوبانی شاخ کا انچارج ہوں"۔۔۔۔ یوسف نے اثبات میں جواب دیا۔ اسی لمحے وہی نوجوان جس نے پھاٹک کھولا تھا ایک ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں مشروبات کے گلاس رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک ایک گلاس سب کے سامنے رکھ دیا۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"یہ ہمارے اس اڈے کا انچارج ہے۔ اس کا نام رحمت ہے اور رحمت۔ یہ پاکیشیا کے عمران صاحب اور ان کے ساتھی ہیں"۔ یوسف نے اس نوجوان کا تعارف عمران اور اس کے ساتھیوں سے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کا تعارف رحمت سے کرایا۔

"پھر تو ہم رحمت کی پناہ گاہ میں آ گئے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رحمت اور یوسف دونوں ہنس پڑے۔

"رحمت۔ تم جا کر کھانے کا انتظام کرو"۔۔۔۔ یوسف نے رحمت سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ رحمت نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب۔ اب آپ کا جو پروگرام ہے وہ مجھے بتا دیں تاکہ میں اس کے مطابق کارروائی کر سکوں"۔۔۔۔ یوسف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"فی الحال تو تم مجھے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر لا دو تاکہ میں اسرائیل کے صدر کو اطلاع کر دوں کہ وہ اسرائیل کی سرحدوں سے چیکنگ پارٹیاں ہٹا لیں ورنہ خوامخواہ ہمارے شک کی بنا پر بے گناہ افراد مارے جاتے رہیں گے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں لے آتا ہوں"۔۔۔۔ یوسف نے جواب دیا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"کیا تم واقعی یہ اطلاع دینے کے لئے کال کر رہے ہو"۔۔۔۔ جولیا

نے حیران ہو کر کہا۔

"اس کے ساتھ ساتھ میں ان سے درخواست بھی کروں گا کہ وہ ہمارا ادھورا چھوڑا ہوا مشن مکمل کر دیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا کے ساتھ ساتھ باقی سب ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا وہ کمپلیکس تباہ ہو سکتا ہے۔ مگر کیسے"۔ جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا گناہ ہے۔ جو کام ہم ادھورا چھوڑ آئے ہیں وہ اگر چاہے تو انہی اسرائیلیوں کے ہاتھوں سے مکمل کرا دے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی یوسف کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر تھا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر اس کے ہاتھ سے لے لیا اور پھر اس پر لانگ برڈ کمپلیکس کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کو ایک سائیڈ پر رکھی ہوئی تپائی پر رکھ دیا۔

"یہاں سے تل ابیب فون کرنا ہو تو رابطہ نمبر کیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے میز پر رکھے ہوئے فون کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا تو یوسف نے رابطہ نمبر بتا دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا۔ فون میں موجود لاؤڈر کا بٹن دبایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریزیڈنٹ"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

اسرائیل کے صدر کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"پرائم منسٹر سپیکنگ۔ صدر سے بات کراؤ"۔۔۔۔ عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا تو ساتھ بیٹھا ہوا یوسف بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"صدر صاحب سپیشل میٹنگ لے رہے ہیں جناب"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سپیشل میٹنگ۔ کون کون شامل ہے"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر اسی بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر۔ جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ اور ڈاکٹر ہارنگ کے ساتھ میٹنگ ہو رہی ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ پھر ابھی بات کراؤ۔ فوراً۔ میں نے ان کی موجودگی میں ہی بات کرنی ہے۔ اٹ از ایمرجنسی"۔۔۔۔ عمران نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا گیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت چمک ابھر آئی تھی۔

"ہیلو سر۔ صدر صاحب سے بات کریں"۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ملٹری سیکرٹری کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو میں علی عمران بول رہا ہوں۔ معاف کیجئے مجھے یقین تھا کہ اگر میں نے اپنا نام لیا تو آپ کا ملٹری سیکرٹری آپ سے میری بات نہ

کرائے گا۔ اس لئے مجبوراً مجھے پرائم منسٹر کے لہجے اور آواز میں بات کرنی پڑی"۔۔۔۔ عمران نے چہکتے ہوئے کہا۔

"کہنا کیا چاہتے ہو تم"۔۔۔۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد صدر کی سپاٹ سی آواز سنائی دی۔

"اس بار میں آپ سے جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ کی کارکردگی کی تعریف کرنا چاہتا ہوں۔ کرنل ڈیوڈ نے واقعی کسی بھوت کی طرح میرا پیچھا کیا ہے۔ میں نے بڑی مشکل سے لانگ برڈ کمپلیکس میں داخلے کی راہ نکالی لیکن وہ میرے پیچھے وہاں بھی پہنچ گیا اور مجبوراً مجھے وہاں سے نکلنا پڑا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس بار ناکامی تمہارے مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔ تم کمپلیکس سے نکل جانے میں تو کامیاب ہو گئے ہو لیکن اب اسرائیل سے زندہ نہیں نکل سکو گے"۔۔۔۔ صدر صاحب کی آواز میں تفاخرانہ پن نمایاں تھا۔

"میں نے یہ فون کال اس لئے کی ہے تاکہ آپ خوامخواہ چیکنگ کے چکر میں بے گناہ افراد کو نہ مارتے رہیں۔ میں اس وقت لوبان سے بات کر رہا ہوں اور ابھی نصف گھنٹے بعد ہم یہاں سے بھی پرواز کر جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تو وقت بتائے گا کہ تم سچ کہہ رہے ہو یا نہیں"۔ صدر نے جواب دیا۔

"سارا مسئلہ تو وقت کا ہے۔ بہرحال یہ میرا احسان سمجھیں کہ میں

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

آپ کو نصف گھنٹے کا وقت دے رہا ہوں۔ اگر آپ کمپلیکس میں موجود سائنس دانوں کی زندگیاں بچانا چاہتے ہیں تو نصف گھنٹے کے اندر اندر انہیں کمپلیکس سے باہر نکال لیں۔ میں نہیں چاہتا کہ لانگ برڈ کمپلیکس کے ملبے سے آپ کو اپنے قابل سائنس دانوں کی لاشیں بھی نکالی پڑیں حالانکہ یہ سائنس دان پاکیشیا کے خلاف کام کر رہے ہیں لیکن بہرحال وہ پھر بھی سائنس دان تو ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو عمران کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔ ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے اور آنکھوں میں چمک آگئی تھی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ عمران دانستہ بھی غلط بات نہیں کرتا اس لئے اگر وہ کہہ رہا ہے کہ نصف گھنٹے بعد کمپلیکس تباہ ہو جائے گا تو اس نے یقیناً اس کا کوئی نہ کوئی بندوبست بہرحال کر رکھا ہو گا۔

"بکواس مت کرو۔ اب تم ناکام ہو جانے کے بعد اس طرح اپنی خفت مٹانا چاہتے ہو۔ ہم نے کمپلیکس کی مکمل چیکنگ کر لی ہے وہ محفوظ ہے"۔ دوسری طرف سے اسرائیل کے صدر کی انتہائی غصیلی آواز سنائی دی۔

"میں نے اپنا انسانی فرض ادا کر دیا ہے۔ اب آپ جانیں اور آپ کا کام۔ ٹھیک نصف گھنٹے بعد آپ کا لانگ برڈ سیلڈ کمپلیکس راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو جائے گا تب آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ میں بکواس کر رہا ہوں یا سچ کہہ رہا ہوں۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ اب اگر آئندہ اسرائیل نے پاکیشیا کے خلاف اس طرح کی کوئی پلاننگ کی تو آئندہ نہ

صرف وہ پراجیکٹ تباہ ہو گا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ پریذیڈنٹ ہاؤس کا بھی یہی حشر ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"نانسنس۔ ملک کا صدر ہے اور بات کرنے کی تمیز نہیں"۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا ضرورت ہے انہیں نصف گھنٹے کی مہلت دینے کی۔ جو کچھ کرنا ہے فوری کر دو دشمن کو مہلت دینا خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے"۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ وہاں پانچ چھ سو افراد ہیں اور میں اس طرح کے قتل عام کا قائل نہیں ہوں"۔۔۔۔ عمران نے اس بار نارمل لہجے میں جواب دیا۔

"وہ پاکیشیا کے کروڑوں بے گناہ افراد کے قتل عام کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں اور تم پانچ چھ سو افراد کا رونا رو رہے ہو"۔۔۔۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ یہودی ہیں اور ہم الحمدللہ مسلمان۔ اور ان دونوں میں فرق تو بہرحال ہے"۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا واقعی نصف گھنٹے بعد کمپلیکس تباہ ہو جائے گا"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میں کسی مشن کو ادھورا چھوڑنے کا قائل نہیں ہوں۔ میں وہاں سے اس لئے فوری آگیا ہوں کہ مجھے معلوم ہے کہ اس کمپلیکس

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

کی تباہی اسرائیل کو پاگل کر دے گی اور پھر ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ پاگل کتوں کی طرح ہماری تلاش شروع کر دیں اور ہمارا وہاں سے نکلنا مسئلہ بن جائے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کہ ڈی کٹ بم چارج ہی نہیں ہوئے"۔ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ واقعی چارج نہیں ہوئے۔ میں نے غلط نہیں کہا تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کس طرح تباہ ہو جائے گا کمپلیکس۔ بولو"۔۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"دیکھو دعا تو کی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑا رحیم و کریم ہے۔ مجھ جیسے گنہگار کی دعا بھی تو قبول ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ مجھے اجازت دیں میں نے کچھ تھوڑے سے کام کرنے ہیں۔ اگر میرے لائق کوئی خدمت ہو تو میں حاضر ہوں"۔ یوسف نے اٹھتے ہوئے کہا۔ شاید اس نے محسوس کر لیا تھا کہ اس کی موجودگی کی وجہ سے عمران کے ساتھی اس سے کھل کر بات نہیں کر رہے۔

"صالح سے اگر فوری رابطہ کرنا ہو تو اس کا کیا طریقہ ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"آپ فون بھی کر سکتے ہیں اور ٹرانسمیٹر پر بھی بات ہو سکتی ہے"۔

یوسف نے جواب دیا۔

"فون نمبر بھی بتا دو اور فریکونسی بھی۔ شاید ضرورت پڑ جائے"۔ عمران نے کہا تو یوسف نے فون نمبر اور فریکونسی دونوں بتا دیئے۔

"او کے۔ اب تم نے ہمارے کاغذات تیار کرانے ہیں تاکہ ہم پاکیشیا واپس جا سکیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کا بندوبست ہو جائے گا"۔۔۔۔ یوسف نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور یوسف سلام کر کے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"اب بولو۔ اصل چکر کیا ہے۔ کس طرح تباہ ہو گا کمپلیکس"۔ جولیا نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آدھا گھنٹہ گزرنے دو۔ جو کچھ ہو گا تمہارے سامنے ہو گا۔ یہ پیچیدہ تکنیکی کام ہے اس لئے اس کی وضاحت کرنے بیٹھ گیا تو وہ صرف سائنس دان ہی نہیں کمپلیکس میں نصب تمام مشینری بھی اکھاڑ کر لے جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے اسرائیل کے صدر کو فارمولے کے بارے میں نہیں بتایا جبکہ ڈاکٹر ہارنگ بھی وہاں موجود تھا۔ اس نے لازماً صدر کو رپورٹ دی ہو گی کہ آپ اصل فارمولا لے اڑے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"اس کا انتظام میں کر کے ہی آیا تھا۔ ڈاکٹر ہارنگ نے ہوش میں آنے کے بعد سب سے پہلے اسے ہی چیک کیا ہو گا اور چونکہ اس کے

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

نقطہ نظر سے یہ سیف اس کے علاوہ اور کوئی کھول ہی نہیں سکتا اس لئے سیف کو اسی طرح بند دیکھ کر وہ مطمئن ہو گیا ہو گا اور اس نے مزید بھی اطمینان کیا ہو گا تو صرف اتنا کہ سیف کھول کر دیکھا ہو گا کہ اندر فارمولا ہے یا نہیں اسی لئے تو صدر نے مجھ سے فارمولے کی بات نہیں کی ورنہ اگر ڈاکٹر ہارنگ کو علم ہو جاتا تو وہ لازماً صدر کو یہ بتا دیتا کہ میں فارمولا لے اڑا ہوں"---- عمران نے کہا۔

"آپ نے بھی تو اس بارے میں کوئی بات نہیں کی"---- صفدر نے کہا۔

"میں نے تو جان بوجھ کر نہیں کی کیونکہ کمپلیکس تباہ ہو گا تو وہ لوگ سمجھ لیں گے کہ فارمولا بھی ساتھ ہی جل گیا ہے ورنہ اگر انہیں معلوم ہو جاتا کہ فارمولا میں لے اڑا ہوں تو پھر لامحالہ ان کے ایجنٹ اس فارمولے کے حصول کے لئے ہمارے پیچھے لگ جاتے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہیں معلوم ہو جاتا کہ پاکیشیا بھی اس فارمولے سے لانگ برڈ بنا سکتا ہے اور اس لانگ برڈ سے اگر اسرائیل پاکیشیا کے ایٹمی مراکز تباہ کر سکتا ہے تو پاکیشیا بھی اسرائیل کے ایٹمی مراکز اور لیبارٹریاں تباہ کر سکتا ہے اس لئے وہ لامحالہ ہمارا پیچھا کرتے جبکہ اب وہ مطمئن رہیں گے اور ہمارے سائنس دان بھی اطمینان سے اس پر کام کرتے رہیں گے"---- عمران نے جواب دیا۔

"لیکن وہ وہاں سے سیف کھول کر فائل بھی تو اٹھا کر لے جا سکتے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"وہ سیف ڈاکٹر ہارنگ کی آواز سے کھلتا ہے اور ڈاکٹر ہارنگ پریذیڈنٹ ہاؤس میں میٹنگ میں موجود ہے اور نصف گھنٹے میں وہ وہاں پہنچ کر سیف کھول کر واپس باہر نہیں آ سکتا"۔ عمران نے جواب دیا تو صفدر نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم واقعی بروقت انتہائی ذہانت کی باتیں سوچ لیتے ہو۔ پتہ نہیں تم کھاتے کیا ہو"---- تنویر نے اپنی عادت کے مطابق کھل کر تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"آغا سلیمان پاشا کے ہاتھ کی پکی ہوئی مونگ کی دال۔ لیکن ایک بات بتا دوں آغا سلیمان پاشا کے ہاتھ کی پکی ہوئی مونگ کی دال ذہانت تو بڑھا دے گی مگر دولت غائب ہو جائے گی۔ کہو تو سلیمان پاشا کو تمہارے فلیٹ پر بھجوا دوں"---- عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"میرا خیال ہے کہ نصف گھنٹہ تو ہو گیا ہو گا"---- جولیا نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ دو منٹ رہ گئے ہیں"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف تپائی پر رکھا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"اوہ۔ تو اس بار آپ نے یہ ڈیوائس استعمال کی ہے۔ حیرت ہے۔ واقعی اب تو سلیمان کے ہاتھ کی پکی ہوئی مونگ کی دال ہی کھانا ہی پڑے گی"---- اب تک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

عمران سمیت سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کس ڈیوائس کی بات کر رہے ہو"۔۔۔۔ صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"میں مسلسل یہ سوچ رہا تھا کہ عمران صاحب آخر کس طرح یہاں بیٹھ کر اسرائیل میں ان ڈی کٹ بموں کو ڈی چارج کریں گے اور حقیقت یہ ہے کہ میری سمجھ میں کچھ نہ آ رہا تھا کیونکہ واقعی ان بموں کو چارج نہیں کیا گیا تھا اور پھر فاصلہ بھی زیادہ ہے لیکن اب جیسے ہی عمران صاحب نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر سامنے رکھا ہے تو بات میری سمجھ میں آ گئی ہے اور میں سمجھ گیا ہوں یہ حقیقتاً بے پناہ ذہانت کی بات ہے۔ ایسی ذہانت کہ جسے بے مثل کہا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا کے چہرے پر ایسے تاثرات بکھر گئے جیسے کیپٹن شکیل نے عمران کی ذہانت کی بات نہ کی ہو بلکہ خود جولیا کی ذہانت کی داد دی ہو۔

"لیکن کیسے۔ کچھ ہمیں بھی تو سمجھاؤ"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ڈی کٹ وائرلیس چارجر ہیں۔ عمران صاحب نے انہیں جب ہمیں نصب کرنے کا کہا تھا تو میں نے دیکھا تھا کہ ان بموں پر موجود وائرلیس چارجر اوپن ہے۔ مطلب یہ کہ جس وقت چاہیں ان پر کوئی مخصوص فریکونسی ایڈ جسٹ کی جا سکتی ہے لیکن پھر ہمیں وہاں سے فوری نکلنا پڑا اور ہم انہیں چارج نہ کر سکے لیکن اب عمران صاحب نے ٹرانسمیٹر پر لانگ برڈ کمپلیکس کی مخصوص فریکونسی ایڈ جسٹ کر دی ہے۔ اب جیسے ہی اس فریکونسی پر کال کریں گے لانگ برڈ کمپلیکس میں

نصب تمام ڈی کٹ بم اوپن ہونے کی وجہ سے خود بخود اس فریکونسی پر ایڈ جسٹ ہو جائیں گے۔ اس کے بعد جیسے ہی دوسری طرف سے ٹرانسمیٹر کال رسیو کی جائے گی وہ ڈی چارج ہو کر پھٹ جائیں گے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو سب حیرت سے آنکھیں پھاڑے رہ گئے۔

"اب مجھے آغا سلیمان پاشا سے پوچھنا پڑے گا کہ تنخواہ تو مجھ سے وصول کرتے ہو اور مونگ کی دال کیپٹن شکیل کو کھلا دیتے ہو"۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا تو کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں مسرت کی چمک ابھر آئی۔

"اس کا مطلب ہے کہ میرا آئیڈیا درست ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تم نے واقعی حیرت انگیز ذہانت کا مظاہرہ کیا ہے کیپٹن شکیل۔ یہ اس قدر تکنیکی اور پیچیدہ مسئلہ تھا کہ میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آپ لوگوں کو کیسے سمجھاؤں گا لیکن تم نے میری مشکل حل کر دی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"او کے۔ اب اس مشن کو مکمل کر ہی دیا جائے"۔۔۔۔ عمران نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کال دیتے ہوئے کہا اور پھر بار بار کال دیتا رہا۔ لیکن کال رسیو کرنے والا بلب بھی نہ جلا اور کال رسیو بھی نہ کی گئی تو عمران کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

"یہ کیا ہوا۔ یہ کال کیوں رسیو نہیں کی جا رہی جبکہ میں نے پریذیڈنٹ کا نام اسی لئے استعمال کیا ہے کہ کال لازماً رسیو کر لی جائے گی"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر کال دوہرانا شروع کر دی لیکن مسلسل کال دینے کے باوجود دوسری طرف سے جب کال رسیو نہ کی گئی تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے بٹن آف کر دیا۔

"واقعی جب اللہ تعالیٰ کو منظور نہ ہو تو انسان کی ذہانت دھری کی دھری رہ جاتی ہے۔ یقیناً لانگ برڈ کمپلیکس کی فریکونسی تبدیل کر دی گئی ہے اور اب یہ تباہ نہیں ہو سکتا"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران کے ساتھیوں کے چہرے مایوسی سے لٹک گئے۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ آپ کی کال سے پہلے ہی لانگ برڈ کمپلیکس تباہ ہو چکا ہے۔ اس لئے کال رسیو نہیں کی جا رہی"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو اس بار محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً عمران سمیت سب ساتھی اچھل پڑے۔

"وہ کیسے"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ سے پہلے صدر صاحب ٹرانسمیٹر کال کر چکے ہوں گے۔ سائنس دانوں کو وہاں سے نکالنے کے لئے اور ظاہر ہے انہوں نے بھی یہی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے ہی کال کی ہو گی۔ نتیجہ یہ کہ کمپلیکس تباہ ہو گیا"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن وہ تو فون کریں گے۔ ٹرانسمیٹر کال کیوں کریں گے"۔ عمران

نے کہا۔

"فون پر تو ٹیپ لگی ہوئی ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی تم نے درست کہا ہے اور اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ اب تو مجھے تمہارے ہاتھ کی پکی ہوئی مونگ کی دال کھانا پڑے گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

"چیک تو کرو کسی طرح"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ابھی ہو جاتا ہے چیک۔ اسی چیکنگ کے لئے تو میں نے یوسف سے صالح کا فون نمبر اور ٹرانسمیٹر فریکونسی لی تھی"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر پر صالح کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ صالح اٹنڈنگ یو۔ خیریت عمران صاحب۔ کوئی گڑبڑ تو نہیں ہو گئی۔ اوور"۔۔۔۔ صالح کی انتہائی پریشانی میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ارے نہیں۔ سب ٹھیک ہے۔ تم اس وقت کہاں موجود ہو۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"میں تل ابیب کے نواح میں ہوں کیوں۔ اوور"۔۔۔۔ صالح نے

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

کہا۔

"میں نے اسرائیل کا لانگ برڈ کمپلیکس تباہ کر دیا ہے۔ لیکن اب ہم نے چیکنگ کرنا تھی کہ کیا وہ مکمل طور پر تباہ ہوا ہے یا نہیں۔ اس لئے تمہیں کال کیا ہے۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لانگ برڈ کمپلیکس تباہ کر دیا ہے آپ نے۔ وہ کیسے۔ آپ تو لوبان چلے گئے تھے۔ اوور"۔۔۔۔ صالح کے لہجے میں انتہائی حیرت تھی۔

"لوبان میں بھی تو اللہ تعالیٰ دعا سن سکتا ہے۔ تم اس بات کو چھوڑو اور چیک کر کے مجھے بتاؤ کہ کیا ہوا ہے۔ ہم اس وقت یوسف کے اڈے پر موجود ہیں جس کا انچارج رحمت ہے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تو واپسی میں یہاں ایک اڈے پر رک گیا تھا۔ میں فوراً وہاں جاتا ہوں پھر آپ کو کال کر دوں گا۔ مجھے فون نمبر معلوم ہے آپ میری کال کا انتظار کریں"۔۔۔۔ صالح نے کہا۔

"او کے۔ پوری طرح چیک کر کے کال کرو۔ میں انتظار کر رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے تک وہ سب کال کا شدت سے انتظار کرتے رہے اور اسی سلسلے میں باتیں بھی کرتے رہے۔ ایک گھنٹے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی اشتیاق کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ہیلو۔ عمران بول رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں صالح بول رہا ہوں جناب۔ آپ نے تو واقعی محیر العقول کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اسرائیل کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ اب سالوں تک اسرائیل کو لگایا ہوا آپ کا یہ زخم تازہ رہے گا۔ میری طرف سے مبارک باد قبول کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے صالح کی انتہائی پرجوش آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔ باقی سب ساتھیوں کے چہرے بھی کھل اٹھے تھے۔ کیپٹن شکیل کے لبوں پر بھی مسکراہٹ رینگتی صاف دکھائی دے رہی تھی۔

"شکریہ۔ بہرحال تفصیل کیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لانگ برڈ کمپلیکس اور اس کے ارد گرد کا پورا علاقہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ اس قدر خوفناک تباہی ہوئی ہے کہ دیکھنے والوں نے بتایا ہے کہ یوں لگ رہا تھا جیسے زمین سے اچانک سینکڑوں آتش فشاں پھٹ پڑے ہوں۔ پورے اسرائیل میں یہودیوں پر سوگ کی سی کیفیت طاری ہے۔ ویل ڈن عمران صاحب۔ آپ واقعی عظیم ہیں۔ ویل ڈن"۔۔۔۔ دوسری طرف سے صالح واقعی حد درجہ پرجوش انداز میں بول رہا تھا۔

"شکریہ۔ یہ سب کچھ خاص طور پر تمہاری مدد سے ممکن ہو سکا ہے۔ اس لئے اصل مبارکباد کے حقدار تم ہو"۔ عمران نے کہا۔

"آپ واقعی عظیم ظرف کے مالک ہیں عمران صاحب۔ میں آپ کی عظمت کو سلام کرتا ہوں"۔۔۔۔ صالح نے کہا۔

"ایک بار پھر شکریہ۔ اچھا خدا حافظ۔ زندگی رہی تو پھر ملاقات ہو

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

گی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تمہارا آئیڈیا درست نکلا ہے کیپٹن شکیل۔ ورنہ میں تو واقعی مایوس ہو گیا تھا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس لحاظ سے دیکھا جائے تو لانگ برڈ کمپلیکس کو خود اسرائیل کے صدر نے اپنے ہاتھوں سے تباہ کر دیا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران سمیت سب ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"ہاں۔ واقعی اور شاید اسے یہ معلوم ہی نہ ہو کہ یہ سب کچھ اس کے اپنے ہاتھوں ہوا ہے۔ اسے معلوم ہونا چاہئے"۔۔۔۔ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی۔ ورنہ بیچارے کرنل ڈیوڈ کی شامت آ جائے گی۔ صدر کا سارا غصہ اس پر نکلے گا اور وہ میرا دوست ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ آف ایکریمیا بول رہا ہوں۔ ہمارے پریذیڈنٹ صاحب آپ کے پریذیڈنٹ سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں"۔ عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ بات تو ہاٹ لائن پر ہی ہوتی ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف

سے بولنے والی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ اس وقت پریذیڈنٹ ہاؤس میں موجود نہیں ہیں بلکہ ناراک میں ہیں"۔۔۔۔ عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ اسرائیل بول رہا ہوں۔ صدر صاحب ایک اہم میٹنگ میں مصروف تھے لیکن آپ کی کال کی وجہ سے وہ میٹنگ چھوڑ کر اپنے خصوصی کمرے میں پہنچ رہے ہیں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہیلو۔ بات کرائیں۔ صدر صاحب لائن پر آ چکے ہیں"۔ چند لمحوں بعد ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو صدر صاحب۔ مجھے ابھی ابھی اطلاع دی گئی ہے کہ تل ابیب میں آپ کا کوئی اہم پراجیکٹ تباہ ہو گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے باوقار اور خالصتاً ایکریمی لہجے میں کہا۔

"ہاں جناب۔ اسرائیل کا انتہائی اہم ترین پراجیکٹ تباہ کر دیا گیا ہے۔ اس وقت پوری اسرائیلی قوم سوگ میں ڈوبی ہوئی ہے"۔ اسرائیل کے صدر نے انتہائی درد بھرے لہجے میں کہا۔

"تباہ کر دیا گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا کوئی تخریب کاری ہوئی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں جناب۔ دشمن ایجنٹوں کی کارروائی ہے"۔۔۔۔ اسرائیل

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}

Scanned & PDF Copy by RFI

کے صدر نے جواب دیا۔

"لیکن ہمیں تو اطلاع ملی ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھوں سے یہ پراجیکٹ تباہ کیا ہے"---- عمران نے کہا۔

"یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ میں اپنا اس قدر اہم پراجیکٹ اپنے ہاتھوں سے تباہ کر دوں"---- صدر نے انتہائی ناراض لہجے میں کہا۔

"صدر صاحب۔ ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ ایکریمیا کے صدر تو بعد میں آپ سے افسوس کرتے رہیں گے۔ میں نے سوچا کہ میں پہلے افسوس کر لوں"۔ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم۔ تم----" اسرائیل کے صدر نے رک رک کر کہا لیکن وہ فقرہ مکمل نہ کر سکے۔

"مجبوری تھی ورنہ اس وقت جو کچھ آپ پر اور اسرائیل پر گزر رہی ہے آپ نے میری کال اٹنڈ نہ کرنی تھی لیکن میں آپ کو اصل حقیقت بتانا ضروری سمجھتا تھا کہ لانگ برڈ کمپلیکس میں نے تباہ نہیں کیا بلکہ یہ تباہی آپ کے اپنے ہاتھوں ہی ہوئی ہے۔ میں نے تو صرف اتنا کیا تھا کہ لانگ برڈ کمپلیکس میں ایک خصوصی وائرلیس چارجر بم لگا دیئے تھے اور انہیں اوپن کر دیا تھا۔ آپ نے یقیناً اپنے سائنس دانوں کو کمپلیکس سے باہر نکالنے کے لئے پہلے وہاں فون کیا ہو گا لیکن ڈاکٹر ہارنگ صاحب نے فون پر ٹیپ لگا رکھی تھی اس لئے آپ نے یقیناً

ٹرانسمیٹر کال کی ہو گی اور یہی اصل نکتہ تھا۔ جیسے ہی آپ نے ٹرانسمیٹر کال کی وہاں موجود یہ خصوصی بم اس فریکونسی پر چارج ہو گئے اور پھر جیسے ہی آپ کی کال دوسری طرف سے رسیو کرنے کے لئے ٹرانسمیٹر آن کیا گیا وہ بم ڈی چارج ہو کر پھٹ پڑے۔ اس طرح یہ کارنامہ آپ کے مبارک ہاتھوں سے ہی سرانجام پایا ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مگر یہ کیسے ممکن ہے"---- صدر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"مختصر طور پر میں نے بتا دیا ہے لیکن تفصیل آپ اپنے ملک کے ماہرین سے پوچھ لیجئے گا۔ بہرحال یہ بات آپ کی سمجھ میں آ گئی ہو گی کہ پاکیشیا کے خلاف اٹھنے والا آپ کا ہر اقدام آخر کار اسی انجام سے ہی دوچار ہوتا ہے اور انشاء اللہ ہوتا رہے گا"---- عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بغیر دوسری طرف سے بات سنے رسیور رکھ دیا۔

"مجھے یقین ہے کہ اسرائیل کے صدر نے پھر یہی دعا مانگی ہو گی کہ کاش ایک عمران یہودیوں میں بھی پیدا ہو جاتا"---- جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ مسرت سے تمتما رہا تھا۔

"عمران تو پیدا ہو سکتا ہے لیکن علی عمران پیدا نہیں ہو سکتا"۔ عمران نے جواب دیا اور جولیا سمیت سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

ختم شد

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Only by {RFI}